لِکُلِّ حسنۃٍ ثواب لِکُلِّ سیئۃٍ عقاب لِکُلِّ اجلٍ کتاب لِکُلِّ قولٍ جواب

جناب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر کی
فیصلہ احقاق مذہب اہل سنت کی ابطال مین

رسالہ موسومہ بہ

ردالا بالساطعۃ المفترین براہین الآیات البینات
وجایب دعوی ممتنع الجواب باوضح الدلالات

مولفہ

سید غلام حیدر خان صاحب بہادر ابن المرحوم
مولوی سید محمد خان بہادر نقوی الجایسی

در مطبع اثنا عشری باہتمام سید مبارک علی حلیۂ طبع پوشید

jahir.abbas@yahoo.com

تصحیح ردالاباستہ

اے جناب ناظر برائے خدا پہلے صحت اغلاط مندرجۂ ذیل زحمت اوٹھا کر درست فرمائیے اور اس کاغذ کو دور کیجیے تب ملاحظہ کتاب کا شروع فرمائیے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	معلوم ہوتا ہے	معلوم ہوتا	۱۵	۲۰	ایسی جیسے	ایسی ہے جیسے
۳	۱۰	کی ہوگی	کی ہوگی	۱۶	۶	سے مین شمار	سنی نہین شمار
〃	۱۴	مولوی صاحب جہد علیخان	مولوی صاحب کو جہدی علیخان	〃	۷	سمجھ جا ہو	سمجھ مین جا ہو
〃	۱۷	نہ پایے	نہ پایے	〃	۹	تقوی	نقوی
۵	۹	البتہ اہل بیت	البتہ اہلبیت	۱۷	۱۱	غلام	غلام حیدر
۷	〃	جانب سے ہون	جانب سے نہون	〃	۱۲	حیدر	+
۸	۳	بزرگیون کے لالق	بزرگیون کے لائق	۱۹	۸	قیامت مکین	قیامت مین
〃	۷	فرظکم	فرطکم	۲۳	۱	صحابہ سے رسول	صحابہ رسول
〃	۸	اسنے	اِسنے	〃	۱۵	مصنف اس	مصنف کی اس
〃	۱۹	ندارى	تدرِی	۲۴	۲۱	جہان دکہنی	جہان دیکہنی
۱۰	۷	اون آیات پٹ	اون آیات و احادیث	۲۵	۱	جوتیا مارنے والیکو سر	جوتیان مارنیوالے سر
〃	۱۰	صرت ہے	صریح بہی	〃	۴	جنہونے	جنہون نے
۱۱	۳	یہ مرگ	یہ لوگ	〃	۱۷	امام حسین کیا	امام حسین کا لیا
〃	۱۴			۲۶	۳ و ۵	اہل سنت جام	اہل سنت کو جام
۱۳	-	نا آشنیتہ خو	نا آشنا ہو تو	〃	۵	خلافت ایسی	خلافت کی ایسی
〃	۱۵	[illegible]	[illegible]	۲۷	۱	[illegible]	تیرلیون مین
〃	۱۶	سرالصاف	اور انصاف	۲۹	۲	اب ہمات	آب ہمات
۱۴	۲۱	کی فعال	کے افعال و	〃	۷	ہونگ ویسے	ہونگے ویسے
〃	〃	دور حبس	اور حبس	〃	۱۲	کہنا و اور تعجب	کہنا و تعجب
۱۵	۱۵	مسلہ اختلاف	مسئلۂ اختلاف	〃	۱۵	تیرا تیمور	تیرا ہموا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٢٩	١٦	توبہ پہلی	تو یہ پہلے	حاشیہ	نمبر ٢ سطر		اور بدل لاویگا اور لوگ تمسارے سوا اور کچھ نہ بگاڑوگے اوسکا اور اللہ سب چیز پر قادر ہی اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اوسکی مدد کی ہی اللہ نے
"	٢٠	اونہین گمراہ	اونہین بہکے گمراہ				
٣٠	١	کتنے اور	کئے اور				
٣١	٢	سے حضرت	چڑھے حضرت				
"	٧	یہ بھی یہی سہی	یہ بھی نہ سہی				
"	١٧	دلی	دہلی				
٣٢	١٥	کہ مری ذوی	کہ وی ذوی	٤٩	٧	تسکین حق تعالےٰ کے کیا معنے	تسکین حق تعالےٰ کے کیا معنے
٣٣	٢١	پہلی روامت	پہلی روایت	٥٠	١	متعالم	متالم
		کی روایت	کی روایت	٥١	٢	یقنن ہوتا	یقین ہوتا
٣٥	٤	نیکیانکر	نیکیان کر	"	١٦	حق رقاقت	حق رفاقت
٣٦	٥	باشداء علے	اشداء علے	٥٢	١٢	کا اتعا	کا اتقا
"	٢٠	اوپرکب ای	اوپر ہم کرائے	"	٢١	اوسکا ساتھی	اونکا ساتھی
٣٩	١٢	کافی المشکوۃ	کما فی المشکوۃ	٥٣	١٨	مال عضب	مال غصب
"	١٣	بمغعاد	بمقداد	٥٥	١٢	قران دال	قرآن و آل
	١٤	مروانراندہ درگا	مروان راندہ درگاہ	"	١٣	غلافت ہی	خلافت ہی
	١٨	کافی الملل	کما فی الملل	٥٦	١٥	جناب یہ	جناب رسول خدا صلعم
٤١	١٦	قطعی جنتے	قطعی جنتی	"	١٩	پیروی کرتو	پیروی کروگے تم
	١٧	روزہ بہارت	اور عبارت	٥٧	١	صرورت ہی	ضرورت تھی
٤٣	٤	ہوسکتی تھی	ہوسکتی ہی	"	١٤	یہ قشام	یہ ارقام
"	٩	اعسائی	عیسائی	٥٨	٦	ابوالقرا	ابوالفدا
٤٥	٢١	سہے اسواسطہ	سلے اسواسطہ	"	١٦	بن ابتہ	بن امیہ
٤٦	٣	اگر	*	٥٩	١٩	جیب ہمنے	جیسا ہمنے
حاشیہ	نمبر ١ سطر		اگر نہ نکلوگے تمکو دکھہ کی مار	٦٠	١٤	منہاج الستیمین اس	منہاج الستہ مین
				"	١٦	ضغعقہ	ضعضعہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۲۱	مدیث	حدیث	۶۷	۱۱	مین اور	پہن اور
〃	۲۰	الحمیداءے	الحمیدلداءی	۶۸	۱۷	لوبی جہدی	مولوی مہدی
۶۴	〃	شراب	سراب	۶۹	۱	مری عرض	میری عرض
۶۵	۸	خرج	اخرج	۷۷	۱	مناسب بت دکھی	مناسبت دکھی
〃	۱۳	نزدون	تردون	۷۹	۴	اور بہیاان	اور کیاان
〃	۱۵	فتقول	فیقول	۸۰	۱۱	صحابہ ثلاثہ	اصحاب ثلاثہ
〃	۱۶	فیحتلجون	فیختلجون	〃	۱۶	نجیبہ اون	چنانچہ اون
〃	۱۷	فے موطا	فی موطاہ	۸۱	۱۳	رسامہ	اسامہ
〃	۱۹	اسلمو	اسلموا	〃	۲۱	قادین	فادین
〃	۲۰	موجب	موہب	۸۲	۳	وسلم تم	وسلم نے تم
۶۶	۱	فراءی	فرائی	〃	۴	للزازی	البرازی
〃	〃	فہو	فیہو	〃	۷	عیدالشمس	عبدالشمس
〃	۳	اتنی عبارت کاتب نے	بدردلہ نیتہ	〃	۱۳	ہور قلب نکیدلے ہوتے	اور قلب نکرتے ہوتے
		چھوڑدی ہے	قال نعم قال ھل	۸۳	۳	مصنف	منصف
			عن تعلمہ تغیب	۸۴	۲	ادہیون کو	آدمیون کو
〃	۵	تلدد	بلدس	〃	۷	بہوکی چوکی	بہوکے چوکے
〃	۷	بیعتھا	بیعتہ	〃	۸	کہنگے سے	کہنگے چلے
〃	۱۰	حتمان	لعثمان	〃	۹	امیر نے اوسکو	امیر نے اونکو
〃	۱۱	لہا	بہا	〃	۱۷	شیع	شیوع
〃	۲۰	چہوٹی دل سے	چہوٹے دل سے	〃	۱۰	بہنوگیان	بلیغ کیا
۶۷	〃	بروی	مروی	۸۵	۸	سلئے	اسلیے
〃	۶	سات	ساتہ	〃	۱۴	صفحہ ۱۲۶ تہوین	صفحہ ۱۲۶ آٹہوین
〃	〃	سان نے	سانئے	〃	۱۵	عقفت جناب	مغفت جناب
〃	۱۰	امدان	آمدان	〃	۲۰	بیان یہ تک حدیث	بیان یہ حدیث

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
	۲۱	تہا کہ جہا	تہا کہ جہانتک	۹۰	۱۱	ابوبکر نزو	ابوبکر بود
۸۶	۱۵	موثی ہے	موزونی ہے	〃	۱۴ و ۱۵	نام کلسوم	بام کلثوم
۸۷	۱۰	یہ شدومد	بشدومد	〃	۱۹	اورسے	اوربھی
〃	۲۰	قصبہ	خطبہ	۹۱	۱۵	فرض ہے	فرض بھی
〃	۲۱	کرکے فلان	کرے فلان	〃	۲۱	اورسے من	اور مانتے ہین
۸۸	۱	درخود	اورخود	۹۲	۱۶	اور اونکو	اورنہ اونکو
۸۹	۱۱	نشانی	لسانی	۹۳	۱۳	اچھی ہین اچھی ہین	اچھی ہین یا اچھی رہین

التماس

افسوس ہے کہ یہ رسالہ مختصر اسقدر غلط چھپا کہ ناظرین انصاف آگین کو تکلیف ہوگی مگر درحقیقت جہان بعد ترتیب صحت نامہ کے بھی غلطی املا یا انشا پائی جاے وہ کاتب کی ہے نہ کہ مصنف عالیمقام کی۔

۱۹۶۲

تعریض جعفری

۲۶۷

JUNG ...
(Oriental)
URDU PRINT
Acces 267
Subje...

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیا اما بعد ظاہر ہے کہ ہر عاقل کے فعل کا کچھ نتیجہ ہوتا ہے اور جس فعل سے کچھ نتیجہ نہین پیدا ہوتا ہے وہ فعل عبث کہلاتا ہے اور فاعل اوسکا عاقل شمار نہین ہوتا ہے اس وجہ سے جب ہم مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر مرزاپو کی عقل سلیم اور فہم و فراست کو دیکھکر اونکو مولف آیات بینات کا پاتے ہین تو ہمکو نہایت تعجب ہوتا ہے کہ ایسے عقلمند نے کیون ایسی کتاب کے لکھنے کا ارادہ کیا تھا کہ جس سے کسی قسم کا فائدہ نہین معلوم ہوتا ہے اور نہایت ہی حیرت ہوتی ہے کہ اونہون نے اوس نادر و قیمتی وقت کو جو اپنے منصبی دقیق کامون کے سرانجام کے بعد بچایا تھا اوسکو تہذیب الاخلاق کے پرچونکی تحریر کے سوا کیون ایسی کتاب کے لکھنے مین صرف کیا جسکا لکھا جانا نہ لکھنے کے برابر ہے افسوس کرکے ہمکو خاموش ہو رہنا بہی مناسب نہین معلوم ہوتا بلکہ غور کرنا لازم ہے کہ ایسے عقیل و فہیم شخص نے کیون ایسی کتاب کے تالیف کے وقت جسکی کچہ ضرورت نہ تہی اوٹہائے ۔ مولوی صاحب نے

اپنے اعلام مین جو کتاب کے سرورق پر ہے وجہ تالیف یہ ارقام فرمائی کہ ایسے ایک
کتاب وہ تالیف فرماتے ہین کہ جسمین فریقین کے دلائل تفصیل کے ساتھ ہر بحث مین بیان
کیے جائین تا دیکھنے والیکو کوئی حالت منتظرہ باقی نہ رہے اور انصاف کرنیکا موقع
ملجائے سو یہ خبر سے بخیر معلوم ہوتا ہے کہ کوئی شخص پابند کسی مذہب کا اپنے تعصب کو
برطرف کرکے اپنے مخالف کے بیان کو صحیح صحیح اپنے مقابلہ مین قایم کرے اور دوسرونکو
موقع انصاف کرنیکا دے۔ ماشا اللہ مولوی صاحب خود حاکم اور منصف ہین اور
صدہا مقدمات اونکے روبرو پیش ہوے اور فیصلہ ہوے ہونگے اور اونہون نے
کبھی کسی مقدمہ مین نہ پایا ہوگا کہ فریقین مقدمہ نے ایک دوسرے کے مطالب کو صحیح
طور سے بیان کیا ہو مگر ہان وہ جنہون نے اونکے طرز تقریر سے نفس معاملہ کو دریافت کرکے جب خود
ردو قدح کے ہوکے اور سوالات جرح پر کمر باندہ کے موشگافی کی ہوگی تب ہی حقیقت
مقدمہ کے سمجھی ہوگی پس اوسطرح جبتک مولویصاحب کے لکھنے وقت کوئی جرح
کرنیوالا نہ ہوتا ہر طرح من مانی تحریر کا مولویصاحب کو اختیار تہا تماشا ہے کہ باوجود
ایسے وسیع اختیار کے مولویصاحب نے اپنے کتاب کا نام ممتنع الجواب بھی رکھا ہے۔
مولوی صاحب محمد علیخان صاحب بہادر نے چونکہ اپنا مذہب آبا ترک کرکے اپنے
اوستاد کا مذہب اختیار کیا ہے اور موافق اس مثل کے کہ نیا ترک پہلے گائے کو مارتا ہے
مولویصاحب نے جب آنکھین کہول کے مولوی شاہ عبدالعزیز صاحب اور مولوی
حیدر علیصاحب کے کتابونکو دیکھا اور مضامین و مطالب اونکے لائق فہم عوام کے نہ پائے
تو اونہون نے چاہا کہ ایسے زبان مین جسکو سر منڈے اونچا پائجامہ اور سامنے گریبان
کے کرتے کے پہننے والے گہر بڑے ڈاڑہے رکہانے والے اور تنبیہ الغافلین اور آثار
محشر اور صبح کا ستارہ پڑہ کے مولوی کہلانے والے مطالب کو سمجہ لین اور اپنی کج فہمی
پر قوت حاصل کرکے مسجدونمین اوسکے ذریعہ سے دو روٹی اور ماش کی دال کا پیالہ

بہم پہنچا سکین اس کتاب کو ارقام فرمایا تو شاید ایسا ہو۔ اگر یہ گمان کیا جائے کہ جناب مولویصاحب نے اس وجہ سے اوس کتاب کو لکہا ہے کہ اونکے رشتہ دار شیعہ بوجہ تبدیل مذہب کے اونسے چہیڑ چہاڑ کیا کرتے تہے وہ باز رہین اور خود بہی اوس کتاب کے ملاحظہ کے بعد سنی ہو جائین تو ایسا گمان بہی صحیح نہین ہو سکتا کیونکہ جو مولوی صاحب کے بہائی بند شیعہ ہونگے وہ تو مولویصاحب کو ویسا ہی بہائی بلا تشبیہ سمجہتے ہونگے جیسے حضرت ہابیل کے قابیل تہے یا ویسا بہائی سمجہتے ہونگے جسکو باپ معاذ اللہ بوجہ بد دینی کے عاق کر دیتا ہے اور عاق شدہ کے اقوال واہی تباہی مزخرف خیال کر کے کان نہین دہرتے۔ اگر خیال کیا جائے کہ واسطے ہدایت حضرات امامیہ کے عموماً یہ کتاب جسکو جناب مولوی سید محمد یعلیٰ انصاحب نے لاجواب سوچ رکہی ہے تالیف کی گئی سو وہ بہی غلط اسلئے کہ کوئی امر اس کتاب مین ایسا نہین پایا جاتا جسکا جواب شیعون نے نہین دیا یا دینے کو باقی ہے مگر ہان ایک طریقہ جداگانہ جو مولویصاحب نے اس کتاب کے لکہنے مین اختیار کیا ہے وہ نیا ہی ہاے ہاے افسوس صد افسوس کہہ کہہ کر کچہ لکہنا اور بطور ہجو ملیح کے الفاظ مودب کے ساتہہ قبلہ و کعبہ کہہ کہہ کر گالیان دینا سو واقعی اوسمین جناب مولویصاحب کا حصہ تہا۔ جو باتین اوس کتاب مین ہین صرف یہ ہین صفحہ ۸ تک دلائل عقلی اور صفحہ ۹ سے ۳۱ تک شواہد نقلی اور آیات قرآن مجید صحابہ کے فضیلت مین لکہی ہین اور صفحہ ۳۲ سے ۸۰ تک خلیفہ اول کے کہ جنکو مولویصاحب صدیق اکبر تصور فرماتے ہین فضائل کے آیات اور احادیث اور آئمہ علیہم السلام کے وہ ارشاد جنکو اپنے زعم مین اسوجہ سے کہ علماء شیعہ کے اقوال کا مطلب بطور صحیح مولویصاحب کے سمجہ مبارک مین نہین آیا تہا مولویصاحب نے واقعی آئمہ کا ارشاد سمجہ کر نقل فرمایا ہے اور اوسکے بعد مولویصاحب کا خود اپنا فیصلہ ہے اور پہر صفحہ ۱۲۷ تک خلیفہ ثانی کے جنکو معزز اور مفتخر مولوی سید محمد یعلیٰ انصاحب

فاروق اعظم سمجھتے ہین ہیچ ہے اور اوسی ضمن مین آخر کتاب تک خلیفہ ثانی کی نوین فضیلت اس سے بھی ثابت کرنے چاہے ہے کہ وہ حضرت کلثوم بنت فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا کے شوہر اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے داماد تھے مگر یہ بحث ناتمام ہے ۔ مولویصاحب نے بہت سا زور اسپر دیا ہے کہ ائمہ علیہ السلام کے اقوال و افعال سے شیخین کے فضائل ثابت کرین اور امام برحق ظاہر کرین مگر باوجود اینہمہ اہتمام مولویصاحب کا وہ مطلب حاصل نہین ہے بلکہ غور کرنے سے کوئی بھی ایسی بات نہین پائی جاتی جو مولویصاحب کے ابکار افکار سے نکلی ہو یا کوئی ثبوت جدید صداقت شیخین مین خلاف اپنے اسلاف کے مولویصاحب نے پیدا کیا ہو ہائے ہائے اور نرم نرم باتین کرنا البتہ اہلبیت کی دلیل اور تہذیب اور شایستگی کی سند ہے مگر کیا جب کوئی یزیدی کسی مسلمان سے کہے کہ بھائی مجھے بڑا رنج ہے ہائے افسوس ہزار افسوس امام حسین نے کیون بیعت یزید کی نہ کی جو خلیفہ برحق تھا افسوس ہزار افسوس امام حسین کے پیرؤن پر جو آنکھین کھول کر نہین دیکھتے اور دیدہ انصاف کو بند کرتے ہین اور باوجود صریح و صاف ہونیکے نہین مانتے کہ حسن ابن علیؑ نے تو حضرت معاویہ سے صلح کر لی تھی اور دعوے خلافت سے ہاتھ اوٹھالیا تھا اور اس وجہ سے حضرت معاویہ خلیفہ برحق اور رسول اللہ کے جانشین مطلق ہو چکی تھی اور چونکہ امام حسن علیہ السلام نے اونکی بیعت کر لی تھی اور وہ ائمہ کرام سے تھے تو پھر کون شبہہ اونکے فضیلت مین باقی رہا تھا اور پھر جب اونکی عمر تمام ہوئی اور بجاے اونکے نعوذ باللہ حضرت یزید جو معاذ اللہ حضرت معاویہ کے بحکم الولد سر لابیہ وصی اور ولی عہد بھی تھے باجماع امت خلیفہ اور امیر المومنین ہوئے تو وہ بھی تو بہ مانند صدیق اکبر و فاروق اعظم کے خلیفہ برحق تھے اور خلیفہ برحق سے بغاوت کرنا گناہ ہے پھر باوجود اسکے حسین ابن علیؑ نے جو پناہ بخدا امیر المومنین

یزید سے بغاوت کی تو اپنے پاؤن پر کلہاڑی ماری اور یہ کہکر حضرت امام حسین علیہ السلام کی تباہی اور بربادی اور اونکے اہلبیت کی رسوائی پر ٹسوے بھی بہائے تو کیا کوئی مسلمان راضی ہوگا یا قبول کریگا ہرگز نہین اور پھر یزید کے نسبت وہ یہ یزیدی یہ بھی کہے کہ واہ کیا ہے یزید رحیم اور فیاض تھا کہ باوجود بغاوت امام حسین ع کے پھر عزت و تکریم سے اونکی اہلبیت کو مدینہ کو بھجوا دیا اور اپنے دعوے کے سرسبزی کے واسطے ادھر اودھر کے کسی مرثیہ سے یا کسی کتاب مصائب سے ایسے مضامین چہانٹ لئے جیسے ہندہ زوجہ یزید قید خانہ مین اہلبیت حضرت سید الشہدا علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہوے اور تصدق دل سے اور خلوص نیت سے روئے اور اپنی فرمانبرداری کی گلے بیان کیے یا یزید نے جو ہندہ سے حسن [illegible] باتین حضرت امام حسین کے بارہ مین کہا سنا اور پھر اس مضامین کو بیان کرکے یہ ثابت کرنا چاہیے کہ یزید کے فضائل کے علماء شیعہ بھی قائل ہین اور حضرت زین العابدین ع نے بھی یزید کی خوبی بیان فرمائی ہے تو سارے مسلمانون پر وہ حجت ہوگی کبھی نہین پس مولوی محمد یعلیٰ خان صاحب بہادر کے ہاے ہاے کون شیعہ پسند کریگا اور شیعون کے جوابات اور عذرات پر اپنے خیال کے موافق جو جناب مولویصاحب نے انصافانہ تقریرین کی ہے کس کام آئیگی اصل امر یہ ہے کہ شیعہ و سنی دونو باب نبوت مین متفق ہین اور جناب رسولخدا حضرت محمد مصطفی صلعم کو پیغمبر جانتے ہین اور مانتے ہین اور بعد اوسکے شیعہ قائل امامت بارہ اماموںکے ہین اور اونکو معصوم سمجھتے ہین اور اونکی امامت منجانب حقتعالی یقین کرتے ہین اور حضرات اہلسنت قائل امامت نہین ہین اور اونکو معصوم نہین جانتے مگر صرف محفوظ اور بعد رسولخدا صلعم کے ابوبکر کو خلیفہ اول اور عمر کو خلیفہ ثانی اور عثمان کو خلیفہ ثالث سمجھتے ہین اور بعد اونکے مثل اونہین کے حضرت علی علیہ السلام کو چوتھا خلیفہ قرار دیتے ہین مگر اس خلافت اور امامت کو منجانب حقتعالی نہین جانتے

بلکہ منجانب خالق کے اور جب یہ [illegible] ہے تو پھر شیخین کی فضیلت اور اونکی بزرگی ثابت کرنے مین اور منکرین سے کمر [illegible] لڑنے مین فائدہ ہی کیا اور جبکہ مولویصاحب کا عقیدہ یہان تک ہے کہ جو لا الہ [illegible] کہے وہ نجات پاویگا اور بہشت مین داخل ہوگا تو اسمین بحث [illegible] کا [illegible] ہے ہرگاہ نبوت تک کے اعتقاد کے ضرورت نہین ورنہ جناب خاتم المرسلین [illegible] نبوت کے شہادت کی نجات اور بخشش کے لئے حاجت نہین تو پھر شیخین کی [illegible] سے کوئی فائدہ نہ غیر توسل سے نقصان جو اونکو اچھا جانے [illegible] بنا [illegible] گاوے یا قصیدہ لکھے اور شدومد سے الاپے ہان اگر حضرات خلفا کی بزرگی [illegible] کرنے سے یہ مطلب ہے کہ جاہو وہ اور آئمہ اثنا عشر علیہم السلام حق تعالی کے جانب سے ہون تو بھی خلفاء راشدین یعنے صدیق اور فاروق اور ذی النورین آئمہ [illegible] سے اچھے سمجھے جائین تو یون ہی سہی سو یوتھا ایسا ہی تو سمجھے ہوئے ہین [illegible] تصنیف اور تالیف کی وقت کیون اور ایسے دعوے کی کہ [illegible] منتہی الجراسیم ترقی کی کیا ضرورت تھی خیر اگر یہ بجا دعوے ہے کہ یہ [illegible] تو شاید شیعہ خواہ نخواہ [illegible] دے نہ مانینگے اور نہ مانینگے [illegible] تجھہ کی [illegible] اللہ والدین [illegible] بہتر معلوم ہے کہ کیا کیا وہ فرمائین [illegible] تھوڑی سی [illegible] گذارش مین کتاب کا تو نام منسوخ کئے دیتا ہون جن آیات اور [illegible] اور ارشاد آنحضرت [illegible] جناب مولویصاحب نے عموما [illegible] مہاجرین اور انصار کی مدح [illegible] دعوے کیا ہے اون سبکو بلا [illegible] مدح نوعی شیعہ تسلیم کرلین [illegible] مولویصاحب حرف بحرف متفق ہوجائین [illegible] فائدہ ہوگا اور یہ کہین کہ جناب مولویصاحب جسوقت کہ حق تعالی نے یہ آیات بمنا [illegible] مہاجرین وانصار کی شان مین نازل فرمائین یا جو احادیث جناب رسول اللہ نے [illegible] مدح مین ارشاد کین وسوقت وہ یا نظر

اوسیکے مستحق تھے اور بلاشک وشبہ اون مہاجرین اور انصار سے جو روبرو رسول اللہ کے اس دار محن سے گذر گئے یا جو بعد رسول اللہ کے احکام رسول اللہ پر صدق دل اور خلوص نیت سے قایم رہے اونہین نہ بلکیون نے لایق ہین جنکو اللہ تعالی یا پیغمبر خدا صلعم نے فرمائین تھین اور باقیونکو آیات اور احادیث مستدلہ مولویصاحب سے محروم کرین اور ان حدیثونمین داخل کرین جو صحیح بخاری مین کہ جمہور اہلسنت کے نزدیک افضل ترین کتاب بعد کتاب جناب باری ہے موجود ہین تب کیا ہوگا حدیث اول اَخرَجَ الشَّیخَانِ عَنِ ابنِ مَسعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ اَنَا فَرَطُکُم عَلَی الحَوضِ وَلَیُرفَعَنَّ اِلَیَّ رِجَالٌ مِنکُم حَتّٰی اِذَا اَھوَیتُ اِلَیہِم لِاُنَاوِلَھُم اُختُلِجُوا دُونِی فَاَقُولُ اَی رَبِّ اَصحَابِی فَیَقُولُ اِنَّکَ لَا تَدرِی مَا اَحدَثُوا بَعدَکَ فَاَقُولُ سُحقًا سُحقًا لِمَن بَدَّلَ بَعدِی نقل کیا ہے بخاری ومسلم نے ابن مسعود سے کہا اوسنے کہ کہا رسول خدا صلعم نے کہ مین پہلے جانیوالا ہونگا تمسے حوض کوثر پر اور ہر آئینہ بلند کئے جائینگے طرف میرے کئی شخص تم لوگون سے یہانتک کہ جب جا ہونگا مین کہ اونکو عطا کرون مین اونکو ہٹا دئے جائینگے اور باز رکھے جائینگے وہ لوگ نزدیک سے میرے پس جواب دیا جائیگا کہ تو نہین جانتا اوس چیز کو کہ احداث کیا اونہون نے بعد تیرے پس کہونگا مین کہ دوری ہو واسطے اوس شخص کی تبدیل کیا اوسنے بعد میرے حدیث ثانی وَفِی اُخرٰی لِمُسلِمٍ عَن اَبِی ھُرَیرَۃَ قَالَ تَرِدُ اُمَّتِی عَلَیَّ الحَوضَ وَاَنَا اَذُودُ النَّاسَ عَنہُ کَمَا یَذُودُ الرَّجُلُ اِبِلَ الرَّجُلِ عَن اِبِلِہٖ قَالُوا یَا رَسُولَ اللّٰہِ تَعرِفُنَا قَالَ نَعَم لَکُم سِیمَاءُ لَیسَت لِاَحَدٍ غَیرِکُم تَرِدُونَ عَلَیَّ غُرًّا مُحَجَّلِینَ مِن آثَارِ الوُضُوءِ وَلَیُصَدَّنَّ عَنِّی طَائِفَۃٌ مِنکُم فَلَا یَصِلُونَ اِلَیَّ فَاَقُولُ یَا رَبِّ اَصحَابِی اَصحَابِی فَیُجِیبُنِی مَلَکٌ فَیَقُولُ وَھَل تَدرِی مَا اَحدَثُوا بَعدَکَ اور دوسری روایت مین مسلم نے ابی ہریرہ سے بیان کیا کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ وارد ہوگی امت میری حوض کوثر پر اور مین باز رکھونگا اونہون کو حوض سے جسطرح جدا کرتا ہے آدمی دوسرے کے اونٹ کو اپنے اونٹ سے کہا لوگون نے

کہ آپ ہمکو پہچانینگے فرمایا حضرت نے کہ ہان واسطے تمہارے علامت ہوگی کہ نہوگی وہ علامت واسطے غیر تمہارے کے کہ وارد ہوگے تم میرے پاس درحالیکہ روشن ہونگے اعضاء وضو تمہارے آثار وضو سے اور ہر آئینہ باز رکھے جاوینگے مجھسے ایک گروہ تم مین سے پس نہ پہونچینگے وہ لوگ طرف میرے پس کہونگا پروردگار میرے یہ اصحاب ہین یہ اصحاب ہین میرے پس جواب دیگا ایک ملائک مین سے پس کہیگا وہ ملک آپ نہین جانتے ہین کہ کیا احداث کیا اون لوگون نے بعد آپکے

حدیث ثالث وفی اخری لہما عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیردن علی حوضی اقوام فیختلجون فاقول اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک

اور دوسری روایت مین بخاری او مسلم نے حذیفہ سے روایت کیا ہے کہ کہا حذیفہ نے کہ فرمایا رسولخدا نے ہر آئینہ وارد ہونگے حوض پر میری کئی قوم پس ہٹا ڈالے جاوینگے اور باز رکھے جائینگے پس کہونگا کہ یہ اصحاب میرے ہین پس جواب دیا جائیگا تو نہین جانتا اوس چیز کو کہ احداث کیا اون لوگون نے بعد تیرے - اے سبحان اللہ باوجود اسکے کہ جن صحابہ نے بعد رسولخدا ص کے ناجائز افعال کئے اونکے بھی آثار وضو سے اعضاء وضو وہان تک چمکتے دمکتے ہونگے کہ خیر سے اچھون کی برابری کرتے ہوئے حوض کوثر پر بھی دندناتے پہونچینگے اور وہان تک بزرگی مین بھرے ہوئے ڈٹ جائینگے اور اپنے کرتوت پر پشیمان ہوکر یہ بھی پڑھ رہے ہونگے کہ جسنے بیعت تحت الشجر کی ہے اوسنے ہمیشہ کے واسطے خدا راضی ہوا اور بہشت اونپر ہمیشہ کے لیئے مباح ہوئی اور جناب رسولخدا ص کو بھی دہوکا دینگے کہ وہ حضرت اصحابی فرمادینگے لیکن جب منہہ کی کہائینگے اور فرشتہ نکال نکال باہر کریگا اور حضرت رسولخدا کو بھی وہی جواب ملیگا جو حضرت نوح کو فرزند ناہموار کی بابت ملا تھا کہ یہ تمہارے اہل سے نہین ہے تو حضرت رسولخدا ص بھی بیزار ہونگے جل جلالہ وجل کمالہ

نازم باین حلم وعیب پوشی خداوند تعالیٰ۔ خداوند تعالیٰ فضیحے بین الخلائق سے محفوظ رکھے۔ مگر مہدی علی خان صاحب سے بعید نہین کہ وہ بخاری کی احادیث سے بھی موافق اپنی تقریر مندرجہ صفحہ ۵۷ تہذیب الاخلاق یکم ربیع الثانی ۱۲۹۰؁ کے گریز کرین مگر وہ گریز بھی بیکار آمد ہوگا اور یون ہی اون خاص آیات اور احادیث کو بھی جنکی نسبت جناب مولوی صاحب نے دعوے کیا ہے کہ خاص تخصیص ان اصحاب ثلاثہ مین وارد ہین مثل ان آیۂ اثنا عشر اور منکرین فضائل ہیں سے دعوے دار خلافت حضرت خیر البشر [illegible] مان لین تو اونکا کیا نقصان ہوگا اور اون آیات [illegible] حیت سے کسطرح ثابت ہوگا کہ اون صحابہ جونکا خاتمہ ایمان پر ہوا سوا سیکے بقول خود مولوی صاحب کے اصحاب ثلثہ نہ معصوم ہین نہ محفوظ نہ آیۂ تطہیر مین داخل تھی اور ذنب وعصیان اونسے حاصل ہو قوع تہا اور جب اسکے سوا یہ حدیث صریحی موجود ہین۔ حدیث دوم واخرج البخاری عن المسیب بن رافع قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبی لک صحبت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ نقل کیا ہے مسیب نے ابن رافع سے کہا اوسنے کہ ملاقات کی مینے براء بن عازب سے پس کہا مینے خوشا حال تیرا تو اصحاب رسول خدا سے ہے اور تونے بیعت کی [illegible] کے نیچے درخت کے پس کہا اوسنے کہ یا ابن اخی تو جانتا نہین اوس چیز کو جو احداث کیا ہمنے بعد اوس حضرت کے اگر بخاری اور مسلم کی تلاش مین وقت ہو تو کوئی عام فہم آدمی آسانی سے شیخ عبدالحق صاحب جو محدث دہلوی مشہور ومعروف ہین اور جنکی بزرگی مسلم اور مقبول ہے اونکی کتاب جذب القلوب کے ترجمہ۔ جو مولوی شاہ عبداللہ ابن سید شاہ غلام رسول بریلوی نے کیا ہے اور [illegible] لکھنؤ مین ۱۲۸۱؁ مین چھپا ہے یہ عبارت پڑھ لین — صفحہ ۲۶ [illegible] اور [illegible] آیا ہے کہ [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم مع اتو احد پر تشریف لائے [illegible] تین مرتبہ [illegible] یا السلام علیکم یا اہل القبور

اور بھی فرمایا آرام سے رہو اسے اس جہان سے گذرنے والو چھوٹ گئے تم اون بلاؤن اور فتنون سے جو تمہارے بعد آنے والے ہین بعد اسکے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ لوگ یعنے اس جہان سے گذرے ہوے تم سے بہتر ہین صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ہمارے بھائی ہین جیسا یہ ایمان لائے ہم بھی ایمان لائے ہین اور جیسے ان لوگون نے اللہ کی راہ مین اپنا مال صرف کیا ہم بھی اللہ کی راہ مین اپنا مال صرف کرتے ہین اور جیسا یہ لوگ اس جہان سے کوچ کر گئے ہین ہم بھی اس جہان سے کوچ کر جاوینگے پھر ان لوگونکو ہمپر زیادتی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس جہان سے گذر گئے اور اپنے اعمال حسنہ کے اجر سے کچھ دنیا مین متمتع نہین ہوئی اور نہین جانتا ہون مین کہ تم اسکے بعد کیا کام کروگے اور کیا فتنہ تمہارے درمیان مین اوٹھیگا۔۔۔۔۔

صفحہ ۱۹۳ - اور خبر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک پر کھڑے ہوکر آیہ من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ لام اور یہ دعاے اللھم ان عبدک ونبیک یشہد ان ہولاء شہداء پڑھکر فرمایا کہ آؤ اور شہداء احد پر سلام پڑھو کہ جبتک آسمان و زمین قایم ہے جو کوئی ان پر سلام پڑھیگا اوسکو یہ جواب سلام دینگے پھر اور جگہ دوسرے شہدا پر کھڑے ہوکر فرمایا یہ میرے اصحاب ہین جنکی شہادت کی گواہی دونگا حضرت ابو بکر صدیق نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم آپکے اصحاب نہین ہین فرمایا کہ ہان تم اصحاب ہو لیکن مین نہین جانتا کہ تم بعد میرے کیا کروگے اور یہ لوگ میرے ساتھ اچھے دنیا سے گئے۔

احادیث مرقومہ بالا سے یہ خوب [illegible] ثلاثہ کی نسبت نہین جس آیت کو جی چاہے داخل کر لیجئے مگر اونکو ہرگز اطمینان نہین دیا گیا تھا کہ انکا خاتمہ ایمان پر ہوگا یہ تو مولوی صاحب نے اپنی کتاب مین خود اقرار کیا ہے کہ صدیق اکبر و فاروق اعظم اور ذی النورین سے جناب [illegible] اکثر تمہارا اول موافق زمانہ کے ہیں

توتم بمنزلہ بہرے سمع وبصر ودل کے ہوا وراسکا مطلب ہے کہ اگر تمہارا دل ایسا نہین تو
نہین ہو مگر یہ کہ خدا تو دل سے بھی واقف تھا اور رضی اللہ فرمایا تو پہلے تو یہ بحث ہی
بیکار ہے کہ ارشاد جناب باری مین وہ شامل ہوئے یا نہین اور اوسکو بھی مان لیا جائے
توبھی نہ شیعونکے لئے کوئی قباحت پیدا ہوتی ہے نہ واسطے فضیلت حضرات ثلثہ
کوئی سند ملتی اسواسطے کہ جسوقت رضی اللہ عنہ حق تعالی نے فرمایا بے شبہہ وہ راضی
تھا اور اس فرمانے سے ضرور نہین کہ پہر قصور پر ناراض نہو اگر یہ کہا جائے کہ قصور کا
صدور ناممکن تو پہلے معصوم یا محفوظ ہونیکا ثبوت ضرور ہوگا یا خدا کو مجبور اور غیر صادق
سمجھنا پڑیگا اور شیطان کے قصہ مسلمہ کے خلاف بہی بحث کرنی پڑیگی اسواسطے کہ
پہلے وہ معزز تھا اور مقبول اور پہر ملعون ہوا اور اسکے سوا پیروی عقیدہ عیسائیونکی
کرنی پڑیگی جو کہتے ہین کہ حقتعالی معاذ اللہ حضرت آدم کی خطا معاف کرنے پر قادر نہتا
اور اسواسطے حضرت عیسے کے بھیس مین خود ظاہر ہوکر کفّارہ آدم کے گناہ کا بنا
حالانکہ خدا عادل ہے اور ہر وقت عدل کریگا اگر کسینے نیک کام کیا اوس سے راضی
ہوگا اور پہر جب اوسینے برا کام کیا ناراض ہوگا جبتک ناراض ہوگا اوسکو نیک
کام کا جب وہ توبہ کریگا سوائے ملحد کے اجر دیگا۔ یہ ہمکو امید نہین ہے کہ جناب
مولویصاحب ایسا خیال کرتے ہون برون کو خدا اور اوسکے رسول نے بھلا کیون
کہا اسواسطے کہ خود مولویصاحب منصف ہین اور یقین ہے کہ بلا صدور قصور وصدور
خطا کسی کو سزا ندیتے ہونگے اور بلا تحقیق گناہ اپنے قیاس پر جو چاہو کتنا ہی عمدہ
دلائل ذہنی پر مبنی ہو نفرین نکرتے ہونگے ہرگاہ خود اونکا یا کسی منصف کا حال یہ
ہو سکتا ہے تو حق تعالے جو امر انصاف ہے کیونکر کسیکی سعی ظاہری سے قطع نظر کرکے اپنے
علم سے اون لوگونسے کہ جنسے کوئی افعال بد آیندہ سرزد ہونیوالے تھے نفرین
کرتا یا رسولخدا ص بلا سرزد ہونے برائی کے برا کہتے اگر خدا کا قانون قدرت خلاف

اسکے ہوتا تو عزازیل معلم الملکوت ہوکر شیطان الرجیم نہ کہلاتا اور رسولخداؐ معاویہ کو زندہ نہ چھوڑتے کہ یزید اوس سے پیدا ہوکر حضرت خامس آل عبا کے اہلبیت کو ذلت دیتا اور جگر گوشہ رسول کو شہید کرتا یا حضرت نوح اپنے فرزند ناہموار کو نہ پالتے اور اوسکے لئے دعا کرتے کہ طوفان سے بچ جائے۔ اگر وحی کا آنا بعد رسولخدا صلعم کے قایم رہتا تو ظاہر ہو جاتا کہ کسنے بعد رسولخداؐ کے کیا احداث کیا اور کس سزا و جزا کا مستحق ہوا مگر آیمہ علیہم السلام کے ارشاد سو مولویصاحب کے نزدیک اہل تشیع کے کتابوں میں جو کچھ لکھے ہوں مستند نہیں ہیں البتہ اگر شیعوں پر حجت الزامی قایم کرنیکے لئے بکار آمد ہوں تو شیعہ ہی اوسکے معنے خوب سمجھتے ہیں اور ہر گاہ مولویصاحب کے عقیدہ کے موافق آئمہ نہ امام تھے نہ معصوم تو معاذ اللہ عوام کالانعام تھے تو اونکا کہا ہی ہوا اونکے نزدیک کیا مگر ہاں شیعوں کے نزدیک البتہ واجب التعمیل ہیں سو جہانتک مولویصاحب نے عام صحابہ اور مہاجرین کے شاتمین آئمہ علیہم السلام کے ارشاد انتخاب کرکے پیش کئے ہیں ہم اونکو پورا پورا مان لیتے ہیں اسواسطے کہ شیعہ عموماً صحابہ اور مہاجرین و انصار کے مخالف نہ۔

وذہب سے پاک ہونمین مولویصاحب کو بہ لحاظ آیہ تطہیر مجال انکار نہو گا معیار امتیاز بنا کی اون اقوال آئمہ معصومین جن پر مولویصاحب نے استدلال کیا ہے اور قول آئمہ سمجھا ہی تولین اور اونمین سے جو موافق قول و فعل حضرت فاطمہ صلوٰۃ اللہ علیہا ہو اوسکو تسلیم کر کے باقی سے انکار کرین اور کہین کہ حضرت مولویصاحب جن معقولوں سے آپ اور آپکے ساتھی اپنے مانے ہوئے صدیق اکبر و فاروق اعظم اور ذوالنورین کے شیخے ثابت کیا چاہتے ہین وہ خلاف حضرت فاطمہ کے ارشاد کے ہین اور چاہو غلطی سے ہمارے کسی عالم مجتہد مصنف نے قبول کیا ہو ہم نہین مانتے اور انکار کرتے ہین اور چاہو جس کتاب مین لکھا ہو ہم یہی کہتے ہین کہ وہ اسوجہ سے کہ مخالف قول و فعل حضرت فاطمہ ہے ہرگز کسی آئمہ نے نہین فرمایا اور نہ قول آئمہ ہے تو کیا حجت ہوسکتی ہے ۔ اسکے بعد جو جناب مولویصاحب نے ایک دلیل فضیلت فاروق اعظم مین شدومد سے لکھنے شروع کی کہ وہ شوہر حضرت کلثوم بنت جناب علی مرتضے تھے سو وہ دلیل بطور کامل نہین لہذا تا وقتیکہ حالت منتظرہ تمام ہوجائے لکھنا بے سود ہی اسلیئے کہ شاید مولویصاحب خود ہی باز رہین ۔ میرے بزعم ناقص مین اسکا دعوے کرنا کہ ہمنے وہ کلام کیا ہے جسکا جواب نہین ہوسکتا بالکل ناروا ہے ہر سخن کا جواب ہوسکتا ہے اور بہت دشوار ہے کہ کسیکی طلاقت اور بلاغت دوسرے کی زبان کو روکے اور جبکہ ایک دنے اور بدیہی بات مین ایک مدعی خاموش نہین ہوتا تو پھر ایسے معاملہ اہم مین کسی کا ساکت ہونا بہت دشوار ہے اور مین بالضرور یہ کہتا ہون کہ ایسے ہی مباحثہ نے مسلمانونکے اتفاق کو برہم کردیا ہے اور ہرگز مناسب نہین کہ اسمین گفتگو کیجائے اگر شیعہ افعال خلفاء ثلثہ کو صحیح نہین سمجھتے ہین پس نہ سمجھنے عقائد اہلسنت مین وہ خارج نہین ہوسکتے علی ہذا اہل سنت اگر خلفاء ثلاثہ کو بزرگ سمجھتے ہین اور اونکو جانشین رسولخدا کا یاد کرتے ہین پس باشد [illegible]

اگر اعتقاد رکھنا چاہتے ہین کہین جب کسی سنی کا جی چاہے وہ ایک مجموعہ آیات اور احادیث کا خلفاء موصوف کے واسطے تیار کرے اور جس شیعہ کی خوشی ہو اپنے آئمہ علیہم السلام کے فضائل لکھے۔ اسکی امید کرنا کہ سنی اسکے قائل ہو جائین کہ خلفاء ثلاثہ کے عمل نامحمود تھے یا اس غرض سے کہ شیعہ خلفاء ثلاثہ کو ویسا سمجھین جیسا اہل سنت تو کاغذ سیاہ کرنا اور اپنے اوقات ضایع کرنا ہی ایندہ جو جسکی سمجھ اور بوجہ تیرہوین صدی کے ایام آخر کے عجب لیل و نہار ہین اور ہندوستان مین عجیب بہار دے رہے ہین یاسو نجم الہند مولوی سید احمد خان صاحب بہادر نے لواے تہذیب بلند کیا ہے اور اونکی غرض اگر غور سے دیکھئے تو صرف یہ ہے کہ دین اسلام کو بالکل عقل کے موافق کر کے سمجھائین اور حکمت اور فلسفہ کے مطابق سارے احکام مذہبی کو دکھلائین تاکہ جن لوگونکی آنکھین علوم عجیبہ سے روشن ہو گئے ہین اور انتہا کی بینائی آگئی ہے اسلام کے صدق سے منکر نہو جائین اسلیئے آسمان کو غائب کرنا اور اسی قبیل سے اور ضرورتین در پیش ہین اور اس اہتمام مین وہ دقتین آ پڑی ہین کہ سارے مسلمان خواہ وہ شیعہ ہین یا سنی یا خارجی ہین یا ناصبی اونکے مخالف ہو گئے ہین اور اونکی مخالفت بظاہر واجبی ہے اسواسطے کہ جو اکیلا ہو کر کسی مسئلہ مسلمہ اختلاف کریگا اور اپنی من مانی دلیل پیش کریگا چاہے وہ دلیل کیسی ہی ہو اتفاق ہونا اوس پر ضرور دشوار ہوگا۔ مین کہہ سکتا ہون کہ مولوی صاحب ممدوح نے جو قصد کیا ہے وہ اکارت ہے دوسری طرف مولوی سید الفت حسین صاحب شکارپوری مدرس نارمل اسکول دہلی اپنے کو لباس تشیع مین ظاہر فرما کر رسائل رسالے شیعونکے شکار کرنیکے کو لیس کر رہے ہین اور چاہتے ہین کہ شیعہ اعتقاد تولا چھوڑ دین سو اونکی کوشش ایسی جیسے کوئی سعی کرے کہ خدا کی واحدانیت کے قائل ہم عقیدہ اہل تثلیث ہو جائین ورنہ بمقتضائے اسکے ہو واجب [illegible]

وہ تمنائے مسلمانی ہندو کو تا شیخ سے زنّار تسبیح سلیمانی کہان ممکن ہے کہ ایک دعویدار کسی شخص کی دوستی کا جبتک دوست کے دشمن کو چشم محبت سے دیکھے اپنے کو دوست لکھ سکتا ہے یا تیسری طرف جناب مولوی وحید الدّین احمد خانصاحب بہادر نے سنّی ہوکر کتاب جلد تحقیق المذہب سنی لکھے اور اوسکے دیکھنے والے سنی چاہو وہ حسب خیال جناب مولوی صاحب ممدوح معاویہ شاہی ہون یا ٹھٹھہ پیران سنّت وہ مولویصاحب کو سنّیون مین شمار کرتے بہرکیف میری سمجھہ چاہو کوئی کیساہی عاقل اور مقرر ہو اوسکے تحریر اور تقریر کی تاثیر معاملات مذہبی مین دشوار ہے ہان شاید نتیجہ ہو تو ہو کہ اپنے دین و مذہب مین مذبذب ہو جائین اور لکھنے والونسے عقبیٰ مین مواخذہ ہو لہذا سکوت اولے ہے ۔ المذنب سید غلام حیدر ابن المرحوم سید محمد خان بہادر تقوی البجنسی

یکم ربیع الثانی سنہ ۱۲۸۹ ہجری

ایک مختصر تحریر

جو لمع اور تلبیسات سے آیات البیّنات کو پاک کرتے ہے اور دعوے ممتنع الجواب کو اوڑا دیتی ہی

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

بعد حمد وثنا اوس حکیم حقیقی کے جسنے بکمال معدلت مادہ عدل وانصاف فی الانسان ضعیف البنیان مین رکھا اور عدل وانصاف پر مامور فرمایا اور لایق نعت بے حد ولا احصاء وہ فرستادہ کردگار ورسول مختار محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ ہین جنہون نے حبیب اللہ کا خطاب حاصل کیا اور کافہ انام کے لئے قانون نصفت وعدالت بنا کر راہ نجات دکھادی و قابل منقبت بیشمار وہ وصی اور جانشین بلا فصل رسول برحق حیدر کرار غیر فرار حضرت مرتضے علی ابن ابیطالب امام اولین وآخرین ہین جنکے حق مین رسول خدا نے فرمایا کہ مین تمسے ہون اور تم مجھسے اور جنہون نے باوجود غالب کل غالب ہونیکے ابوتراب کا خطاب لیکر ہمکو فروتنی کی تعلیم کی احقر سید غلام حیدر صانہ اللہ من کل الشر ابن المرحوم سید محمد خان بہادر نقوی البجاسی گذارش کرتا ہے کہ مین نے ایک چھوٹا سا رسالہ بعد مطالعہ کتاب ممتنع الجواب معروف بآیات البینات مصنفہ جلیل القدر اور لایق ترین مصنف جناب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر ڈپٹی کلکٹر کے لکھا تھا مگر میرے بعض دوستون نے کچھ زائد لکھنے کی فرمایش کی اور سمجھایا کہ گو بضرورت حفاظت مذہب علماء دین اور ماہرین فن مناظرہ جواب کتاب

موافق اپنے مذاق کے تحریر فرمائینگے مگر جبتک وہ وقت آوے ممتنع الجواب کو دیکھکر اہل سنت تو یکطرف کم پایہ ورشیعونکے لڑکونکے خیالات مین فساد ہوگا لہذا باوجود اسکے کہ مین ایسی تحریر اور تقریر مذہبی سے جسکی تردید ہی کا بلا انصاف ہر مخالف کو خیال ہوتا ہی بیکار اور بے لکھے جانے کے برابر سمجھتا تھا اور اوسکے سوا یہ بھی جانتا تھا کہ جناب مولوی صاحب ممدوح نے جو مجمع خوبی ہائے بیحد اور خیر اندیش قوم اور اہل ہند ہین اور جنسے مجھکو محبت اور مودت ہے صرف اوس ضرورت سے کہ جیسے میرے دوسرے دوست مولوی صفدر علی صاحب بہادر کو کشمکش ہونے پر واسطے تحریر نیاز نامہ حاجت پڑی تھی یہ کتاب لکھدی ہی تا لوگ نہ جانین کہ بلا سمجھے اونہوں نے مذہب ماسبہ ترک کیا مگر خاطر عزیز دوستسے مین مجبور رہا اور جناب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر کی کتاب لیا جو آپکے حاشیہ پر پنسل سے کچھ کچھ لکھدیا چونکہ میرے قبضہ سے اب کتاب جدا ہوتی ہی لہذا ممکن ہے کہ دوسرے کے ہاتون مین جاکر مشتہر ہوا ور علماء کرام و مجتہدین عظام ادام اللہ فیوضہم کے نظر اقدس سے گزری لہذا اونکے جناب سے امیدوار ہون کہ میرے اس جرأت کے وجہ پر لحاظ فرماکر جہان غلطی ہو صرف نفرین نہ فرماکر اصلاح مناسب فرمائین اور اگر صاحبان غیر شیعہ یا جناب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر کی نظر اقدس سے گذرے تو وہ بھی مجھے معاف کرین کہ میری نیت ہرگز یہ نہین ہے کہ مین کسیکو رنجیدہ کرون یا کسیکی توہین تشنیع روا رکھون مگر غرض یہ ہے کہ اہل تشیع کے خیالات انصاف کے جانب مائل رہین —

متعلق صفحہ ۲ قبل تمہید کتاب

البتہ یہ تو مصنف جلیل القدر کے تحریر سے معلوم ہوتا ہی کہ اونہون نے کیونکر دہوکھا کھایا اور کن اسباب کو جمع کرکے مذہب حق سے منحرف ہوا اور دامن آبائے کرام اور جادہ راستی کو چھوڑا اور اپنے کو خطاب پر امتیاز شیعہ اہل بیت سے خارج کرکے زمرہ اہل سنت مین داخل فرمایا اور خلفا ثلاثہ کی آتش محبت سینہ مین لگایا

اور شمع الفت ثلاثہ پر پروانہ وار جلایا مگر یہ صرف باتین ہی باتین ہین کہ مذہب جدید کو اونہون نے مطابق کلام الہی کے پایا ہم تمام عالم کے منصفون پر اسکو چھوڑتے ہین کہ دونون مذہب کے اصول کو جانچین اور انصاف سے حکم لگائین کہ مسلمانون کے دین کے جسقدر مختلف فرقے ہین اونمین سے کسکی اصول صحیح اور مطابق اخلاق اور عقل کے ہین اصول مذہب حقہ امامیہ و ملل جعفریہ یہ ہین کہ خدا واحد ہے اور وہ عادل ہے اور اوسنے انبیا کو واسطے رہبری اور ہدایت اپنے عباد کے مامور اور مبعوث کیا اور بعد رسول برحق کے امام نصب کئے اور ایکروز تمام اپنے عباد کے اطوار کے جانچ فرمائیگا اور قیامت کے دن اونکو جزا اور سزا دیگا بہلا کوئی کہیگا کہ خدا عادل نہین ہے اور وہ ہی گناہ کراتا ہے اور بیگناہ کی سزا دیتا ہے کوئی بھی کہیگا کہ جس پیغمبر کو حقتعالے نے خطاب پیغمبری دیا وہ خطا اور گناہ کریگا ہرگز ہرگز امید نہین ہے پہر نہ دیکھ لینگے کہ اہلسنت خدا کی عدالت مین بٹہ لگاتے اور پیغمبرونکو خطاکار ٹہراتے ہین یون تو جو جس مذہب کو چہوڑتا اور نیا طریقہ اختیار کرتا ہے وہ کچھ باتین بناتا ہے اور اپنی جان مطاعن سے بچانے کے لیے راہین نکالتا ہے مولوی صفدر علی صاحب جو تہجد گذار بڑے دیندار مسلمان تہے جب ونپر غلبہ شیطانی ہوا تو وہ عیسائی ہوگئے حالانکہ اونہونے مسلمانونکو اوسی بلا سے روکا تھا لیکن خود اوسی کنوین مین گرے اور ایک نیاز نامہ لکہکر وجوہات عیسائی ہونیکی قلمبند کیے مگر وہ تثلیث کے معقولیت کی دلیل کیا خاک لکہتے مصنف کو مطمئن رہنا چاہیے کہ مصنف کے بہائی اونکو برادر خیر اندیش اور رہنما ہرگز نہین سمجھتے اور وہ ابلیس کی تلبیس سے انشاء اللہ تعالی اوس دم تک صور سرافیل پہونکے محفوظ رہینگے۔

پہلی دلیل کا بطلان جلی

یہان ہر ایک صاحب عقل کے انصاف پر اس دلیل کو چہوڑتا ہون اسواسطے کہ ذرا بہی جسکو ہوش ہے اور جسکا اخلاق درست اور کسی مذہب کا پابند ہے وہ دیکھ لیگا کہ باپ کی اطاعت کس قدر ہر فرد بشر کو

لازم ہے اور مان کے قدمون کے نیچے مسلمان بہشت اور ہندو بیکنٹھ جانتے ہین مان اور باپ اپنا خون جگر کھا کے اور ہزارون تکلیف اوٹھا کے اپنے بچونکو پالتے ہین اور عقل و شعور سکھلاتے ہین مگر وہی اولاد جب اپنے بلون پر آتی ہے تو اونہین سے کتنی باوجود فہم و فراست و عقل و کیاست اپنے مان اور باپ کی اطاعت سے انحراف کرتے ہین اور جورو کی محبت یا زر و دولت چند روزہ کے لالچ سے مان اور باپکے احسانونکی ٹوکری سر سے پھینک کے دشمن بن جاتے ہین اور ہزارون دکھڑے بیان کرکے اپنے بے گناہی ظاہر کرتے اور اونکو خطاوار بین الاقران والامثال ٹھہراتے ہین خود مصنف نے اپنے زمان حکومت مین بہت سے لڑکونکو باپ یا مانکے مارنیکی سزا دی ہوگی پھانسی دلوائی ہوگی عالمگیر اورنگ زیب جو بڑا خدا ترس صاحب فتوے اور دیندار بادشاہ ہند کا مشہور ہے اوسنے شاہجہان سے اپنے باپ کو قید نہین کیا قید مین مروا نہین ڈالا دارا شکوہ سے نیک بھائی کا خون نہین کیا شجاع اور مراد کو نامراد نہین کیا یہ کیون حبِّ جاہ اور تخت سلطنت کے لیے پھر جبکہ اولاد اپنے والدین سے بھائی بھائی سے بہن بہن سے جورو خاوند سے والدین اپنی اولاد سے تھوڑے لالچ یا غلطی سے بدل جاتے ہین محبت اور مودت چھوڑ کے عداوت کرتے ہین جیسا کہ حافظ شیرازی نے کہا ہے ؎ این چہ شوریست کہ در دور قمر مے بینم ✤ ہمہ آفاق پر از فتنہ و شر مے بینم ✤ دختران را ہمہ جنگ است و جدل با مادر ✤ پسران را ہمہ بدخواہ پدر مے بینم ✤ ہیچ رحمی نہ برادر بہ برادر دارد ✤ ہیچ شفقت نہ پدر را بہ پسر مے بینم ✤ پھر دوستون اور احباب اور ملاقاتیونکا کیا ٹھکانہ اور اونسے وفاداری کیا امید ؎ بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ میگردد ✤ صراحی چون شود خالی جدا از پیمانہ میگردد ✤ کیا وجہ ہے کہ جب مسلمان یہ ایمان رکھتے ہین کہ اطاعت والدین واجب ہے تو بھی منحرف ہوتے ہین اصل یہ ہے کہ حب دولت دنیا

ہاتھ آتی ہے اور عروس خواہش کے ہم آغوش ہونے کی امید پیدا ہوتی ہے تو وعدہ نجات پر وہی بہروسا رکھتے ہین جنکو دنیا سے بیواسطگی اور اجنبیت کلی ہوتی ہے + مے ہو کنج باغ ہو ساقی ہو ماہ وش + اور وہان کوئی مخل نہو باعث حجاب کا + گردن مین ہاتھ ڈال کے وہ شوخ بیحیا + دے ذائقہ زبانکو دہن کے لعاب کا + اور ہنسے یہ کہے کہ ہمارا لہو پیے + گر پیے نہ جلائے جلد یہ پیالہ شراب کا + اوسوقت ہم سلام کرین قبلہ آپ کو + گر آپ خوف کیجیے روز حساب کا + اور امتحان غیر تو یہ عہد نیکنام + ہم قائل نہین جانین کسی شیخ و شاب کا + اے منصفو اس دعوے مصنف پر غور کرو کہ صحابہ کا ایمان لانا اور مسلمان ہونا صرف نجات آخرت کے امید پر تہا اور جب اوس امید پر ایمان لانا اونکا ثابت ہوا تو پھر اوس سے پہرنا اونکا غیر ممکن تہا اور فیصلہ کرو کہ ہر مسلمان صرف نجات کی امید پر اسلام پر ایمان لاتا ہے یا صرف ایک مذہب اختیار کر لیتا ہی اگر یہ فرماؤ کہ ایک مذہب اختیار کر لیتا ہے تو مین کیا ساری خدائی اوسکو مسلمان نہ کہیگی اسواسطے کہ مذہب اسلام کا یہ شعار نہین ہے پس ہر مسلمان کے ایمان لانے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ متلاشی نجات ہے اور جب یہ ثابت ہو گیا تو ہر مسلمان کو تسلیم ہوگا اور قرآن مجید مین وہ پائے گا کہ جو جان بوجھ کے ایک مومن کو قتل کرے اوسکی سزا جہنم ہے اور اس حکم محکم سے ضرور ہر مسلمان بحالت قتل مومن نجات سے مایوس ہے مگر باوجود این ہمہ کتنے مسلمان مسلمانونکے قاتل آپ صاحبونے اپنے زندگی مین ملاحظہ فرمائے اور وہ مسلمان جو نجات کے لیے ایمان اسلام پر لائے تہے کیون راہ نجات سے پہرے اور ارشاد کیجیے کہ راہ نجات سے ایماندارونکا پہرنا ممکن ہے یا نہین عام کو جانے دیجیے اورنگ زیب کی مثال تو لی ہے اور وہ بھی معتبر نہ ٹہری تو شیطان الرجیم کا قصہ یاد کیجیے وہ تو مقرب درگاہ الہی تہا اور قدرت الہی اپنی آنکھونسے دیکھتا اور اوسکی قہاری اور جباری سے خلاف انسان کی زیادہ مطلع تہا

مگر ذرہ سے خیال کرشان سے وہ کیون پہر گیا اور آتش جہنم گوارا کرلی کیا صحابہ رسول
اوس سے بھی زیادہ مقرب الہی تہے صحابہ نے تو صرف رسول خدا کو دیکہا تہا اور شیطان تو
بلا واسطہ خدا سے واقف تہا اگر مثال آسمانی سے بھی دعویداروں کو اطمینان نہو تو حضرت
موسے علی نبینا علیہ السلام کے کتاب معروف جو خروج کے نام سے مشہور ہے اوسکا
باب ۳۲ نکالیں اور پڑہ لیں کہ جو لوگ ایمان سے مالا مال ہو کر حضرت موسیٰ کے ساتھہ
نکل آئے تہے صرف حضرت موسیٰ کی چالیس روز کی غیر حاضری سے کیا سے کیا ہو گئے کیا
اونہوں نے گوسالہ نہین بنایا خدا سے نہین پہرے اور اس قصہ کے کلام اللہ سے تصدیق
کرین اور پہر غور فرماوین کہ ہر گاہ حضرت موسے موجود تہے اور کوئی نہین جانتا تہا
کہ حضرت موسیٰ دنیا سے چلے گئے اور اونپر ایمان لانے والے وہی تہے جنہون نے بامید
نجات گہر بار چہوڑ دیا تہا اور پردیس اختیار کیا تہا اور ذرہ سے روک مین بدل گئے
تو اصحاب رسول برحق جنکو معلوم تہا کہ رسولخدا دنیا مین نہ آوینگے اور ہرگز دنیا مین ب
وہ چار آنکہہ نہ کرینگے تو اونکا پہر جانا کیونکر ناممکن ہوسکتا ہے اگر یہ بہی تشفی ندے
اور خاطر جمع نکرے تو پہر انجیل معروف کہولے اور لوقا کی انجیل کے باب ۳۲ آیت ۲۱
اور ۴۷ پڑہے کہ اونہین بارہ حواریون مین جو بامید نجات حضرت مسیح پر سچے دل سے
معتقد تہے یہودا بہی تہا یا نہین اور اوسے یہودا نے روبرو حضرت مسیح کے حضرت
مسیح کو گرفتار کرایا اور پہر آیت ۳۴ اور ۶۰ مین پطرس کا حال پڑہے اور اونہین
مطالب کو متے اور مرقس اور یوحنا کے انجیل مین مطابق کیجیے اور ارشاد کیجیے
کہ جو بامید نجات ایمان لائے تہے وہ پہر گئے تہے یا نہین اور جب وہ پہر گئے تو کیون
اون لوگونکا پہر جانا جو جناب رسول خدا پر ایمان لائے تہے ناممکن تہا۔ اچہا صاحب
اور مثالونکو اگر کوئی نہ مانے اور ہٹ دہرمی کی ڈفلی بجائے تو حضرت رسولخدا کے
تو متبعان حضرت علی سے جنگ جمل اور محاربہ صفین مین لڑنے والون مین

کتنے صحابہ نے رسول خدا کی تھے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کو بیرحمی سے شہید کرنے
اور عترت رسول کی ہتک اور طرفداری یزید مین کتنے اصحاب رسول صلعم شریک تھے
کیا انکار ہوگا کہ کوئی صحابی نہ تھا کیا ضد کروگے کہ حضرت علی ؑ سے جنگ کرنا اور حضرت
امام حسین کا شہید کرنا اون صحابہ رسول کا جائز تمہارا اگر نہیں تو فرمائیے کہ یہ صحابہ شرکاء
جنگ جمل و صفین و کربلا ہجرت مین رسول خدا کے ساتھی نہ تھے اور بلا امید نجات
ایمان لائے تھے اگر یون ہی سب کے سب با امید نجات ایمان لائے تھے اور شریک
ہجرت ہوئے تھے تو پھر وہ کیون پھر گئے بہت اگر کوئی بگڑے بنائیگا تو یہ ہے کہ
غلطے کے دوکہا اوٹھایا رسولخدا ؐ سے نہین پھرے اللہ سے نہین پھرے اچھا یونہین
سہی خطا کی بیوقوفی سے پھرے تو پھر اور صحابہ کا بیوقوفی نالائقی حماقت سے پھرنا
کیونکر کہا جاسکتا ہے اور جب یہ ممکن ہے تو ہوالمطلوب و ہوالمراد شیعہ نہین کہتے کہ
سارے صحابہ پھر گئے تھے جو پھر گئے اور جو نہ پھرے اونکو مصنف جانتے ہین اور سارے اہلسنت
واقف ہین اور اونکو بھی جانتے ہین کہ جو سچے ایمان اور سچے اعتقاد پر جناب رسولخدا کے سامنے دنیا سے چلے گئے

صفحہ ۴ دوسرے دلیل کی جہنار

ناظرین انصاف دوست او صاحبان عدالت سے التماس ہے
کہ مصنف اس دلیل کو ملاحظہ فرماکر اون لوگون کے حالات پر نظر فرمائین کہ جنہون نے
ایک معشوق دلربا کے وصل کے لیئے اپنی جان کھپا دی اور اپنی دولت لٹا دی گھربار
چھوڑا ماں باپ سے منہ موڑا اپنے کو مٹایا اور خرمن تندرستی کو لٹایا اور ہزار خرابی
اور دقت سے اوس سراپا ناز کو پایا اور اوسکے پاؤن پر سر رکھکے فرمایا ۔ کیا گم آپکو
اور تمکو پایا ٭ میرے اس جستجو کو یاد رکھنا ٭ در فراق تو چہ رنجہا کہ نہ کشیدم ٭ وچہ غمہا
کہ مزہ آن نہ چشیدم ٭ ایمان را رخصت کردم عزت را برباد دادم مادر و پدر را گذاشتم
خود را در فراق تو شمع وار گداختم ۔ اور پھر رات دن اوسکی رضاجوئے مین بسر کی اتنے

کتنے عاشق صادق نکلے اور ابتدا سے انتہا تک اسیطرح رضا جو اوس معشوق کے رہے
لیا ایسے ہی عاشقونمین بہتونکو نہین دیکھا کہ جس معشوق کی رضا جوئی سے کام لیا اور جسکی
خوشی کا ہمہ تن اہتمام تہا اوسکے ہونے ہوئے جب ولہ اشتیاق کم ہوا یا وہ تقویم پارینہ
یا گہر کی مرغی ٹہری اور دوسرے سراپا ناز سے آنکھہ لڑی تو پہر اوس معشوق سے
جسکے لئے امیری سے فقیری گوارا تہی کیسی آنکھہ پہر گئی اور جسکی ترچہی نگہ پر جان دی
جاتی تہی اوسی پر نیلی پیلی آنکہین ہوتی ہوئی نہین دیکہین یا درصیغہ طلاق نہین سنا اگر
ایسے لوگ نگاہ مین ہین تو خدارا انصاف فرمائے کہ اگر کوئی معشوقہ عقبی پر عاشق
صادق ہے ہو جائے اور دل اور جان اور ایمان سے اوسپر فریفتہ اور مفتون اور
ہر دم جان نثاری کو تیار اور خون پسینہ پر ٹپکانے کو آمادہ ہو اور بکار بکار کہتا ہو سہ
خوشا روزیکہ خود را از وفا اندر رہت بازم * وگرنہ بدتر از مرگ ست این بود در
بقائے من * مگر جب دوشیزہ دنیا کی اوٹہتی جوانی پیارے جوبن رسیلی آنکہونسے
آنکہہ لڑ جائے تو ناممکن ہے کہ عاشق عقبے دوشیزہ دنیا پر فریفتہ نہو جائین مین تو کہتا ہون
کہ جو ایک معشوقہ پردہ مین ہو اور جس سے ملنے کی امید رہے امید ہو اور دوسرے روبرو اور
فوراً وصل کے لئے موجود ہو تو اوسکے ہوتے ہوئے عشاق صادق مین سے بہت کم
ہونگے جو بہیل پڑین ورنہ بہتیرے تو رستون سے بند ہے اور زنجیرونسے جکڑے
ہوئے بندونکو توڑ سکے اور عقبے کو خیر باد کہہ کے دنیا پر جہک پڑینگی پہر چاہو سو دوست
کہین دشمن بلا ست کہ پیش نخل تہرتہر کانپتے ہون یا بید وار آشفتہ کو تہون مین چہپاتے ہون شمار
نرگس بہی آنکہین بند کر لین غنچہ دہن * شرم سے عاجز ہو بلبل نالہ کش نہر شل مار لہرانے
لگے * سرو مارے غم کے بل کہانے لگے * چنار بہی عزلت گزینی چہوڑ دی * بوم جیا صحرانشینی
چہوڑ دی * مگر عاشق دنیا کب ماننے لگا اور کسکے روکے رکیگا وہ تو یہی کہیگا *
لگے نا چہوٹے رہے لگے نا چہوٹے ہرگاہ ایسے مواقع پر جہان دیکہنے والے موجود طعن کے

جوتیان مانجھنے لگے دسر پر ہوتے ہین ہان تو جھگڑے کے پہنچنے والی تو الی ہی ہوجاتی
ہین پھر جہان کوئی نہ روکنے والا ہو نہ ملامت کرنیوالا ہو اور خود بہی اسقدر استعداد ہو
کہ جو کرنا چاہین وسیر بہت سے معرف بنا سکے اوسکو کیا باک ہو گئے لئے منصف انصاف
کرو کہ جنہونے خود حضرت مسیح سے تعلیم پائے ہو جنہونے خود حضرت موسی کو کوہ طور
پر جاتے دیکھا ہو الواح ہدایت لاتے پایا ہو وہ اون حضرات سے پھر جائین جنہونے
جناب رسولخدا سے ہدایت پائی ہوا اور اپنی دولت راہ خدا مین لٹائے ہو وہ حضرت
بعد اوس حضرت کے [illegible] سے وہ بہکائین اور آمادہ پیکار کرائین اور اوس عورت کے ساتھ
ہو کر اونسے لڑین کہ جنکو رسولخدا نے اپنا وصی کیا ہو اور کہا ہو کہ تم مجھسے ہو اور مین تمسے
ہون اور جو تمہارا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے اور تمہارا خون اور گوشت میرا خون و
گوشت ہے یا حضرت امام حسینؑ کو شہید کرین کیا آپ انصافاً کہینگے کہ ہرگاہ حضرت
مسیح کے حواری یہودا اور پطرس اور حضرت موسی کے ساحر گمراہ ہو گئے تو حضرت عیسیٰ
اور موسیٰ پیغمبر برحق نہ تہے اور جو صحابی رسول خدا حضرت علیؑ سے لڑے تو اون
لڑنے والون کی جنگ بنتیج اسکی ہے کہ جناب رسول خدا پیغمبر برحق نہ تہے اگر ایسا
فتوے دیا جاسکتا ہے تو شیعہ [illegible] ان کی گمراہی سے جو خدا کا مقرب خاص تہا خدائی کا شک ہوا تہا
اے منصفو روز عاشورہ کربلا مین ہزار ہا بے ایمان جمع تہے اور ہر ایک دعوی اسلام کرتا تہا وہین
کتنے آدمی ہونگے کہ جنہون نے جناب رسولخدا کو نہین دیکہا تہا اور کتنے آدمی تہے کہ جو واقف نہ تہے
کہ حضرت امام حسینؑ کیا رتبہ تہا وہ کتنے تہے کہ جو لاعلم تہے کہ آپ جگر گوشہ رسول اور نور نظر بتول ہین
مگر کیا [illegible] دشمنی سے آمادہ اعانت سید الشہدا علیہ السلام کے نہ ہوا ایک حر پھر اگر جناب رسولخدا سے
[illegible] تعلیم پائی تہی بعد رسولخدا کے اونمین سے بہت سے گمراہ ہو گئے اور تھوڑے سے سچی راہ پر رہے تو کیا تعجب
ہو سکتا ہی جناب رسولخدا تو بیوفاؤنسے جدا اور روضہ فردوس کی تشریف لیجا چکے تہے خلاف اوسکے
جناب سید الشہدا تو میدان کربلا مین تشنہ لب خستہ جگر کہڑے ہوے پکار پکار

lahir.abbas@yahoo.com

کہتے تھے کہ مین فرزند رسول الثقلین ہون مگر کوئی سنتا تہا کسی کے دل پر اثر ہوتا تہا کسیکو مروت تھی کسیکی ذہن مین اثر تعلیم رسول خدا کا تہا اگر نہین تھا سنیے دلیل کو رسکہے

صحۃ تیسری دلیل عقلی کی لے دے

حق تعالی آپ کو ایسے خیال کا بدلا دیوے کہ آپ رسولخدا پر ثلاثہ کو فضیلت دین و اہلسنت جام محبت ارباب خلافت ایسی دہوان ہار شراب پیئین کہ مست ہوکر رسول اللہ کی عظمت کو بہول جائین اور صحابہ ہی کو باعث ترویج کلمہ توحید اور ماحی ظلم و طغیان سمجہین معلوم ہوا کہ آپ کا یہ عقیدہ ہی کہ اگر ابوبکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان باحیا حضرت پر ایمان نہ لاتے تو پہر ترویج دین کیسے ہوتے اور یہ بھی ضرور ہے کہ جو وہ ایمان لائے تو سچے دل اور پکے اعتقاد سے لائے اور یہ بہی لازم ہے کہ وہ مرتے دم تک جادۂ صداقت پر قایم رہے اگر ایسا نہ سمجہا جاوے تو معاذ اللہ رسولخدا جہوٹے اور اونکا دین باطل تہا خدا نکرے کہ شیعونکا ایسا اعتقاد ہو یہ فرقہ اپنا ظاہر و باطن یکسان رکہتا ہی جو برا ہی اوسے برا اور جو اچہا ہے اوسے اچہا کہنے مین باک نہین کرتا نہ رات کو دن اور دنکو رات بتاتا اے صاحب ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ جہان جناب رسولخدا صلعم کو اور بیحد معجزات حقتعالی نے دے تہے وہان یہ بہی آپکے رتبہ عالی کا وابستہ مرتبہ تہا کہ ابللغا برسکے سن مین پیغمبر ہون اور آپکی جلالت اور حقیت دین کی آپ کے بعد غیرونکے ہاتھ سے اوس سے بھی زائد ظاہر ہو کہ جو خود آپکی حیات مین ظہور پذیر ہو اور وہ غیر بھی ایسے ہون کہ جنکے دل زبان کے موافق نہون یہ دم جہانسا اور چہو منتر کہ جو اعتقاد شیعونکا بہ نسبت صحابہ کے ہے اوسسے الزام آپ کے نبوت پر آتا ہے جاہلون یا ڈہلمل یقین والون پر چل سکتا ہے یا آپ ایسے شاگرد پر جو اوستاد کی ترغیب سے دہوکا کہا گئے مگر مجہے شک نہین ہے کہ اب آپ روشن ضمیر ہوکر اور عالم متبحر بنکر ہرگز ہرگز ایسا نہ کہینگے امور دنیا مین ملاحظہ فرمائیے کہ کوئی بندر اور گلہری اور کوئی سانپ اور بعضی

شوقین ہیا اور دوسکر چڑیئین پالتے ہین اور بندر بکری چڑیین بوجہ لالچ آب یا پانی کے ظاہر
ہے کہ ارادہ فرمانبرداری کا نہین ہوتا مگر بندر بکری اور سانپ اور چڑیئین کیسی ہی
اطاعت و فرمانبرداری کرتے ہین تو یہ خوبی اونکے پالنے والون اور کام لینے والونکی
ہے یا جانورونکے خلوص اطاعت کی دلیل ہے اور اگر کوئی اون پالنے والونمین
ایسا ہو کہ اوسکی تعلیم کا اثر اوسکے اتمام زندگی پر زیادہ موثر ہو تو ظاہر ہے کہ اور
بھی اوسے کی لیاقت کا ثبوت ہوگا نہ بندر اور چڑیون اور گزندونکا یہ عجیب اولٹی
تقریر ہے کہ غلامونکے اطوار سے آقا کی خوبی اور صداقت ظاہر ہو ہم یہ کہتے
ہین کہ جناب سولخدا مین یہ اعجاز تہا کہ درندون اور گزندون کے گلے مین حلقہ
اطاعت ڈال دیا تھا اور چاہو وہ کیسے ہی پرفن تھے مگر مسخر ہوگئے تھے اور آپکا
دین حق تہا اور اوسے حقیت کی وجہ سے باوصف اسکے کہ اوسکے رایج کرنیوالے گو
صرف حب جاہ کے متوالی تھے مگر چمکتا ہی گیا اور انشاء اللہ چمکتا ہی رہیگا اور درندون
اور گزندونکی مثال سے کسی کو زہر چڑہے تو لیجیے ہم انسان کے نزدیک کی
مثال آپکو بتلا دین ہمارے گورنمنٹ حال کے سچ فرماے اہلسنت مین سے
فلان سے ایس آے اور فلان خان بہادر سچے دل سے دوست ہین اور کیا گورنمنٹ سے
محبت اور مودت رکھتے ہین اگر کہے کہ ہان تو مین مولوی امداد علیخان صاحب کی کتاب
امداد الاحتساب نکالکر پیش کردون جسمین دلائل لکھے ہین کہ دلائل کتاب کی ناجائز ہے
اور پھر اونہین کو سے ایس آے کے طمغہ سمیت آپکو دکھلا دون کہ یہ طمغہ اونہون نے
کیون پایا اسواسطے کہ گورنمنٹ کے کامون مین جانفشانی ظاہر کی اب انصاف کیجیے
کہ باوجود انکار دلایل یہ جانفشانی کیون ہوئی جسکے عوض مین مولانا امداد علیخان
نجم الہند کا طمغہ لٹکائے اور جبہ اوڑہے پہرتے ہین یہ خوبی اونکی ہی نہین اس
گورنمنٹ کے ہے کہ دشمن سے دوستی کے کام کراتی ہے کیا ہندوستانی سپاہیون نے

ہندوستان ہی کو گورنمنٹ سے وفاداری کر کے فتح نہین کیا۔ کیا مسلمان افغانستان مین جاکر مسلمانون سے نہین لڑے اور جو لڑے تو اوس سے بھی آپ یہ ثابت کر سکتے ہین کہ وفادار تھے اگر یہ کہے تو پھر وہ صحیح حدیث اور دلائل مندرجہ کتاب امداد الاحتساب کے لگام آپکی منھ زوری کو روکے گی مگر یہ نہین ہے حقیقت مین یہ گورنمنٹ کی خوبی ہے کہ بیوفا کو وفادار بناتی ہے اگر اس سے بھی دلجمعی نہ ہوتی ہو تو مین برعکس نظیرین بھی موجود کرون اور اوسکے لیے سیکڑون راہین آپکو دکھادون حضرت مولوی ثنااللہ اللہ کیسے ایسے سبز باغ دکھلانے سے کانٹے پھول نہین ہو سکتے اور کوئی بلبل نہین ہو سکتے یہ ہمارے رسول برحق کے دین کی حقیت تھی کہ منافق کے ہاتھ سے اوسنے رونق پائی اور انشاءاللہ جسقدر بدخواہ ہونگے اونہین کے ہاتھون ترقی روز افزون ہوگی شیعاون ارباب وفا اور اصحاب صفا مین سے جو رسولخدا پر ایمان لائے تھے صرف چار چھہ کو چھانٹتے ہین اس تمام کا کیا ٹھکانا ہے جو بے کی خدمت مین مین کیا عرض کرون مگر وہ ہے جو خدا فرماتا ہے اے جناب شیعہ تو یہ کہتے ہین کہ وہ سب سچے اور پکے یقین کرنیوالے صحابی تھے جنہونے جناب رسولخدا کے روبرو اپنے جان کو نذر خدا کین اور اونکی تعداد جسقدر ہو سکی آپ سے مخفی نہین پھر شیعہ و نیز سلام نہین کرتے اونکی عزت اور توقیر مین کیا کلام کرتے ہین گفتگو تو اون ایماندارون پر ہے کہ جنہون نے بعد انتقال رسولخدا کے وہ عمل کیا جو بونا پارٹ نپولین سے اوسکے سلطنت کی وزرا اور رعایا نے کیا اور فوراً سلطنت کو جمہوری قرار دیکر مال اسباب لوٹ لیا شہنشاہ بیگم کو جلا وطن شاہزادہ کو شہر بدر کیا کیا وہ ارکان دولت اور وزراء سلطنت اور رعایا باعقیدت پہلے جان نثار شہنشاہ فرانس تھے اور زید بھی آپ سے عقلاً اونکو برا کہتے ہین جن لوگون مین آپ ایسی عقل ہے وہ اونکو جنہونے شاہنشاہی سلطنت کو جمہوری کر لیا مال و اموال شاہنشاہی لوٹ لیا شہنشاہ بیگم کو اور شہنشاہزادے کو

نکال دیا اچھا کہتے ہین ہزارون زبان سے تعریف کرتے ہین سلطنت جمہوری کے فایدہ بیان کرتے ہین بندہ نواز یہ ہے قاعدہ تو اونہون نے جنکے اثبات نبے ہین جا بلہ دین مین برتا اور مجمع مسلمانون کو احمق بنا کر باور کرایا کہ تم سب ملکر جسے چاہو خلیفہ بناؤ اور مزے اوڑاؤ اگر کہین خاندان رسالت سے کوئی جانشین رسول برحق ہوا تو پھر تمہارے فائدونکی ہانڈی نہ پکیگی دال نہ گلے گی اور جس نے اس بنا فاسد کے اینٹ رکھی وہ اور جنہون نے اور ردّے جمائے وہ سب چاہو اونہون نے اپنی جان جو کچھ کہ ہو چاہے مال کو راہ خدا مین لٹایا ہو جیسے ہونگے ویسے شیعہ کہتے ہین مگر اونمین سے جو نیو کہودنے والون اور ردے چڑھانے والون مین شریک ہوئے وہ جتنے ہین اور جنکو شیعہ اچھا قرار دیتے ہین اونکی قلت سے آپ کد بنکر ہین اور حضرات شیعہ بھی تو جہان تک واجبی واجبی ہے الزام لگاتے ہین مولانا جب آپ رات کو دن ظلمت کو نور زہر کو تریاق کانٹونکو پھول صرصر اور سموم کو نسیم و صبا کہین تو کیونکر آپکے غلطے پر افسوس نہو اور کسطرح ایسے عقیدہ پر کہ بیوفا اور عہد شکنون کی خوبی ثابت کرنے کے لئے حضرت رسول خدا صلعم کے عظمت گھٹاوا ور تعجب نہ آئے —

چوتھی دلیل پرلتاڑ —

کیا خوب یارون تیرا تیمورا اور دوڑے خیرآباد اگر جناب رسول خدا صلعم کے زیارت کرنیوالونکی بزرگی کا اعتقاد ضروری ہے تو پہلے سورہ منافقون کو کلام اللہ سے نکال ڈالنا پڑیگا اور یہ جرأت آپ کو شاید ہو سکے پھر ہمکو بہت سے یہود اور نصاریٰ کی خوبیون کا اعتقاد کرنا پڑے گا اور اونمین بحیرا جیسے ہین سب پر عقیدت کرنی لازم آجائیگی واہ واہ واہ کیا عمدہ دلیل آپ لائے ہین آپ جنسے پیدا ہوئے جنکی گود مین پلے جنکے دودھ سے بڑھے اونکی صحبت نے تو آپ پر اثر ہی نکیا اور اونکی راہ سے حضور پرنور ایسے پھرے کہ اونہین گمراہ کرنیکے واسطے تصنیف کی وقت اوٹھائے تو ہم اور اونکی نسبت کیونکر مان لین اونکے

دونمین بھی ہمیشہ کے لئے صحبت کا اثر ہوسکتا ہی کتنے اور بندر ہماری صحبت سے اگر انسانکے فعل کرنے لگین تو کیا ہمکو عقیدہ کر لینا چاہیئے کہ ہماری صحبت کے ترک کے بعد بھی وہ بدستور افعال مذکور کرتے رہینگے توبہ توبہ — فردوسی نے جو کہا ہی وہ آپنے سنا ہوگا — درختیکہ تلخ است ویرا سرشت ✤ گرش بر نشانی بباغ بہشت ✤ ور از جوی خلدش بہنگام آب ✤ بہ بیخ انگبین ریزے وشہد ناب ✤ سر انجام گوہر بکار آورد ✤ ہمان میوۂ تلخ بار آورد ✤ ملا ہاتفی نے جو کہا ہے وہ بھی سن لیجئے ✤ اگر بیضۂ زاغ ظلمت سرشت ✤ نہی زیر طاوس باغ بہشت ✤ بہنگام آن بیضہ پروردنش ✤ ز انجیر جنت دہی ارزنش ✤ دہی آبش از چشمۂ سلسبیل ✤ دران بیضہ دم در دمد جبرئیل ✤ شود عاقبت بیضۂ زاغ زاغ ✤ برد رنج بیہودہ طاوس باغ ✤ اور یہ بھی لیجئے — اگر سنیا مردم بد سرشت ✤ شود ہمدم حوریان در بہشت ✤ در آن محفل پر صفا روز و شب ✤ ز جبرئیل خواند فنون ادب ✤ بدان اعتقادم ہنگام کار ✤ نگردد از و جز بدی آشکار ✤ بس اسقدر آپکی تشفی کے واسطے کافی ہوا اور آپکی عبارت ملمع کاری کی آفرین کرنیوالونکے واسطے وافی ہوگا یہ اونکی شناعت جنہون نے رسولخدا صلعم کی صحبت مین رہکر خود جناب رسولخدا صلعم کی جناب [illegible] مین اسیقدر [illegible] وسے پوست کندہ بیان کرکے آپکی دلیل نے ورق کو سیاہ سب لوگون کے کام کا کر دیا مگر صرف آپکے مولانا فریدالدین عطار نے اس شعر پر سے ہر کرار دئے یہ بہبود نہ بود ✤ دیدن سے نبی سود نبود ✤ گر کفار ہی

صفحہ پانچوین لیل پر پھٹکار

سنی بیری اور ہشیار پیر شاید شیطان نے آفرین کرے تو کرے الله الله مکہ و مدینہ مین شیعہ وہان پاکنا شیعونہ مدینہ مین محلہ بنی ہاشم مین جاکر وہان کے شیعون سے جنکی مدح آپ کرتے ہین اونکی تصحیح سن لیجئے اور مکہ معظمہ کے گلی کوچون مین بھی شیعونکو اگر انکمین ہون تو ڈہونڈ لیجئے مگر مین کرتا ہون

که آپ بڑے سچے ہوتے تو کیا نتیجہ نکلتا حضرت مسیح کہان پیدا ہوئے اور کہان صلیب دیے حضرت جرجیس کہان مبعوث ہوئے اور کہان اونپر طرح بطرح کے ظلم ہوئے حضرت ذکریا کہان تھے اور کہان آرے سے چیرے گئے اب اگر شام مین عیسائی نہون تو حضرت مسیح کی حقیقت نبوت باطل ہو جاویگی شاید آپکے نزدیک ہو جائے اگر آپ کا قول صحیح ہے تو نعوذ اودر شام مین کوئی سچا مسلمان نہوگا اسواسطے کہ شاید اون مین سے کوئی رہ گیا ہو جو صریحاً اور معناً قتل جگر گوشہ رسول مقبول اسلام مین شریک نہوا ہو یہ بھی ہی سہی بقول آپکے وہ چار یا پانچ صحابہ جنکے شیعہ معترف ہین وہ مدینہ مین نہ تھے تو کیا کوہ جودی پر تھے یا سنگلدیپ مین ذرا تو سچ بولئے کراہ راست پر رہئے ان جھوٹے باتونسے کیون اپنی جماعت والونکا دل آپ خوش کرتے ہین کیا وہ اپنے دل مین نہین سمجھتے کہ یہ نری بناوٹ ہے بھلا پہلے اسپر غور فرمائے کہ جناب نجم الہند مولوی سید احمد خان بہادر کو لوگ کیا کہتے تھے سب اچھا نمازی پرہیزگار یا ایمان مسلمان کہتے تھے یا نہین بعد اوسکے جب مولوی ممدوح نے گردن مروڑی مرغی کو حلال وجود شیطان سے انکار طوفان نوح کو خاص غیرہ وغیرہ اقوال ظاہر کیے تو مسلمان اونکو کیا کہنے لگے اور کیا فتوے کفر کے دستخط نہین ہوئی اور یہ جب آپ اونکے خلیفہ بنے اور بھی اونکے ٹولے مین شامل ہوئے تو کیا اونکی بھی جماعت نہین ہوگی اور خدانخواستہ اگر جماعت نیچری کو ترقی ہوئی اور سارے دلی اور علیگڈہ پر قہر الہی ٹوٹ پڑا اور وہان کے مسلمانون نے جام صحبت اسلام نجم الہند کا پی لیا اور متوالی ہوگئے اور دو چار پکے اور سچے باہوش مسلمان وہان رہ گئے تو آپ یا آپ کے جانشین یہ دعوے کرسکے کہ نیچری اگر جھوٹے ہوتے تو کیون علیگڈہ اور دہلی اونسے بھر جاتا اور ان دو چار مسلمانون کو قائل کرینگے اور فرمائینگے کہ ہر گاہ دہلی مولد گاہ نجم الہند ہے اور علیگڈہ جائے قیام اور مدرستہ العلوم اوس کا

وہین سے بنیاد مذہب نیچری کی ہوئی اور اون دونو مقامون کے رہنے والے نجم الہند پر کیا اعتقاد رکہتے ہین پس جو کچہ اونکا اعتقاد ہوا وسیکو اصل سمجھنا چاہیئے تو آپ سیدھے ہو جائینگے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ ۔ اب ملاحظہ کیجئے اور حرف بحرف اپنے سچے خلیفون کے حال کی تطبیق نجم الہند کے مثال پر کر لیجیئے اور تواریخون کو کہولئے اور پڑہئے ۔ اور نیز یہ بھی لکہا ہے یا کچہ اور کہ بعد انتقال جناب رسول خدا صلعم و قبل تجہیز و تکفین جناب ممدوح سقیفہ بنی ساعدہ مین لوگ جمع ہوئے اور ابو بکر صدیق کو جانشین رسول خدا قرار دیا اور جو یہ خبر اطراف واکناف عرب مین مشہور ہوئے تو بہتون نے دین اسلام سے کنارہ کیا اور بعض نے دعوے پیغمبری کیا قبیلہ بنی اسد نے حرازہ عتبہ بن حصین سے اور بنو سلیم نے صحاۃ اور بنو تمیم نے مالک بن نویرہ اور حامہ تمامہ نے مسیلمہ کذاب سے اقتدا کر لی اور اشعث بن قیس نے زیاد بن لبید انصاری سے صریح کہا کہ اگر تمامی امت کو خلافت ابو بکر پر اتفاق ہو تو ہمکو بھی کچہ عذر نہین اور تب زید نے جواب دیا کہ اعتبار اتفاق مہاجر و انصار سے سو وہ ہو چکا اور قبیلہ بنی کندہ نے اوسی زیاد سے کہا کہ تم اوسکی خلافت ہم سے قبول کراتے ہو کہ جسکی اطاعت کے لئے رسول مقبول صلعم نے نہ تو ہدایت کی نہ وصیت فرمائی اور ظاہر ہے کہ بحکم خدا اگر کوئی لایق امارت ہوتا تو خاندان رسالت سے ہوتا کہ ہمارے ذوی الارحام ہین اور ہرگاہ اہل بیت نبوی ابو بکر سے موافق نہین ہین تو ہمسے اطاعت ساقط ہے اور زید نے وہی دام تزویر اونپر رکہا کہ مہاجر اور انصار سب سے عاقل تر ہین اونہون نے جس امر پر اتفاق کیا ہمکو اوس سے انکار نکرنا چاہیے غرضکہ یہ ہی حال سارے عرب کا ہوا اور ابو بکر نے طرح طرح کی کوششون سے اون سب کو حلقہ بگوش کیا چنانچہ اشعث سے ابو بکر نے اپنی بہن کا نکاح کر دیا اور اسطرح ابو بکر کے جانب سے لوگون کے منہہ بند ہوئے اور پہر جب سب ایک ہو گئے تو منجھلے اور چھوٹے خلیفہ بھی منتظم ہوئے اب فرمائیے کہ سارا عرب ابو بکر کے

نہ تھا اور پھر رفتہ رفتہ وہ اونکی طرفدار نہین ہوئی پس جبکہ یہ بات ثابت ہو گئی کہ بروقت انتقال جناب رسولخدا صلعم کے سارے عرب کو عقیدہ تھا کہ بڑے خلیفہ برسر ناحق ہین تو اوس اعتقاد کی صحت مین آپ کیون کلام فرماتے ہین کہ اور مدینہ جہان سے اسلام کی ترقی ہوئی وہان کے رہنے والونکا اور سارے عرب کا یہ عقیدہ تھا کہ ابوبکر ناحق پر ہے مگر جب وہ دبائے گئے اور اونہین سے لوگونکو حکومت دی گئی بہن کا نکاح کردیا تو وہ معترف ہو کے طرفدار ہو گئے تو اونکی طرفداری سے جو پہلے عقیدے پر رہے وہ گمراہ ٹھہر سکتے ہین لاحول ولا قوۃ الا باللہ یہ تو یقیناً آپکے منھ سے نہ نکلیگا کہ جناب سید الشہدا برسر صدق نہ تھے اگر یہ میرا گمان سچ ہے تو فرمائیے کہ اونکے ساتھ کے آدمی متفق تھے اور یزید کے طرفدار کتنے تھے اگر کثرت انبوہ پر نظر ہے تو جو جماعت جہنم مین آئی وہ حق پہ ہے سمجھی ایسی سچائی سے ہم باز آئے۔ آپ بھی تو غور فرمائیے کہ آپ جب سنی ہو گئے تو سنی کسقدر خوش ہوئے ہونگے پھر جب آپ نے یہ کتاب لکھی تب تو آپ اون سبکے نور چشم ہی ہو گئے مگر جب سے آپنے خلافت نجم اللہ کے اختیار فرمائی اور نیچیری ہو گئے تو وہی سنی اب کیا فرماتے ہین یہ ہی زمانہ کا حال ہے جب جو اچھا ہوتا ہے اوسے اچھا کہتے ہین جب برا ہو جاتا ہے اوسے برا کہتے ہین لیکن یہ نہین ہو سکتا کہ بروں کے مجمع کر لینے سے اچھے بوجہ قلت بری ہو جائیں

صفحہ ۹

زیر عبارت توریت و انجیل کی شہادتین صحابہ کی فضیلت مین لیکن ون صحابہ کی بابت جنکے خلاف یاران ملت ہین جنسے وہ موافق ہین ورنہ آپکی محنت ضایع ہی نحوہ زیر۔ پہلی شہادت توریت کے۔ انصاف تو صرف شیعون کا شعار ہے فوراً ایک کو سچا اور دوسرے کو جھوٹا قرار دینا ہمارا [illegible] ہے میرے دونون بیٹے یہ سنیون کا طریقہ ہے۔

صفحہ ۱ پہلی روایت کی ر[illegible]

اس روایت کے پیش کرتے وقت ذرہ تو سوچا ہوتا حکما کا قول ہی اوّل اندیش وانگہے
گفتار کیون سامان ندامت کیا کہانسے حکم توریت کا کس فضیلت کے ثابت کرنیکو
ڈہونڈہ نکالا ابھی کیا ہوا عشق ابوبکر اسفل السافلین تک تحت الثرے سے پہنچانگا
پھر توریت تک تلاش کرنا تو آسان ہی کیون مولانا کیا پیغمبر برحق اور رسول مطلق کو
توریت کی کتاب استثنا کا ۱۳ تیرہوان باب اور اوسکی ۶ چھٹوین آیت یاد نہ تھی مگر حضرت ابوبکر کو جو
آپکی صدیق اور جنکی آپ مصدق ہین خوب ہی یاد تھے کہ بہ تعمیل حکم توریت باداکی مار ڈالنے پر تل بیٹھے
اور رسولخدا معاذ اللہ بقول حضور ایسے بہلکڑ تھے کہ اونہون نے حکم توریت کا نہ مانی دیا
کیون نہ اسلام ڈوب جائی جبکہ آپ ایسے دنیا مین واعظ ہون خدا کا غضب ہے کہ رسولخدا کی اہانت
ہو تو ہو مگر یارونکا کام نکلے مولانا یہ روایت تو قساوت آپکی پیر کی ثابت کرتی ہی آپنے سُنا ہوگا
کہ بنیا ترک پہلی گالی مارتا ہی بلا شرم وحیا باواجی پر اس خیال سے کہ رسولخدا خوش ہونگی ہاتھ صاف
کرنا چاہا مگر جناب رسولخدا نے جو سراپا رحم وکرم اور مجموعہ اخلاق تھے روک دیا ہماری پیغمبر برحق کا
یہ حکم نہین کہ ایسے قساوت ہو چنانچہ ہماری مذہب پاک کا یہ اخلاق اور آئین ہی شیخ کلینی نے
دربارہ سلوک والدین کے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہی سَمِعْتُ رَجُلًا یَقُولُ لِاَبِی
عَبْدِ اللّٰہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّ لِی اَبَوَیْنِ مُخَالِفَیْنِ فَقَالَ بَرَّهُمَا کَمَا تَبَرُّ الْمُسْلِمِیْنَ مِمَّنْ یَتَوَلَّانَا
یعنے مینے سُنا کہ ایک شخص نے جناب امام جعفر صادق علیہ السّلام کے حضور مین عرض کیا کہ میری مان
اور باپ دونون مخالف ہین حضرت نے ارشاد کیا کہ اونسے اوسیطرح کہ جس طرح اون مسلمانونکے
ساتھ نیکی کی جاتی ہی جو ہمکو دوست رکہتے ہین اور شیعہ ہین رعایت کرو اور بھی صلۂ رحم مین از جہم
بن حمید نے نقل کی ہی کہ مین نے حضرت ابی عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ میری اون عزیزون کا
کہ جو غیر مذہب ہین مجھ پر کچھ حق ہی اور اونسے کیونکر رعایت کرون حضرت نے ارشاد کیا کہ البتہ
اونکا حق ہی مراتب خویشی کو کوئی امر قطع نہین کرتا نہ وہ مخالفت مذہب سے دور ہوتی کیونکہ اگر
[illegible] دین مین شامل ہون اور اہل ایمان سے ہو جائین تو اونکی تمپر دو حق ہونگی ایک حق خویشی کا

و دوسری حق اسلام کا اور کافی مین یہہ روایت بھی موجود ہی کہ حضرت ابی عبد اللہ سے ایک شخص نے التماس کیا کہ اوسکی والدین نصرانی ہین اور مان اندہی ہین او نہین کے ساتھہ رہتا اور ہم نوالہ اور پیالہ ہوتا ہون حضرت نے پوچہا کہ کیا وہ سور کہاتی ہین سایل نے عرض کی کہ نہین نہ وہ کہاتی ہین اور نہ چہوتی ہین تب حضرت نے فرمایا کہ مضایقہ نہین ہی اپنے مانکی غمخواری کر اور نیکیا نکر اور جو مر جاے تو خود تجہیز اور تکفین کیجیو چنانچہ اوسنے جب اپنے مانکی اطاعت اور رعایت مین بحدی مبالغہ کیا تو مان نے پوچہا کہ باوجود مخالفت مذہب اوس ملاطفت کی کیا علت ہے اور جب سُنا کہ وہ رعایت شعار اسلام ہی تو وہ بوڑہیا مسلمان ہو گئے اور صداقت دین محمدی پر نثار ہوی اور موافق طریقہ حقہ اوسکی تجہیز اور تکفین ہوے

اب غور ہو کہ جس مذہب اور ملت مین یہ رعایت ہو وہان ایسے جبر او سختی کب جایز ہو سکتے ہے آپکے خلیفہ جی چاہو کتنی ہی موشگاف ہون مگر سہ هزار نکتہ باریک تر ز مو اینجاست نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند وہ جناب رسولخدا صلعم سے بہتر توریت کو نہین جانتی تھے اور اسقدر تکلیف کی آپ کو بھی کیا ضرورت تھی اپنے قران مجیدی مین تلاش فرمایا ہوتا اور آپکے مفید مطلب آیات کثیر ملتی تہین چنانچہ سورہ مجادلہ مین صریح یہ آیت موجود ہے لا تجدو قوماً یومنو باللہ الی آخر آیت جس کا مطلب اور منشا یہ ہے کہ ہرگز مومن کافرون و مخالفون کو دوست نہین رکہنی چاہو وہ اونکی باپ ہون یا بیٹی اور جب دوستی باقی نرہی تو پھر اونکی قتل و قمع مین کیا دریغ ہو سکتا ہے چنانچہ پیروان ملت جعفریہ و دشمنان آل نبی و بیزاری کنندگان از عبد اللہ ابن سبا ایشہ بلکہ وہ دشمن اہلبیت ہو اسی آیت پر معمول ہین اور باپ بہاے تو بجاے خود وہ اونکے بھی دوست نہین ہو سکتے جنکو آپ بڑے اور منجہلی اور چہوٹی خلیفہ مانی ہوی ہین مگر اس سے یہ لازم نہین آتا کہ ہر جگہ اور ہر موقع پر ایکسے برتاؤ ہو جیسا کہ ہم خود آپکے خدمت سے باوجود [illegible] مخالفت [illegible] کے

باز نہین ہلی ور آپکے خوبیونکے مشتہر کرنے مین دریغ نکرینگے اور دعاے خیر سے باز نہ آوینگے مگر مولانا خلیفہ جی نے جوش لیا کہ باپ اور بھائی سے دوستی نکرنا چاہیے تو بس جوش مین آگئے اور اپنے کو بڑا سمجھ بیٹھے نہ ہر کہ طرف کلہ کج نہاد و تند نشست کلاہ داری و آئین سروری داند۔ حضرات یہ مشہور ہے ۔ ہمین تا برآید بہ تدبیر کار مدارائے دشمن بہ از کارزار۔ اور آپ نے بے سمجھے بوجھے اشداء علی الکفار مین تشدد و بکرے کو داخل فرمانے کا عزم بالجزم کر لیا اور اوس بیچارے کی شدت اوسکی باپ پر ثابت کرنے لگی اوس بیچارے کی روح آپ سے کہان تک خوش ہوگی کہ ایک شیعہ کا قول نقل کرکے اوسکی قساوت کا اشتہار دیدیا سچ ہے نادان دوستی دانا دشمن سے بدتر ہوتا ہے ۔

صفحہ ۱

دوسری روایت کی ذلالت۔

پہلے بچارے کی قساوت پر سیر نہوئی تھی کہ دفعہ دوسری بیوقوفیت کی جڑی مرحبا ابھی تک معلوم ہوتا ہے کہ تو تشیع باقی ہے کیونکہ نہو آخر صلب بطن طاہر سے آپ ہین اور کہان تک وہ اثر جائیگا گو ہندی کا قول ہے ۔ ہوت بھی کے ان ہنی اور ہوتو دان کے شوم ہوت کپوت سپوت کی جیسے پاپ مین پن ہوم مین پسند نہین کیا تا کہ دلمین کچھ ہو اور زبان پر کچھ حضرات سنت جماعت کو پسند نہو گا کہ آپ قساوت پر قساوت ثابت کرتے چلے جائین خیر اونکو پسند ہو یا ناپسند ہو آپ جناب رسولخدا کی تحقیر کرتے چلے جاتے ہین بات ماجی نہین ہے ان ہنیا بھی آخر کو آپنے وہی نتیجہ نکالا یا کہ حضرت عمر نے تو یہ بڑی صلاح دی تھی کہ اپنے عزیزونکو مسلمان مار ڈالین مگر جناب رسولخدا نے ایسا نہونے دیا تو بقول اپنے صحابہ تو کفار پر اشد تھے مگر معاذ اللہ رسول اللہ کو شدت نہ تھی تو یہ توبہ خیر اس قساوت سے مجھلے خلیفہ کے شیخی ثابت نہین ہوتے او جو خدمت بڑی اشیخ باوا مارکے اوپکب آئے ہین اوسے یہان بھی دوہرا لیجیے

[illegible] ۔ قبلہ [illegible] کہ [illegible] شہادت پڑھی جائے اسپر نظر ہو

جناب مولوی مہدی علیضا صاحب کھائے قسم کہ شیعہ اس آیت کے منکر ہین اور وَالَّذِینَ مَعَہٗ اصحاب کے سوا اور مراد لیتے ہین بھلا بچارے سنیون کو کیون آپ دھوکا دے رہے ہین اور آپ کیون اونکو بیوجہ کڑہاتے ہین مگر برائے خدا ان لوگونکو کیون اس آیت مین داخل کیے دیتے ہین جو رسول خدا کے حکم کو نمانین لڑائی سے بھاگین لوٹ لگی پر جا پڑین حیلہ و حوالہ بہانہ کرین قتل عمر ہی مین شورہ کرین جناب امیر علیہ السلام سے بہتر لڑائی لڑین معاویہ کے ساتھ ہو جائین حضرت عائشہ کو فریب مین ڈالین حضرات امام حسن علیہ السلام کی بیعت توڑ ڈالین یزید کی بیعت کرین حضرت امام حسین علیہ السلام کو شہید کرین قرآن اوٹھا کے کہدو کہ جو جو صحابی جناب رسولخدا صلعم کے ساتھ تھے اور وہ گناہان مذکورہ بالا کے مرتکب ہوے وہ سب وَالَّذِینَ مَعَہٗ کے مراد مین داخل ہین — شاید آپ ہی کی یہ جرأت ہو تو ہو کہ قسم بھی کھا لو ورنہ کوئی نادان سے نادان بھی ایسے لوگونکو جناب رسولخدا کے صحابہ مین داخل نکریگا اور یہ تو آپ کا دھوکا دینا ہے کہ شیعہ جیہہ آدمیونکو وَالَّذِینَ مَعَہٗ مین شمار کرتے ہین یہ فرمائے کہ جو لوگ دعوے غلط صحابیت کا کرکے گناہان بغاوت جناب امیر علیہ السلام اور اونکی اولاد کبار کے مرتکب ہوئے اونکو شیعہ وَالَّذِینَ مَعَہٗ سے خارج کرتے ہین اور جو صدق دل سے مرتبہ صحابیت پر قایم رہے اور دین اسلام پر صدقے ہو گئے اونکو وَالَّذِینَ مَعَہٗ مین داخل کرتے ہین ہم تو ہر نماز کے بعد کہتے ہین ہمارا اسلام

صفحہ ۱۲ قران مجید کے شہادتین صحابہ کی فضیلت مین

بیجا اور درست امنا صدقنا ہزار دل سے ہم اور تمام شیعیان علی ابن ابی طالب علیہ السلام اون سب صحابہ پر جو آیات مرقومہ مین داخل ہین جان و دل سے نثار اور اونکی مدائح اور معرفتا مین اور سرچا اونکے فضائل اور بزرگی مین ہمکو خوشیا آہ [illegible] شک اور شبہہ نہین ہے مگر قرآن مجید کی شہادت اونکی بزرگی مین نا

[illegible]

جنکے لگے آپ سے نہین چہوٹتے ان تمہیدون سے کیا ہوگا یہ تو آیات بینات ہین
اور ہمارے مانی ہوی نہین بلکہ فرشتون کے مانی ہوی ہین مگر مشکل تو یہ ہے کہ آپ
کہینچ کہانچ کے اونہین کے بزرگی اس آیت سے ثابت کرنا چاہتی ہین کہ جو حضرت
امیر علیہ السلام سے پہر گئے اور جنہون نے حضرت عائیشہ کو بہکایا اور حضرت امام حسنؑ
کے بیعت توڑکے معاویہ اور یزید سے بیعت کی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے
شہادت مین شرکت کی آپ تو تہوری ہٹ دہرم مگر مین یقین نہین کرتا کہ کوئی
سنی بہی اقرار کرے کہ حق تعالی مذکورہ بالا لوگون کو یہ کہے کہ تم بہترین امت ہو
چن لئے گئے ہو آدمیون کے لئے حکم کرتے ہو نیک باتون کا اور روکتی ہو بری باتونسے
اور ایمان رکہتے ہو خدا پر اور کیونکر کہی گا اگر وہ حضرت علیؑ کو حق پر جانتا ہی اور حضرت
علیؑ کو اس آیت مین شامل جانتا ہے تو مین نہین کہہ سکتا کہ اوسکے منہ سے کیون کر
نکلی گا کہ جسنے اونحضرت سے بغاوت کی وہ اس آیت مین داخل ہے آپ تو کبہی
ساری صحابہ کا منکر شیعون کو کہتے ہین پہر عام چہوڑکے خاص سے گفتگو پر آجاتی
ہین ذرہ صبر کیجئے جب نام لیکر آپ میدان مین آئیگا تب وہ بہی سن لیجئیگا آپنے فرمائی
کہ آپ اگر انصاف کرین اور اونکو جو حضرت علیؑ سے صریح باغی ہوگئے اس آیت
مین کوئی داخل کرے تو آپ کیا کہینگے شاید حضرت علیؑ کا نام آپکو نہین بہاتا تو جانے
دیجئے ہم فرض کرتے ہین (کہین اس فرض کر لینے کے اور کوئی معنے نہ لیجئیگا اسواسطہ کہ
آپ لوگونسے خدا کی پناہ ہم کہے دیتے ہین کہ ہمکو ولا ثلثہ کے نہین ہی) کہ جنہون نے خلیفہ اول
سے بغاوت کے اور وہ صحابہ رسولخداؐ مین شمار ہوی تہے تو اونکو آپ اس آیت مین داخل
رکہئیگا یا خارج کیجئیگا شاید یہ آپ کہین کہ کوئی صحابہ رسولخداؐ سے باغی نہین ہوا
اچہا یون سہی مگر ہم کہتی ہین کہ جیسا ہمنے فرض کر لیا آپ بہی فرض کرین تب پہر کیا حکم
دیا جائیگا اور یہ بحث خیر [illegible] تو خیر [illegible] ے مین متکلمین کیلئے چہوڑے دیتا ہون آپ تو

کیا بچارے ہین کہ جناب میر صاحب قبلہ کے حضور مین باتین بنائی اور کتابین پیش کرنے
مہان اپنے ناظرین کتاب کا دل خوش کر دیجئے سہ ذرہ چہ شوخی کند با قرص آفتاب ۔ قطرہ
ہم آوردنیست بارقہ نیل را ۔ آپکے بڑی بڑے علما چون چون کر کے چپ ہو رہے ہین
مولانا بات یہ ہے کہ جیسا کوئی کہتا ہے ویسا سنتا ہے اسکے سوا جو کچھہ بعد ملاحظہ عبارت
مذکورہ بالا جناب عمو صاحب قبلہ و کعبہ مولوی سید علیمحسن صاحب نے ارقام فرمایا
وہ بھی لایق ملاحظہ ہے اور وہ یہ ہے ۔

اگر مناسب ہو تو بمقام خیر امۃ لکھا جاوی متعلق صفحہ ۱۲۳

مگر مشہور یسے بات لکھہ بھی دیتا ہون کہ اس آیت مین عبارت اسطور پر ہے کنتم خیر امۃ اخرجت
للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر حاصل اوسکا یہ ہے کہ جو خیر امت
ہین وہ جملہ اوامر خدا کے حکم کرنیوالے اور مناہی خدا سے منع کرنیوالے ہین فرمائی کہ جملہ اوامر کے
تعمیل انسے کیونکر ہوے اور جملہ مناہی سے یہ کب باز رہے آیہ تیمم تک یاد نہ تہا صاف حکم دیدیا کہ
جسے پانی نہ ملی نماز نہ پڑہے کما فی المشکوۃ ایک عورت نے باب مہر مین ملزم کر دیا کما فی الکشاف
وغیرہ من التفاسیر اصحابی کالنجوم کو کہ بمفاد دروغگو را حافظہ نباشد کہ آپکے بنائی ہوی بات تہی
بہلا دیا مقبولین اصحاب مثل ابوذر غفاری کی شہر بدر کر دیا مردو انراندہ درگاہ رسولخدا صلعم کو بلا لیا
اور اپنا مشیر با تدبیر کیا چنانچہ عبد العلی معتقد نے کہ جسے اہلسنت نے بحر العلوم کا خطاب دیا ہے اپنے کتاب شرح
مسلم الثبوت مین اسکی تصریح کر دی ہے قرآن مجید کے یہ تعظیم ہوی کہ اوسکو جلا دیا کما فی التفسیر الکبیر للرازی
بیت اہلبیت عصمت و طہارت مین جو کہ قرین قرآن مجید حدیث ثقلین مین ہین آتش افروزی کی در محسن کشتے عمل
مین لائے کما فی الملل والنحل للشہرستانی بہ جہ آیہ تطہیر کو باب جناب سیدہ مین کون یاد رکہتا اور وہان
رسولخدا صلعم کے تعظیم جو بمفاد آیہ [illegible] الا وحی [illegible] تہی کون عملین لاتا بیباکانہ اوس [illegible]
معدن وحی و تنزیل حبیب [illegible] کما فی البخاری [illegible] تفسیرہ [illegible]
اون کے تابعین نے تو [illegible] اون کا [illegible] ظاہر کر دیا

اور صاف صاف لکھ دیا کہ اجماع اہلبیت معتبر نہیں اور جناب سیدہ علیہا کو کہ مورد آیۂ تطہیر
اور محفوظ از ذنوب ہے عند الفریقین ہیں بمقابلہ ابو بکر خاکروب درگاہ رسالت خاطی ٹھہرایا
چنانچہ عبد العلی متعصب نے جسے اہلسنت نے بحر العلوم کا خطاب دیا ہے اپنی کتاب شرح
مسلم الثبوت میں اسکی تصریح کردی ہے پس یہ امور قرائن ہیں اسکے کہ خیر آئمہ تھا
جلانے والوں نے یہ لفظ مٹا دیا کہ اسکے رہنے سے بڑا حرج شدید خلافت خلفا میں
ہوتا اور اسی وجہ سے اجماع اہلبیت کو حجت نہیں قرار دیا لیکن بمفاد الحق یعلو ولا یعلی
اب بھی بدلے لفظ آئمہ کے جو لفظ امتہ ہے اوس سے بھی خلافت متغلبہ کی اور خوش
اعمالی انکی ظاہر ہوئی فتاوائے قاضی خان کو دیکھئے کہ خیانت اپنے مرشدونکی ظاہر
کرتا ہے اور لکھتا ہے کہ پیشاب سے اور [illegible] پر قرآن مجید کا لکھنا جائز ہے اور لا یمسہ
الا المطہرون کا شائبہ تک باقی نہیں رہا واہ ری خیر امت واہ ری خیر امت اس صورت
میں اہل انصاف داد دیں کہ خلفاء اہلسنت بہترین امت کیونکر ہوئے بہترین امت
وہ ہے آئمہ علیہم السلام ہیں کہ اوامر و نواہی حق تعالیٰ کو جانتے تھے اور لوگ اون
حضرات سے ہدایت پاتے تھے آپ کے خلفا کے بھی بکثر ہدایت فرمائی اور لولا علی لہلک
عمر بالشان خلافت نشان پر اکثر جاری ہوا ہے شیخ عبد الحق دہلوی نے لکھا ہے کہ خلیفہ
ثانی ستونکے کھڑے ہو کر پیشاب کیا کرتے تھے باوجودیکہ پیغمبر خدا صلعم نے اونکو اس
فعل سے منع فرمایا تھا عبارت شیخ عبد الحق دہلوی بجنسہ یہ ہے بول کردن ایستادہ
یا از [illegible] عادت جاہلیت بودہ یا بجہت عذریکہ اورا عارض شدہ بود و در عذر
جیسے دیگر گفتہ اند کہ وے گفتہ است دہ بول کردن نگاہدارندہ تر است دبر را
[illegible] و اعلتی عارض بودکہ بدان ملاحظہ داشت کہ چیزے از طرف
[illegible] بیرون آید [illegible] ہتی کہ بعد ازین حضرت رسول صلعم عمر را چنانچہ در حدیث
[illegible] بول قائما انتہے کیوں صاحب خیر امتہ ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں

جیسے اسطرح کے افعال رکیکہ و اعمال فضیحہ صادر ہوویں کہ جو ممنوع شرعی ہون تامرون
بالمعروف وتنہون عن المنکر ان پر کیونکر صادق آویگا اور براءت اعذار منفرہ سے
کہ لوازم خاصان خدا سے ہے کیونکر ہو گئے اور انہین ثانی کے حال پر حال اول و
ثالث قیاس کر لیجئے کہ ثانی علاوسط درمیان اول و ثالث کے ہین اور بنائے
نتیجہ انہین کے حذف و اسقاط پر ہے ۔ قیاس کن زگلستان من بہار مرا

صفحہ ۵۱ کتاب آیات بینات ۔ زیر دوسری آیت انشا اور صدقنا سچ ہے اور بالکل
سچ ہے جنکی شان مین یہ آیت محکم ہے اور ایسے وعدہ پکا اور مستحکم ہے اور وہ قطعی جنتی
ہین مگر مولانا ہان ابوبکر اور عمر اور عثمان کیا اور بھی بہت سے اس آیت مین داخل
نہین ہین ہم کہتے ہین اور پکار پکار کہتے ہین کہ یہ لوگ اس آیت مین داخل نہین ہین علماء
رضوان اللہ علیہم نے جو فرمایا اور جو آپ نے سنا وہ عالمانہ تقریر اور اپنے محل و
موقع پر مستطیر ہے مگر مین جو انکار کرتا ہون تو اپنے انکار کی بجلی آپکے خرمن تقریر پر
گراتا ہون لیجئے اور گوش دل کھولئے عمامہ سر سے پھینکیے یہ ساری تقریر اور تحریر ہمارے
آگے ہے یا خدا کے آگے ۔ خدا نے تو یہ وعدہ قطعی کیا اور ہم کہتے ہین کہ عمر و زید خالد
جیسی بیعت رضوان مین موجود تھے اور سب اپنے کو اوس وعدہ مین داخل سمجھتے تھے
مگر کیا قیامت کے روز جب حساب ہوگا اور آپکی ابوبکر اور عمر اور عثمان کو وارنٹ سزا
سنایا جائیگا تو اس آیت کو وہ حجت مین پیش کرینگے کہا یکا تو ہمسے وعدہ قطعی جنت
ہونیکا کر چکا ہے اگر کرین تو دلیری روز جسارت ۔ ذرا صبر کیجئے اور قرآن مجید ہے
مین پڑھیے بارہوین سپارہ کے ربع کے بعد ونادی نوح ربہ ای نوح نے پروردگار
سے پس کہا نوح نے اے میرے پروردگار بدرستیکہ بیٹا میرا اہل میرے سے ہے
اور بدرستیکہ وعدہ تیرا راست ہے اور تو بہتر حکم کرنیوالونکا ہے ۔ کہا خدا نے
اے نوح بدرستیکہ وہ نہین ہے اہل تیرے سے بدرستیکہ اوسکا عمل ہے غیر صالح سوا اگر تو

مجھسے وہ چیز کہ نہین ہے واسطے تیرے ساتھ اوسکے علم بدرستیکہ مین نصیحت کرتا ہون کہ ہو تو جاہلو نسے کہا نوح نے کہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے یہ کہ سوال کرون مین تجھسے اوس چیز کا کہ ہو واسطے میرے علم اوسکا اور نہ بخشیگا تو مجھکو اور نہ رحم کرے مجہ پر ہونگا مین زیان کارون سے ۔ اب سمجھ لیجیے کہ ابو بکر اور عمر اور عثمان اور ساری جماعت آپکی عرصہ قیامت مین چلا چلا کے اس آیت کا حوالہ دے اور آپ ہائے ہائے کرین اور اپنی ٹوپیے مبارک زمین پر دے مارین تو کیا ہوگا یہ حکم ہوگا کہ تم اس آیت مین داخل نہین ہو دور دور ہو اب بھی نہ سمجھیے تو آپکو اختیار ہے اور زیادہ اس سے منظور ہو تو جو بعد کتاب باری آپکی ہان صحیح بخاری ہے اوسمین حدیث اصیحابی کو دیکھ لیجیے کہ آن حضرت بروز قیامت درگاہ باری مین اوسکے بارہ مین فرماوینگے اور حکم خدا ہوگا کہ یہ اہل بدعت سے ہین

صفحہ ۱۶ اکتیسری آیت

لاریب و بلا شک مہاجرین اور انصار سے حق تعالی نے اپنی رضامندی ظاہر فرمائے مگر ساتھ ہی اسکے کہ گو اونسے وعدہ ہوا کہ وہ جنتی ہونگے حق تعالی نے اونکو خلعت عصمت کا نہین دیا اور اون سبکو رجس اور ذنبیات سے پاک نہین کر دیا اور جب اون سے صدور گناہ اور جرم کی توقع تا مرگ باقی ہے تو کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایسے وعدہ قطعی کی وجہ سے اونمین جو دایم الخمر اور غاصب اور ظالم اور قاتل ہوگی ہون بعض وہ بھی بہشتی قرار پاسکین حقیقت مین اس آیہ طیبہ سے وہ ہی مہاجر اور انصار افادہ اوٹھا سکتے ہیں جو مرتے دم تک اپنے صداقت پر قایم رہے اور تا وقتیکہ شیخین چاہو بڑے میان ہون چاہے منجھلے صاحب یا چھوٹے کی نسبت ثابت نہ کیا جاے کہ وہ اپنی صداقت پر راسخ رہے اس آیت کی تلاوت بیکار ہے ۔ رہا یہ کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت جو پیش کی گئی ہے سو زبان قلم کاغذ جب ہاتھہ مین ہے تو جو چاہی لکھا جائے

اور دل

اوسدل خوش کر لیا جاوے ہم پکار پکار کھہ سکتے ہین کہ جیسا لکھا گیا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ہرگز نہین فرمایا نہ کوئی شیعون کے فضول کتاب ہے نہ کوئی اوسکا مصنف شیعہ ہے اب ناظرین کتاب جو اہل سنت سے ہون وہ باواز بلند فرمائین کہ لعنت اللہ علی الکاذبین اور ہم کہین بیش باد اس سے زیادہ اور توثیق اپنی ہم کیا کرین اور تکذیب کا وجہ لئے اور کیا دو ہو سکتی تھی اے اس کتاب کے پڑھنے والو اور سننے والو انصاف کا خون نکرو اور سچ کہو کہ تم دعا واسطے مغفرت اپنے بھائیون اور دوستون کی کرتے ہو یا نہین اگر کرتے ہو تو کیا تمہاری مراد اور منشا یہ ہوتا ہے کہ تمہارے بھائیون اور دوستون مین مثل مولوی صفدر علی اور مولوی عماد الدین کے کہ جو عیسائی ہو گئے وہ بھی بخشے جائین حاشا ثم حاشا یہ مراد تمہاری نہو گی مگر یہ ہی تم کھہ سکتے ہو کہ قبل اونکے اچھہائے ہوینگی تمہاری دعائین وہ شامل نہ تھے اگر نہین کھہ سکتے تو برائے خدا آپ ہی اس آیت کے منشا مین جسکو شامل اور جسکو خارج کر سکتے ہو داخل خارج کر لو۔

صفحہ ۱ چوتھی آیت

شیعہ تو ہزار جان سے توثیق اس آیت کثیر المنفعت کی کرتے ہین اور جو وعدہ جناب باری نے فرمایا سو زبان سے اوسکا اقرار اور اوسپر یقین کرتے ہین مگر یہ تو دیکھنے والے دیکھین کہ سب بیعت رضوان کرنیوالے اوس آیت مین شامل ہین ظاہر ہی کہ نہین بلکہ صاف ہے کہ اون بیعت کرنیوالون مین سے جو مومن ہین اونسے خدا راضی ہوا اور پھر وہ رضامندی بھی ایسی نہین ہے کہ حق تعالی کو مجبور کر دے ہان جو حقتعالی کے مجبور ہونے کا قائل ہو سکے وہ ہی یہ کہیگا کہ جنکے حق مین وہ آیت صادر ہوی اور بروقت صدور آیت عدم مومنیت بھی اونکے ثابت تھی وہ سب تحت مین اس آیت کے داخل ہین اور چاہو سو گناہ اونہون نے کئے ہون یعنے جان بوجھ کے مومن کو قتل کیا ہو اور اوسکے لیئے خدا نے فرمایا ہو کہ قاتل مومن کے سزا ابدالآباد دوزخ ہے مگر خدا چونکہ

لکھ چکا کہ مین اوسی سے راضی ہو چکا تو اب ناراض نہین ہو سکتا اور جہنم کو نہین بہجوا سکتا یہ ہم کیونکر کہین اور خدا کو مجبور سمجھین ہم تو عدل اور احسان کے واسطہ مخلوق ہوے اور علم غیب سے عاری ہین پس جسکو ہم عدالت کے رو سے گنہگار پائینگے اوسکو بے گناہ نہین کہہ سکتے اور گنہگار کے نسبت ضرور اعتقاد کرینگے کہ وہ اپنے کیے کی سزا پائیگا اور اپنی بیزاری ظاہر کرینگے اور لاریب ہم یقین کرینگے کہ وہ اپنے کیفر کردار کو پہونچے گا پھر ہم کیونکر جب دیکھتے ہون کہ عبد الرحمن بن عدیس البلوی المصری نے تحت شجر بیعت کی تھی اور چھوٹے خلیفہ کو قتل کیا اور ابو الغادیہ بھی بیعت رضوان مین داخل تھا مگر اوسنے عمار بن یاسر کو شہید کیا اور مغیرہ بن شعبہ جو آخر کو برادر معاویہ اور یزید کا چچا تسلیم ہوا شریک شہادت جناب امام حسین علیہ السلام رہا تو چاہو جو اعتقاد ہمارا چھوٹے خلیفہ جی کے بابت ہو مگر نہ کہہ سکینگے کہ حق تعالی عیوض قتل اوسنے نہ لیگا اور ان قاتلون کو کھڑا بہشت مین بھیجدیگا بشاید ناظرین کتاب مین سے کوئی بھی ایسی ہٹ دھرمی نکریگا اور جبکہ ایسا نہو گا تو چاہو اونکے انصاف مین بڑے اور منجھلے اور چھوٹے خلیفہ بے گناہ ہون مگر ہمکو عدل و انصاف کرنے مین برا نہ کہینگے اور معذور سمجھینگے

صفحہ ۲ متعلق فقرہ

نہ امام صاحب کا کچھ نشان ملتا ہے اسکے بابت ہمکو کچھ کہنے اور لکھنے کی ضرورت نہین اس فرضی ماننے کا جواب قیامت کے روز یا قبر مین خود مصنف کو انشاء اللہ دینا پڑیگا

صفحہ ۲۵ پانچوین آیت

ایہا الناظرین ذرہ غور فرماے کہ اس آیت مقدس مین شان رحمت الرحم الراحمین ہے اور کسی طرح کی فضیلت کسی صحابی کے پائی جاتی ہے مین تو نہین سمجھتا کہ کوئی بھی جماعت اہل سنت سے اس آیت عتاب مین منجھلے یا بڑے خلیفہ جی کو داخل کرے

بلکہ

بلکہ خلاف اوسکے مجھے یقین ہے کہ اگر کوئی شیعہ اس آیت مین بڑے یا مجہلے خلیفہ جی کو داخل کرتا تو حضرات اہل سنت گلا پھاڑ پھاڑ چلاتے اور انکار کرتے مگر مصنف کتاب نے جو براہ انصاف اپنے ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کو وجہ نزول اس آیت کا قرار دیدیا تو چشم ما روشن دل ما شاد حقیقت مین آیت یہ ہے تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الاخرت واللہ عزیز حکیم — لولا کتاب من اللہ سبق لمسکم فیما اخذتم عذاب عظیم یعنے اے اصحاب رسول تم لوگ مال دنیا کے طالب ہوا اور خدا ثواب اخرت چاہتا ہے اور وہ عزیز اور حکیم ہے اور اگر پیشتر سے نوشتہ خدا نہ گذرا ہوتا تو تمکو پہنچتا اوس چیز مین کہ تمنے عذاب عظیم لیا اب دیکھنے والے دیکھین کہ یہ آیت تو صاف وصریح اون لوگون کے حق مین ہے جو اسیران بدر سے بنظر جلب منفعت دنیوی اور اغراض ذاتی خواہشمند تھے کہ ڈانڈ لیا جاے تاکہ وہ دنیا مین گلچھرے اوڑائین — مگر مصنف صاحب خواہ مخواہ بڑے خلیفہ جی کو اس آیت مین داخل کرتے ہین اور اونہین کو اون اصحاب کا جنھون نے حطام دنیوی کی راہ سے فدیہ لینا تجویز کیا تھا سرغنہ ٹہراتے ہین تو ارباب دانش اور اصحاب بینش محاکمہ کرین کہ اس آیت سے ابوبکر کے صداقت نکلتے ہے یا نہین اور نسبت مجہلے خلیفہ جی کے جو مولوی مہدی علی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اونہون نے اسیران بدر کی گردن مارنے کی رائے دی تھی الا جناب رسول خدا صلعم نے قبول نفرمایا اسکا بھی حضرات ناظرین انصاف کرین کہ جب فاروق کے صلاح مردود ہو تو اونکی بزرگی کہانتک ثابت ہوئی — افسوس ہزار افسوس کہ اپنے صدیق کی بزرگی ثابت کرنے مین یہانتک بظاہر مولوی مہدی علیصاحب کو اہتمام ہوا ہے کہ اونہون نے اس آیت کو قران سے اسواسطہ ڈہونڈہ کر جھنڈی پر چڑہایا ہے کہ غیر مسلمانونکو موقع طعن کا جناب رسول خدا پر ہے اسواسطہ کہ بیضاوی نے اس آیت مین جناب رسول خدا کو داخل کیے [illegible]

کہ جناب رسولخدا نے برخلاف مرضی حق تعالی جو فدیہ اسیران بدر سے لیا تو حق تعالی ناخوش ہوا اور جناب رسولخدا روے اسواسطہ کہ حضرت سے خطا اجتہادی واقع ہوئی تہی نعوذ باللہ منہ الکہ سچ ہی ہے فکر ہر کس بقدر ہمت اوست جب جناب مولوی مہدی علی صاحب نے اسی غرض سے اس آیت کا ذکر فرمایا ہے تو اندیشہ ہے کہ عیسائی اور موسائی اور منکرین رسالت کو موقع گرفت کا ہو کہ اگر فدیہ لینا حق تعالی کو پسند نہ تہا تو جناب رسولخدا صلعم نے کیون فدیہ لینے دیا اور کسواسطہ ابوبکر کے مشورہ پر عمل نہ ہونے دیا سو واضح رہے کہ فدیہ لینے کے بابت حق تعالی کا حکم تہا کہ جب کفار ضعیف ہون اور عاجز آئین تب اونسے فدیہ لیا جائے اور ہرگز فدیہ لینا ممنوع نہ تہا نہ صریحی یہ ہی حکم تہا کہ جو اسیر آوین اونکے گردن مارے جائے غرض کہ مرضی خداوند جبار اور قہار کے یہ تہی درحالیکہ کفار کمزور ہوجائین تو اونسے فدیہ لیا جائے یا قتل کیے جائین غرض کہ جو سزا دی جائے اوسمین شائبہ غرض دنیا ہو جیسا کہ دنیا کے انتظام مین بہی مثال موجود ہے کہ بالفعل قانون مین اکثر جرائم کی سزا قید اور جرمانہ ہے الا سزا جرمانہ کے اس راہ سے نہین ہے کہ خزانہ بادشاہی اوس سے بہر جائے بلکہ اس نظر سے سزا جرمانہ کی رکہی گئی ہے کہ قید کی سزا تو مجرم کی ذات سے متعلق ہوتی ہے اور سزا جرمانہ کا اثر مجرم کے سارے متوسلون اور واجب النفقہ تک پہونچتا ہے اور اوسکے گہر کا گہر مفلس ہو جاتا ہے پس اگر کوئی حاکم قانون مین جرمانہ کی سزا دیکہ کر خزانہ بہرنے کی نیت سے جرمانہ کرنا شروع کرے تو وہ ضرور تخت شاہی سے تودہ تیر ملامت ہوگا لیکن جو حاکم مواقع مناسب پر سزا و حکم جرمانہ کا صادر کریگا وہ ممدوح ہوگا پس آیت کا مضمون صریح اون لوگون کے حق مین ہے جو فدیہ لینا دنیا کے واسطہ چاہتے تہے

[illegible]

اونکے پیشوا ابوبکر ہون مگر جناب رسولخدا نے ابوبکر کی صلاح سے فدیہ لینے کا حکم دیا ہو اسکے ہم قائل نہین جناب رسولخدا نے جو فدیہ لینے کا حکم دیا وہ موافق حق تعالی کے تہا اور سزا نہ تہا پس جو امر موافق مرضی حق تعالی تہا اوسمین خفگی کیونکر ممکن ہے مگر بعض ناعاقبت اندیشون نے زبان سے یہ نکالا تہا اور دل اونکے اونہین کی زبانون سے موافق تہے کہ حضرت رسولخدا کے چچا عباس اور بہائی عقیل کے جان بچ جاے اور اسمین رسول خدا ایسے صلاح کارون سے خوش ہونگے لہذا اونکے گوشمالی کیواسطے آیت عتاب نازل ہوی اسواسطے کہ جناب رسول خدا صلعم کا عندیہ ہرگز ہو نہین سکتا تہا کہ عباس اور عقیل انجام تک کافر رہین اور فدیہ لیکر اپنے جان بچائین اور رسولخدا خوش ہون جناب رسولخدا کو بوجہ علم کان مایکون معلوم تہا کہ حضرت عباس اور عقیل کیسے مسلمان ہونگے اور اونسے کیا کام نکلینگے اور اونسے یا اسیران بدر سے فدیہ لینا سزا ہے اور اوس سزا کی دینی مین نہ ثواب آخرت ہے نہ فائدہ دنیا پس جسنے یہ سمجہا کہ جناب رسول خدا نے خطا کی اوسنے خود خطا کی اور کوئی چاہو عیسائی ہو یا موسائی یا کیسا ہی منکر رسالت ہو ہرگز نہ یہ سمجہیگا کہ رسولخدا نے خطا کی مگر بہلا مانس بیضاوی ——

بہی اسیران بدر مین تہی لہذا کل اسیران بدر

متعلق صفحہ ۳۰

ساتوین آیت

صاحبان انصاف ملاحظہ فرمائے کہ جسکی تمہیدات ۳۰ صفحہ مین لکہی گئین وہ آب پیش ہوئی ہے اور یہی بڑی دولت خزانہ عامرہ اہل سنت مین ہے اور جو کچہ کمائی ہمارے خلیفہ جی کے ہے وہ یہی ہے اس مقام پر ہم اور کچہ نہین کہتے بلکہ علماء اہل سنت جماعت نے (ملاحظہ ہو قرآن المجید مترجم مطبوعہ مطبع محمد ممتاز علی مطبع مجتبائی

جس مین ترجمہ اردو شاہ رفیع الدین صاحب کا و فارسے موسومہ بہ فتح الرحمن ہے
اور حاشیہ پر تفسیر شاہ عبد القادرؒ نے جو اس آیت کا ترجمہ کیا ہے اوسیکو
ہم آپ کے روبرو پیش کرتے ہیں اور داد خواہ ہین کہ مصنف کتاب کے ترجمہ سے
ملائے اور عیاری اور چالاکی کی داؤ دیکھیے اور غور فرمایئے کہ جب معنے کلام اللہ
مین مصنف کا یہ تصرف ہے تو آیندہ کو کہان تک امید راستی سے ہو سکتی ہے

یا ایھا الذین امنوا الی اخرہ

ای مسلمانان چیست شمارا کہ چون بشما گفتہ میشود برون آیید در راہ خدا گران شدہ
اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا ہے واسطے تمہارے جسوقت کہ کہا جاتا ہے کہ نکلو بیچ راہ اللہ کی بوجھل ہو جاتے ہو
پس بسکید بسوی زمین یا رضا مند شدید بزندگانی دنیا عوض آخرت پس
بیچ زمین کے کیا راضی ہو تم ساتھ زندگانی دنیا کے آخرت سے پس
نیست متاع زندگانی دنیا در برابر آخرت مگر اندکے اگر بیرون نہ آیید
نہین فائدہ زندگانی دنیا کا بیچ آخرت کے مگر تھوڑا اگر نہ نکلو گے
عذاب کند عذابے دردہندہ و بدل شما گیرد قومے را بجز شما و ہیچ زیان
عذاب کریگا تمکو عذاب درد دینے والا اور بدل لاویگا قوم سوا تمہارے کے اور نہ ضرر
نرسانید خدا را و خدا بر ہمہ چیز توانا است اگر نصرت نہ دہید پیغامبر را
کروگے اوسکو کچھ اور اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے اگر مدد کروگے تم اوسکو
چہ باک ہر آئینہ نصرت دادہ است اورا خدا تعالی آنگاہ کہ بیرون کردندش
پس تحقیق مدد دی ہے اوسکو اللہ نے جسوقت نکال دیا تھا اوسکو
کافران دوم دو کس آنگاہ کہ این دو کس در غار بودند آنگاہ کہ میگفت
ان لوگون نے کہ کافر ہوئے دوسرا دو مین کا جسوقت کہ وہ دونو بیچ غار کے تھے جسوقت کہ کہتا تھا
یار خود را اندوہ مخور ہر آئینہ خدا با ماست پس فرو فرستاد خدا تسکین خود را

[illegible]

۴

واسطے رفیق اپنے کے مت غم کہا تحقیق اللہ ساتھ ہمارے ہے پس اوتارے اللہ نے تسکین اپنی ہر پیغامبر و قوت واد شن بہ لشکر ہائے کہ ندید آن او فرو تر ساخت سخن اوپر اوسکے اور قوت دی اوسکو ساتھ لشکروں کے کہ نہ دیکھا تہا تمنے اونکو اور کی بات کافران را و سخن خدا ہمو ست بلند و خدا غالب درست کار است اون لوگون کے کہ کافر ہوے نیچے اور بات اللہ کے وہ ہی ہے بلند اور اللہ غالب ہے با حکمت فقط

اب صاحبان دیکھہ لین بدو لنکال سکتے کچھ ہین ایک لفظ بہی کہون کہ ابوبکر صدیق کی خدا نے کیا تعریف کی اور فضیلت دی تسکین حق تعالی کی بہنیا ابھی ہو سکتی ہین اور مولوی صاحب مصنف کتاب کے اسانی کو کلا

متعلق بہ صفحہ ۱۳۲ اصل کتاب

دربارہ بیان صدیق اکبر کے فضائل کے

کیون صاحبان ناظرین اور سامعین مصنف کتاب کا یہ ہے دعوی تہا کہ وہ مین مانی بزرگیان بڑے خلیفہ جی کے ثابت کرینگے یا یہ ادعا تہا کہ وہ آیات بینات سے فضائل کو دو پہر کا آفتاب کر دکہلا دینگے اب آپ انصاف فرماوین کہ جو دس فضیلت مصنف نے لکہین وہ سب اونکی بنائے ہین یا آیت سے نکلتے ہین غور فرمائے کہ اسکا کیا ثبوت آیت سے ہوتا ہے کہ خلیفہ جی بموجب حکم حق تعالی جناب رسول خدا کے ساتھ تشریف لیے گئے تہے رہی قیاس سوتا وقتیکہ اونکے لئے کوئی بنا مستحکم نہو ہرگز وہ مقبول طبایع عام نہین ہو سکتے اگر یہ سمجہا جائے کہ جناب رسول خدا کے جملہ افعال کے بنا حق تعالی کے حکم پر تہے تو معاذ اللہ بے حمیرا کو ناچ جو بموجب روایات اہل سنت کے رسول خدا نے دکہلایا وہ بہی بموجب حکم خدا تہا سیدہی سی بات ہے کہ جناب رسول خدا جب مکہ سے روانہ ہوتے تہے تو ابوبکر مل گئے اور جناب رسول خدا کے ساتھ ہو گئے تو اسمین کیا بزرگی پیدا ہوتی ہے اگر مین ایک مقام کو جاتا ہون اور دوسرا میرا نوکر یا مطیع یا دوست ساتھ ہو جائے اور بعد اوسکے کوئی مصیبت مجہہ

ہمارے ساتھ ہے
پہر اللہ
نے اوتاری
اپنی طرف
سے تسکین
اوس پر
اور قوت دی
اوسکو
ایسی فوجون سے کہ تمنے
نہین دیکہا
اور نیچی ڈالی
بات کافرون
کی اور اللہ کی
بات ہمیشہ
اوپر ہی اور
اللہ زبردست ہی
حکمت والا
۱۲۱۲ ۱۲ ۱۲

پکڑ جاے اور وہ دوست میرا میرے ساتھ رہے اور میری مصیبت پر متالم اور متاسف ہو تو اوسکو کیا ایسی بزرگی ہو جاے گی وہ بھی مثل میرے یا میرے قریب قریب ہو جاے ہاں مین اوسکا شکر گذار اور ممنون ہونگا یہ تو اچھی طرح ظاہر ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے بموجب حکم خدا ہجرت کی تھی اور جناب رسولخدا شر کفار سے محفوظ تھے اور اسکا اندیشہ نہ تھا کہ آپ کو گزند پہنچیگا رہا یہ کہ خلیفہ جی کو اسپر اطمینان نہ تھا اور وہ جانتے تھے کہ شاید جناب رسولخدا کو گزند پہنچے تو ساتھہ ہی اسکے یہ تو جانتے تھے کہ اونکو کوئی گزند نہ پہنچیگا اور اونکو کوئی نہ مار ڈالیگا اسواسطے کہ کفار کو تو صرف ذات جناب رسولخدا سے عداوت تھی اگر کوئی یہ کہے کہ نہیں ضرور اگر ابو بکر کفار کے ہاتھہ آتے تو مار ڈالے جاتے مین کہتا ہون کہ ہرگز نہین چنانچہ جناب علی مرتضے صلواۃ اللہ علیہ فرش خواب جناب رسولخدا پر سوئے تھے پس حضرت کو اوسوقت تک تو اندیشہ تھا کہ کفار فرش خواب پر رسولخدا کو سمجھہ کر وار کرتے اور حضرت کو دہوکے مین گزند پہنچنا ممکن تھا مگر جبکہ صبح کفار کو معلوم ہو گیا کہ جناب رسولخدا بستر پر نہین ہین بلکہ حضرت علی ہین تو کفار حضرت علی سے مزاحم نہین ہوئے حالانکہ حضرت علی تو بھائی جناب رسولخدا کے تھے اور گزند پہنچنے مین ابو بکر سے زیادہ احق ہو سکتے تھے جبکہ کفار نے اونسے قطع نظر کی تو پہر خلیفہ جی تو مامون ہی تھے اگر یہ کوئی کہے کہ حضرت علی کے دبدبہ و سطوت سے کفار کو جرات نہوئی تو چشم ما روشن وہ ابو بکر کو بیٹر اور بکری قرار دین اور اونپر کفار کا ہاتھہ اوٹھنا جایز سمجہین دوسرے فضیلت بہی ایسی کیا ہے کہان آیت مین مرقوم ہے کہ پیغمبر خدا پر خلیفہ جی عاشق تھے یا کہ جناب رسولخدا اونپر عاشق تھے بالغرض یہ بہی ہو کہ جناب رسول خدا نے ابو بکر کو

ساتھہ بھی لیا تو یہ کیونکر کوئی اہل عقل قبول کرسکتا ہے کہ حضرت رسولخدا کو اونکی محبت اور عشق کامل پر یقین ہوتا تو ساتھہ نہ لیتے میرے جو دوست ہین مین کیا اونسے چشم یاری نہین کرتا یا معتبر نہین سمجھتا دوست تو دوست ایک نائی کے استرے کے نیچے بے سمجھے بوجھے صرف بھروسہ پر گلا رکھہ دیتے ہین پس وہ تو آخر خلیفہ جی تھے اونپر اگر رسولخدا نے بھروسہ کیا تو کیا بعید تھا مین تو نہین کہہ سکتا کہ نائی کے نسبت کوئی کہیگا کہ مین اوسکے عشق پر یقین کرتا تھا اگر ناظرین فی انصاف اور تاریخون سے قطع نظر کرین اور غدر ۱۸۵۷ء ہندوستان کی تاریخ اوٹھا کے پڑہین تو بہت سے لوگونکا نشان پائینگے کہ اونپر بھروسہ کیا گیا اور اوسکا نتیجہ کیا ہوا اگر تلاش کے وقت ہو تو جہانسی کا واقعہ پڑہین کہ میجر اسکین صاحب نے ایک چپراسی کو جو للعہ مشاہرہ پاتا تھا لـ مشاہرہ کا نوکر بنایا اور سلطانپور اودہ کے واقعہ کو دیکھین کہ اسیطرح کرنل گولڈنے صاحب کا ایک نوکر تھا اور اوسکو ذرہ سے آفتاب اونہون نے بنایا تھا اور دونون نے اون پر بھروسہ کیا مگر انجام کو اون سفاکون نے کیا کیا دنیا مین بھروسہ پر سارے کام ہوتے ہین لیکن بھروسہ کرنے سے عشق کا ثبوت نہین ہوتا نہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ بھروسہ ایسا ہی تھا کہ اوسکا نتیجہ اچھا ہی ہوگا نہ ہو سکتا کہ جب ایک دفعہ بھروسہ ہوا پھر خلاف بھروسے کے اوس سے کوئی فعل سرزد نہوگا تیسرے اور چوتھے فضیلت کا بھی آیت مین نشان نہین ہے بلکہ حق رفاقت کا ادا کرنا بڑے خلیفہ جی کا یہ ثابت ہے کہ وہ روتے اور مضطرب حال تھے اور اوسی پر شیخ سعدی کو اس شعر کا مضمون سوجھا ہے ؎ تراگر بود دانا یار غار ❊ ازان بہ کہ جاہل بود غمگسار ❊ نہ اسکا آیت مین نشان ہے کہ ابوبکر کو اور اونکے ساتھیون سے جناب رسولخدا نے منتخب کیا تھا نہ پانچوین فضیلت کا ثبوت آیت مین ہے کہ حق تعالی کو خدمت ابوبکر کے پسند آئی تھی اگر کچھ بات بن سکتی ہے تو یہ کہ حق تعالی نے فرمایا کہ اوسوقت مین کہ ضرورت رفاقت

اور مدد دہی کی تھی کوئی معاون رسول خدا کا نہین ہوا مگر ایک سو وہ بھی مضطرب اور بیقرار ہوا تھا مگر حق تعالی نے اوسکے اضطرار کو رفع کیا اور تسکین بخشی پس وہ تسکین اسواسطہ تھی کہ وہ مارے ڈر کے بیچارہ مرنجائے اور اوسکے جزع اور فزع کفار نہ سن لین حالانکہ ترجمہ آیت سے جو خود سنیون نے کیا ہی یہ مطلب پیدا نہین ہے مگر بقول مولوی مہدیعلی صاحب کے اگر ہم مان لین کہ نہین نہین ضرور ابو بکر کی وہ خدمت حق تعالی کو پسند آئی تو بھی نتیجہ اوسکا کیا ہے ہم اپنی ماتحت اور متبعین کے خدمات سے راضی ہوتے ہین اور اونکی تحسین کرتے ہین مگر جب وہ ہی نکمہ کام کرتے ہین تو اوسنے ناراض ہوتے ہین ایکمرتبہ اچھے کام کرنے پر ہمارا تحسین کرنا ہمکو عمر بھر کے لیئے پابند نہین کرتا کہ اونکے برے کردار پر نفرین نہ کرسکین کیون صاحبو ثانی اثنین سے یہ مراد ہے کہ رسول خدا ایک اور ابو بکر دو مناصب دینے کے واسطہ ہین آپ ہی اسکا بھی انصاف کرین کہ اگر اوسیطرح جسطرح حق تعالی رسول خدا کا حافظ تھا ابو بکر کا بھی ہوا تو اوس سے کیا ابو بکر کا اتقا اور محسن ہونا ثابت ہو جائیگا ذرہ سوچیئے کہ اگر مین خدانخواستہ ایک مصیبت مین گھر جاؤن اور کسی مقام سے بھاگون اور ایک میرا نوکر میرے ساتھ ہو جاے اور مین ایک بادشاہ کے یہان پناہ گزین ہون اور میرے ساتھ وہ نوکر بھی ہو تو بادشاہ جیسے میرے رعایت کریگا میرے وجہ سے میرے اوس نوکر سے نہ کریگا اور علاوہ رعایت کے وہ بادشاہ اوس نوکر کے حسن خدمت کے آفرین کرے تو اوس سے یہ لازم آجاے گا کہ وہ دوست یا نوکر جو میرے ساتھ بھاگا اور میرے ساتھ پناہ گزین ہوا تہا وہ مثل میرے ایک دوسرا ہو گیا کیا اصحاب کہف کے ساتھ جو کتا بھاگا تو وہ مثل اصحاب کہف کے ہو گیا وہ بھی تو عدد مین اوسکا ساتھی ہے۔ ساتوین فضیلت کے نسبت غور ہو

یہ کون شیعہ کہتا ہے کہ ابو بکر صحابیت سے خارج تھے وہ بالضرور اصحاب رسول خدا تھے اور رسول خدا کے سسر تھے مگر انکار یہ ہے کہ وہ اچھے اصحاب نہ تھے اور آٹھوین نوین فضیلت کے بابت جو اوپر بیان ہوا ہے لحاظ فرمایا جاے الفاظ لا تحزن ان اللہ معنا کے معنے صرف اسیقدر ہین نہ گھبراؤ اللہ ہمارے ساتھ ہے مصنف کو اختیار ہے کہ اسکی بنیاد پر چاہے بالو کی دیوار اوٹھاے یا تیہر سکے مگر مصنف نے بالو کی دیوار اختیار کی جسکو یہ کہکر کہ رسولخدا کی ساتھ ابو بکر گئے تھے اور غار مین داخل ہونیکے بعد جب دشمن آ پہنچے تو میان ابو بکر لگے گھبرانے اور چلانے اور بلبلانے تو رسولخدا نے فرمایا کہ مردے آدمی کیون گھبراے جاتے ہو خدا ہمارے ساتھ ہے جسطرح ہم شر اشرار سے محفوظ رہینگے تم بھی بچ جاؤگے ایک ٹلو کرین کوئی بھی گرا دے گا ایک سیدھی بات کو مصنف گھما گھما کے جو جی مین آیا ہے لکھتا گیا یہ نہین سوچا کہ اگر خدا پر بھروسہ بڑے خلیفہ جی کو ہوتا تو رسول خدا کو اسکے کہنے کی نوبت ہی کیون آتے اور وہ مارے ڈر کے ادہ مری ہے کیون ہو جاتے۔ اے حضرات ناظرین اور سامعین انصاف کیجیے کہ مصنف نے جو نوین فضیلت بڑے خلیفہ جی کو دی ہے اوسکی حقیقت اور اصل کیا ہے آیا صرف اسیقدر ہے کہ ابو بکر رونے اور غل مچانے نہ پائین اوسوقت کے لیئے وہ تسلی اونکے قلب پر نازل کی گئی یا ابد الآباد کو اور یہ تسلی اونکے لیئے ایسے دلاے گئے کہ وہ قتل کرین مال غضب کرین جو چاہین کرین مگر یہ آیت اونکی سپر ہو گئے۔ دسوین فضیلت پر بھی غور ہاین اوسکے بابت کیا کہون وہ تو سارے مصنف سے گھڑت ہے خدارا انصاف ہو کہ اس آیت سے خلیفہ جی کی نیرنگی کیا ثابت ہو سکتی ہی آیا صرف اسیقدر نہ کہ وہ نازک وقت مین رسول خدا کے ساتھ

اور مدد دہی کی تھی کوئی معاون رسول خدا کا نہین ہوا مگر ایک سو وہ بھی مضطرب اور بیقرار ہوا تھا مگر حق تعالی نے اوسکے اضطرار کو رفع کیا اور تسکین بخشی پس وہ تسکین اسواسطہ تھی کہ وہ مارے ڈر کے بیچارہ مر نجائے اور اوسکے جزع اور فزع کفار نہ سن لین حالانکہ ترجمہ آیت سے جو خود سنیون نے کیا ہی یہ مطلب پیدا نہین ہے مگر بقول مولوی محمد یعلیصاحب کے اگر ہم مان لین کہ نہین نہین ضرور ابو بکر کی وہ خدمت حق تعالی کو پسند آئی تو بھی نتیجہ اوسکا کیا ہے ہم اپنی ماتحت اور متبعین کے خدمات سے راضی ہوتے ہین اور اونکی تحسین کرتے ہین مگر جب وہ ہی نکمہ کام کرتے ہین تو اونسے ناراض ہوتے ہین ایکمرتبہ اچھے کام کرنے پر ہمارا تحسین کرنا ہمکو عمر بھر کے لئے پابند نہین کرتا کہ اونکے برے کردار پر نفرین نہ کر سکین کیون صاحبو ثانی اثنین کے یہ مراد ہے کہ رسول خدا ایک ور ابو بکر دو مناصب دینے کے واسطہ ہین آپ ہی اسکا بھی انصاف کرین کہ اگر اوسیطرح جسطرح حق تعالی رسول خدا کا حافظ تھا ابو بکر کا بھی ہوا تو اوس سے کیا ابو بکر کا اتقا اور محسن ہونا ثابت ہو جائیگا ذرہ سوچیئے کہ اگر مین خدانخواستہ ایک مصیبت مین گھر جاؤن اور کسی مقام سے بھاگون اور ایک میرا نوکر میرے ساتھ ہو جاوے اور مین ایک بادشاہ کے یہان پناہ گزین ہون اور میرے ساتھ وہ نوکر بھی ہو تو بادشاہ جیسے میرے رعایت کریگا میرے وجہ سے میرے اوس نوکر کے نہ کریگا اور علاوہ رعایت کے وہ بادشاہ اوس نوکر کے حسن خدمت کے آفرین کرے تو اوس سے یہ لازم آجاے گا کہ وہ دوست یا نوکر جو میرے ساتھ بھاگا اور میرے ساتھ پناہ گزین ہوا تھا وہ مثل میرے ایک دوسرا ہو گیا کیا اصحاب کہف کے ساتھ جو کتا بھاگا تو وہ مثل اصحاب کہف کے ہو گیا وہ بھی تو عدد مین اوسکا ساتی ہے۔ ساتوین فضیلت کے نسبت غور ہو

یہ کون شیعہ کہتا ہے کہ ابو بکر صحابیت سے خارج تھے وہ بالضرور اصحاب رسول خدا تھے اور رسول خدا کے سسر تھے مگر انکار یہ ہے کہ وہ اچھے اصحاب نہ تھے اور آٹھوین نوین فضیلت کے بابت جو اوپر بیان ہوا ہے لحاظ فرمایا جاے الفاظ لاتحزن ان اللہ معنا کے معنے صرف اسیقدر ہین نہ گھبراؤ اللہ ہمارے ساتھ ہے مصنف کو اختیار ہے کہ اسکی بنیاد پر چاہے بالو کی دیوار اوٹھاے یا پتھر کے مگر مصنف نے بالو کی دیوار اختیار کی جسکو یہ کہکر کہ رسول خدا کی ساتھ ابو بکر گئے تھے اور غار مین داخل ہونیکے بعد جب دشمن آ پہونچے تو میان ابو بکر لگے گھبرانے اور چلانے اور بلبلانے تو رسول خدا نے فرمایا کہ مردے آدمی کیون گھبراے جاتے ہو خدا ہمارے ساتھ ہے جسطرح ہم شر اشرار سے محفوظ رہینگے تم بھی بچ جاؤگے ایک ہلو کرین کوئی بھی گرادے گا ایک سیدہی بات کو مصنف گھما گھما کے جو جی مین آیا ہے لکھتا گیا یہ نہین سوچا کہ اگر خدا پر بھروسہ بڑے خلیفہ جی کو ہوتا تو رسول خدا کو اسکے کہنے کی نوبت ہی کیون آتے اور وہ مارے ڈر کے ادہ مرے سے کیون ہو جاتے۔ اے حضرات ناظرین اور سامعین انصاف کیجیے کہ مصنف نے جو نوین فضیلت بڑے خلیفہ جی کو دی ہے اوس کی حقیقت اور اصل کیا ہے آیا صرف اسیقدر ہے کہ ابو بکر رونے اور غل مچانے نہ پائین اوسوقت کے لیئے وہ تسلی اونکے قلب پر نازل کی گئی یا ابد الاباد کو اور یہ تسلی اونکے لیئے ایسے دلاے گئے کہ وہ قتل کرین مال غصب کرین جو چاہین کرین مگر یہ آیت اونکی سپر ہو گئے۔ دسوین فضیلت پر بھی غور فرمائین اوسکے بابت کیا کہون وہ تو سارے مصنف کے گھڑت ہے خدارا انصاف ہو کہ اس آیت سے خلیفہ جی کی بزرگی کیا ثابت ہو سکتی ہی آیا صرف اسیقدر نہ کہ وہ نازک وقت مین رسول خدا کے ساتھ

مدد دینی کی قصد سے بہاگے اور ساتھ ہوئے اور غار کے اندر رسول مختار کے ساتھ یہ سمجھ کے کہ آپ کو اشرار کا شر نہ پہنچیگا اوتر گئے اور جب کفار آئے تو لگے رونے تو رسول خدا صلعم نے انکو ڈہارس دی اور اوس سے رونا موقوف ہوا یا کچھ اور پہر دوسرے صحابہ سے حق تعالی نے خطاب کیا کہ اوس نازک وقت مین کہ ایک ہی مددگار رسول خدا ہوا تہا تو آگے چلکر اگر ایک بہی معین نہو تو کیا رسول خدا کو پروا ہے ۔

پس اگر یہ بزرگی قبول کیجائے اور شیعہ ذرہ بہی چون و چرا نکرین تو کیا فائدہ خلیفہ صاحب کو پہنچ سکتا ہے اور کیا وہ اس آیت کے وجہ سے مطمئن ہو سکتے ہین کہ تاریخ نزول اس آیت سے خلیفہ صاحب معصوم اور محفوظ گناہوں سے ہو گئے اگر نہین تو تکلیف فرمائے مصنف کے داد دیجائے ۔

متعلق صفحہ ۱۴۵

مصنف کے محنت خامہ فرسائے کو صفحہ ۱۴۳ سے ۱۴۵ تک دیکھ اور رنجیدہ گروہ لوگ کہ جنکو عشق ابوبکر سے ہے اور تعشق کی وجہ سے نیک و بد مین تمیز کرنے کے استعداد جاتی رہی ہے ضرور وجد کے حالت مین ہونگے اور نہایت الحان سے فرماوینگے

پڑہتا ہے حرف حرف تو کاتب کا ہے نوشت
تو دانہ دانہ کرتا ہے دم مین شمار کشت
ہے ریزہ ریزہ منکشف احوال سنگ و خشت
ہے برگ برگ تجہپہ عیان گلشن بہشت
یکتا ہے تو مفسر قرآن حدیث دان
منطق تیرے زبان ہے علم بیان بیان
جلد مطول یک سخن مختصر ہے بیان
علم نجوم کے ہے خبر مثل آسمان
تحریر تیری سحر ہے تقریر معجزات
دکھلائے گر کے رات کو دن اور دن کو رات
حلال نکتہ ہائے دقایق ہے تیری ذات
کشاف قفل ہائے حقایق ہے تیری ذات

اور خلیفہ جی کی روح مصنف کے بلا گردان ہونے لگے تو بہی بعید نہین ہے

بلکہ صاحبان انصاف سے امید ہے کہ مصنف کے اوس ترجمہ کو جو اونھون نے صفحہ ۴۲ پر کیا ہے ذہن نشین کہین اور جو معنے اوس آیت کو بتلائے ہین اوس پر لحاظ فرمائین اور اوسکے اوپر سچاے مصنف کا قیاس کرین —

بعد ملاحظہ عبارت مرقومہ بالا جناب عمو صاحب قبلہ و کعبہ جناب مولوی سید علی حسن صاحب مدظلہ نے ارقام فرمایا وہ یہ ہے جبکہ جناب رسولخدا صلعم نے جملہ اصحاب امت کو تابع ثقلین کردیا جیسا کہ ضمیر فیکم سے ظاہر ہے اور اثقال ثلثہ کو متروک فرمایا تو پھر اونکی فضیلت کیونکر ثابت ہوسکتی ہے اور جنکو اسکی لیاقت نہوئی اون پر سکینہ کیونکر نازل ہوسکتا ہے کہ جو حضرت کا کہنا نہ مانین اور نسبت ہذیان کی دین بلکہ اتالیقی خدا کے کرین حق تعالی تو فرماوے ما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے کلام سراپا نظام جناب خیر الانام وحی منجانب ملک علام ہے اور حصر اسی مین فرماوے اور آپ کے ذات شریف وحی کا انکار اور ہذیان کا اصرار کرین خلیفہ رسول ہونے کو تو مرین اور قران و آل رسولخدا کو جلادین جیسا کہ اوپر کتب اہلسنت سے ظاہر ہوچکا خلافت کا ہیکو یہ تو خلافت ہے اور پھر معذرت ظاہری کو پیش سیدہ طاہرہ ع حاضر ہون اور جناب سیدہ ع بسبب نفاق قلبی اونکے اونکو بد دعا فرماوین اور تاحیات اونسے کلام نکرین کما فی صحیح البخاری اور رسولخدا کی وصیت کو در بارہ جناب سیدہ ع بھلادین اور جسے بضعۃ منی آنحضرت فرماوین کما فی کتب الفریقین اوسکے جگر کو کباب کرین اور پھر دعوے محبت کرین چہ خوش کو یار غار تھی اور جنگ مین فرار —

نہین فرمایا اور ثلثہ

صفحہ چھپن ۵۶

اے حضرات انصاف مقام غور اور عدالت ہے کہ مصنف اور ہمزبان اور معترفین مصنف کو جناب رسولخدا سے کسقدر عداوت ہے کہ ہوئی تہمتین

صرف اون لوگون کی بزرگیان ثابت کرنیکے واسطے جو بعد رسول خدا کے علانیہ مرتد ہوگئے تھے گھڑتے ہین پہلے غور فرمائے کہ پہلے تو یہ دعوی مصنف کا ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے میرے اصحاب مثل ستارونکے ہین اونمین سے جس کسیکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے اور پھر یہ بھی کہتے ہین کہ جناب رسولخدا نے فرمایا کہ میرے اصحاب کو میرے لئے چھوڑ دو یعنے میرے حقوق صحبت کے اونکے حق مین رعایت کرو اور اونکے عیب جوئی نکرو اور پھر سارے شیعہ پر تہمت دے جاتی ہی کہ اونکے کتابونمین یہ شہادت آیمہ کے یہ دونون حدیثین موجود ہین اور جناب امام موسے رضا علیہ السلام بہ الزام قایم کیا ہے کہ ایسی جنابنے توثیق ان حدیثون کی کی ہے —— مگر کیا جسکی عقل مین ذرہ سی صلاحیت ہے وہ اندک غور مین سمجھ لیگا کہ یہ کسقدر بھاری الزام واسطے ابطال نبوت کے یا ابطال خدائی کے ہے اسواسطے کہ یہ ظاہر ہے کہ جناب رسولخدا کے ارشاد واجب العمل موافق وحی کے تھے پس اگر اوس ارشاد پر جو رسولخدا کا ثابت ہو کوئی الزام لگ سکے تو یہ قبول کرنا پڑیگا کہ رسولخدا نے معاذ اللہ بلا وحی جھوٹھ فرمایا یا یہ ماننا پڑیگا کہ اگر موافق وحی کے فرمایا تو حقتعالی کو خود علم نہ تھا اور دونون جانبون مین مذہب اسلام بیخ و بنیاد سے کندہ ہوتا ہے بھلا ہو سکتا ہی کہ جناب یہ فرماوین کہ میرے اصحاب مین سے کسیکی پیروی کرو تو ہدایت پاؤگے اور مصنف نہایت جرأت اور خیرہ چشمی سے پھر یہ بات کہے کہ ہم خود قایل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئے وہ اس حدیث سے خارج ہین پس اگر رسولخدا نے یہ فرمایا کہ میرے اصحاب مین سے کسیکی پیروی کر تو ہدایت پاؤگے اور آپکے بعد ایک کا بھی مرتد ہونا ثابت ہو تو کسی لفظ کا نتیجہ کیا ہوگا معاذ اللہ پس تو معنے ان حدیثون کے ہو ہی نہین سکتے کہ رسولخدا یہ فرماوین کہ میرے زندگی مین اگر کسیکی پیروی کرو

تو ہدایت پاؤگے اسواسطے کہ آپکے روبرو پیروی کرنے کسی صحابی کے کیا ضرورت ہے
یا اگر بعد آپکے تو بعض اصحاب کے ارتداد کا مصنف خود قائل ہے پھر رسولخدا بذریعہ وحی
کیونکر فرماتے ہین کہ کسکی پیروی حالانکہ گمان تھا کہ کوئی یا کسی سے ضلالت اور ارتداد
ہوگا اور وہ مرتد جبکہ کسی کے لفظ بلا استثنا ہے تو کیونکر ہم سے جدا اور ہدایت
کرنے والون سے علیحدہ اور اوسکے ساتھ پیروی کرنا مستثنے ٹھہرے گا استغفر اللہ
ربی واتوب الیہ مین کہتا ہون کہ دونون حدیث بنائے ہوئے ہین اور ہرگز جناب
رسولخدا نے نہین فرمائین اور واضع ہر دو حدیث نے جناب رسولخدا پر الزام قائم
کیا ہے اور جو ان حدیثونکی صحت کا قائل ہو وہ بھی رسولخدا کو ملزم ٹھہراتا ہے
اور آئمہ کرام نے ہرگز صداقت ان حدیثون کی نہین کی اور کوئی شیعہ ان حدیثونکی
صحت کا قائل نہین ہو سکتا علمائے کبار شیعہ نے جہان ان حدیثونکو نقل
کیا بطور معارضہ کے لکھا ہے اور اعتراض کیا ہے ــ ان حدیثون سے حدیث
ثقلین غارت ہوتی ہے نہ قران کی حاجت باقی رہتی نہ اہل بیت کے جو کچھ خود
زائد مصنف نے لکھا ہے کہ شیخ صدوق نے یہ فرمایا اور صاحب استقصاء الافحام
نے یہ قسام کیا ہین اوسپر لحاظ کرنا فضول جانتا ہون جو کوئی ان
مواقع کو کتابون مین دیکھے گا سمجھ لیگا کہ مصنف نے صرف اپنی راے کی رونق
دینے کو رنگ امیزی کی ہے اور اوسکی کچھ اصل نہین ہے ــ اب مین پکار پکار کر
کہتا ہون کہ یہ دونو حدیث سچی نہین ہین اور کوئی جاہل اور بیوقوف بھی ایسا
نہ کہیگا کہ میرے گھر مین جو کوئی ہے جو میرے چال وچلن اور [illegible] اور اقوال سے
باہت کے اوسکو سچ جانو اور اوسپر عمل کرو اسواسطے کہ کوئی نہین جانتا اور نہ
سمجھ سکتا کہ اونمین کون اچھا اور کون برا ہے چہ جائیکہ پیغمبر جو بذریعہ وحی کے
ارشاد کرے اور جسکو معلوم ہو کہ اوسکے اصحاب مین مرتد ہونے والے ہین

اور جب ایسا جامع کلمہ رسولخدا نے فرما دیا تو پھر کیا ضرورت تھے کہ اپنے مرض الموت مین جناب رسولخدا بقول سنیونکے فرماوین کہ بڑے خلیفہ جی جاکر امام جماعت بنین سوا اسکے کہ جب یہ مسلمہ ہے کہ جسکی پیروی مسلمان کرین تو ہدایت پائینگے تو پھر چاہیے مسلمان مغیرہ کی پیروی کرنے یا زیاد کی نجات پاتی حالانکہ اون دونونکے حالات اور سنیے منجملہ خلیفہ جی کا انصاف صفحہ ۳۹ ترجمہ تاریخ ابو الفدا مطبوعہ دہلی مین یہ لکھتے ہین مغیرہ کو حضرت عمرؓ نے بصرہ کا حاکم مقرر کردیا تھا اور جس مکان مین مغیرہ رہتا تھا اوسمین ایک کھڑکی تھی اوسکے مقابل ایک دوسرے مکان مین بھی کھڑکی تھی مغیرہ اپنے گھر کے کھڑکی مین بیٹھا ہوا تھا مگر وہ بند تھی اور دوسری کھڑکی مین ابو بکرہ غلام نبی کا اور ایک بھائی اوس غلام کا مادر زاد زیاد اور نافع ابن کلاہ اور شبل ابن معبد یہ چار شخص بیٹھے ہوئے تھے بسبب چلنے ہوا کے اوس کھڑکی کا ایک کواڑ کھل گیا اون چارون نے مغیرہ کو دیکھا کہ وہ ام جمیل بیٹی ارقم سے جو قبیلہ عامر بن صعصعہ کے تھی جماع کر رہا ہے اون چارون مردون نے یہ لکھکر حضرت عمر کو خبر دی اونھون نے مغیرہ کو معزول کیا اور ابا موسیٰ الاشعری کو بصرہ کا والی کیا اور گواہون کو طلب کیا جب وہ گواہ دربار حضرت عمر مین حاضر ہوئے ابو بکرہ نافع شبل ان تینون نے مغیرہ پر زنا کی گواہی دی مگر زیاد بن ابیہ نے اچھی صاف گواہی ندی حضرت عمرؓ نے قبل گواہی دینے زیاد کے یہ فرمایا تھا کہ ایک آدمی سے مجکو امید ہے کہ بسبب اوسکے ایک صحابی رسول اللہ کے جان شاید بچ جائے اسلیے زیاد نے یہ گواہی دی کہ مینے اوسکو دونو ٹانگون مین عورت کے بیٹھے ہوئے دیکھا اور اوس عورت کے دونو پیر اوپر کو ایسے اوٹھے ہوئے تھے جیسے دو کان گدھے کے کھڑے رہتے ہین اور اوسکی سانس بھی چلتی تھی اور چوتڑ اوٹھے تھے

jebir.abbas@yahoo.com

ذکر کھڑا تھا اور سوا اسکے مین نہین جانتا عمرؓ نے فرمایا کہ تو نے ایسا ہی دیکھا تھا جیسے سلائی سرمہ دانی مین جاتی ہے اوسنے کہا کہ نہین پھر پوچھا کہ عورت کو پہچانتا ہے اوسنے کہا نہین لیکن ایسی ہی عورت تھی جیسے یہ حاضر ہے یہ اظہار حضرت عمرؓ نے سنکر اون تینون گواہون کے حق مین یہ حکم دیا جنھون نے زنا کی گواہی دی تھی [illegible] حد قذف کے جاری [illegible] —

کیون منصفو اون کوڑہ کھانے والون اور زیاد اور مغیرہ اور عمر جنکی تم پیروی کرو تو ہدایت پاؤگے آیا تم ان سب کے افعال اور عادت کے تحقیق کرنے سے بموجب دوسرے حدیث کے ممنوع ہو کیون سنی صاحبو یہی آپکا مذہب مبارک اور یہی آپکا اخلاق ہے اور ایسے ہی لوگ صحابی رسول خدا تھے اگر یہی مذہب ہے تو مبارک مبارک —

[illegible] بھی ہمکو اس موقع پر بتانا لازم آیا کہ جسطرح ہمنے ابوالفدا کا مضمون [illegible] اور اوس مین جا بجا [illegible] یا لکھا ہے کہ جسطرح [illegible] اخبار [illegible] والدہ [illegible] اوسیطرح ہمارا [illegible] سے [illegible] اور کسی دن یہ کہا جا ئے کہ دیکھو یہی روایت شیعہ نے [illegible] لکھا ہے —

[illegible] ایک کو دوسرے کا بیان [illegible] کرنا پڑتا ہے اور اوسکی ضرورت [illegible] عبارت کسی کتاب کی یا روایت یا حدیث کے لیے تو اوس [illegible] نقل کرنیوالے نے اوسکو قبول ہی کر لیا تھا اور [illegible] نہین کیا [illegible] کر لیا جائے کہ جیسے ہمنے ابوالفدا کی عبارت کو [illegible] زیاد وغیرہ کا نام لیا یونہی حدیث مستدلہ مصنف کتب مذہب [illegible] درج ہوئین اور [illegible] مطلب [illegible] تھا اور جب کسی نے اعتراض

اولجھا اولجھا کے جسطرح چاہتے ہین سلجھاتے ہین اور اپنا دل خوش کرتے ہین ہم صاف صاف کہتے ہین کہ ہرگز ہرگز کوئی پیغمبر یہ نہ کہیگا کہ برے سکے عیب نہ دیکھو اور اونکے تحقیقات نکرو اور پیغمبر کی رعایت سے اونکو اچھا سمجھ لو اور اونکی پیروی کرو اور اوس پیروی سے امید نجات کی رکھو چہ جائیکہ ہمارے رسول خدا صلعم ایسا فرماتے اور ہمکو بدکارون اور جھوٹے گواہی دینے والونکی پیروی کرنے کا حکم دیتے اور ہمکو کیونکر تعجب نہو کہ ہم یہ تو اون لوگون مین دیکھین جو ان حدیثونکو سچا ماننے والے ہین کہ وہ اون لوگونکے خطاؤن کے تحقیق نکرین جنکا عہد رسول اللہ مین موجود ہونا مسلم نہین اور انبیا کے خطاؤنکی تحقیق کرین اور اونکو اپنی کتابون مین درج کرین یہ بھی ہم کہتے ہین کہ اگر ان دونون حدیثون کا سچا ہونا اور رسول خدا کا فرمانا ثابت ہو جائے اور ائمہ کا قبول کرنا ٹھہرا دیا جائے تو ہم سنی ہی ہو جائینگے مگر توبہ توبہ دین محمدی کو ترک کردینگے لاحاصل زیادہ اور کیا ہم کہین سنی کتابین بھی آپ دیکھیے کہ اوس سے بھی موضوع ہونا اس حدیث کا ظاہر ہے منہاج السنۃ مین ابن تیمیہ کہ بزبان مصنف منتہے الکلام شیخ الاسلام ہی کہتا ہے واما قولہ اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم فہو حدیث ضعیف ضعفہ ائمۃ الحدیث قال البزار نام راوی ہذا حدیث لا یصح عن رسول اللہ ولیس ہو فی کتب الحدیث المعتمدۃ اور مولوی عبد العلی کہ بزبان اہلسنت بحر العلوم ہین اپنی شرح مسلم الثبوت مین کہتے ہین اما المعارضۃ باصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم رواہ ابن عدی وابن عبد البر وخذوا شطر دینکم من الحمیرا یعنی ام المومنین عائشہ الصدیقہ کما فی المختصر فمندفع بانہما ضعیفان لا یصلحان للعمل فضلا عن معارضۃ الصحاح اما الحدیث الاول فلم

لا یعرف قال ابن حزم فے رسالۃ الکبرے مکذوب موضوع باطل و قال احمد
والبزار، واما الحدیث الثانی فقال الذہبی ہو من الاحادیث الواہیۃ التی لا تعرف
لہا اسناد یعنے شیخ الاسلام اہلسنت تو یہ کہتے ہین کہ حدیث اصحابی کالنجوم
آہ حدیث ضعیف ہے اسکو جمیع ائمہ حدیث نے ضعیف جانا ہے بزاز نے
کہا ہے کہ یہ ایسی حدیث ہے کہ صحت اسکی رسولخدا سے نہین ہوئی اور کتب
معتمدہ حدیث مین بھی نہین ہے اور بحر العلوم اہلسنت شرح مسلم الثبوت مین
لکھتے ہین کہ حدیث اصحابی کالنجوم آہ وحدیث خذوا شطر دینکم من الحمیرا یہ دونو
ضعیف ہین عمل کرنا اونپر جائز نہین ہے پس صحیح حدیثون سے معارض کیونکر ہو سکتی
ہین حدیث اول معروف نہین ہے ابن حزم نے رسالہ کبری مین لکھا ہے کہ جھوٹ
ہے اور بنائی ہے باطل ہے اور احمد اور بزار نے قائل اسکے نہین اور
دوسرے حدیث عائشہ والے اوسکے بارہ مین ذہبی لکھتا ہے کہ یہ اون احادیث
واہیہ سے ہے کہ جنکی سند نہین معلوم ہوتی لیجئے صاحب ہمنے ضعیف ہونا اور
جھوٹا ہونا وضعی ہونا باطل ہونا ابتداے کلام مین منتہے الکلام کے شیخ الاسلام
کی زبانی واضح کیا اور بالاخر بحر العلوم جو مسلم الثبوت آئے ہین اونکے بیان سے
بھی مسلم الثبوت کردیا ؎ سخن شناس نے دلبرا خطا اینجاست ۔

جواب متعلق صفحہ ۵

ارے صاحب مطلب یہ ہے جہان مومنین پر بدون رسولخدا کے سکینہ نازل
ہوا وہان خدا نے یہ لفظ مومن اوس منزل علیہ کو تعبیر فرمایا ہے خواہ سب
مومن ہون خواہ ایک خواہ رسولخدا کے ساتھ نزول سکینہ مین شریک ہون یا علحدہ
اونپر نزول سکینہ ہوا ہو مگر مومن ہونا اونکا ضروری تھا پس اگر اس غار مین
بھی کوئی مومن ہمراہ رسولخدا ہوتا اور سکینہ اوسپر نازل ہوا ہوتا تو لفظ مومنا

یہان بھی تصریح ہوتی پھر اگر انزل اللہ سکینہ علیہ کی ضمیر راجع بطرف ابی بکر کیجاوے تو ایندہ بجنود لم تروہا کے ضمیر بھی عاید طرف ابی بکر کے ہوگئے اور تائید بجنود اونھین کے عمل مین آئی ہوگی مگر باینہمہ سوائے فرار کے کبھی نہ سنا کہ کوئی کھیت انکے ہاتھ رہا علاوہ اسکے اگر مہاجرین ممدوحین مین بپاس خاطر آپ کے انکو داخل بھی رکھین تو آخر جناب سیدہ ع بہترین مہاجرین تہین کہ مکہ سے بھی ہجرت فرمائی اور شرف صحابیت اور اہلبیت ہونیکا یہ سب حاصل تھا اور شرف دختر پیغمبر ہونیکا تو ایسا ظاہر ہے کہ انکار اوسکا بلکہ سب مذکورات بالا کا انکار آفتاب نیمروز سے ہے اور مہاجرت کا مرتبہ بھی ایسا ہوا کہ قطع نظر ہجرت مکہ ابو بکر سے بھی ہجرت فرمائی تا دم مرگ کذا فی صحیح البخاری پس جن مہاجرون نے پاس ایسی مخدومہ عالم کا نکیا کہ جنکے بارہ مین سورہ ہل اتے اور آیہ تطہیر و آیہ ذا القربی حقہ نازل ہوا اور گواہی جناب علی ابن ابیطالب ع و سبطین و ام ایمن کی قبول نکی وہ لوگ کیونکر مہاجرین ممدوحین مین ہونگے۔ ہان ہین تو ہے اوسی ظالم سے کینہ ہا کہ جسنے باغ کو زہرا کے چھینا۔

متعلق صفحہ ٦٨

یہ تو بڑی شہادت فضیلت سائر صحابہ کے مولانا نے پیش کی اور اپنے زعم غالی مین ہر طریق سے شیعونکا منھ بند کردیا مگر سچ ہے کہ دروغگو را حافظہ نباشد ابھی صفحہ ٥٧ پر اسکا اقرار ہے کہ ہم خود قائل ہین کہ جو لوگ پیغمبر کے بعد مرتد ہوگئے وہ اس حدیث اصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اہتدیتم کے مصداق سے خارج ہین اور صرف چند صفحہ لکھکر بھول گئے بلا استثنا دعاء جناب سید الساجدین مین سارے صحابہ کو داخل کردیا اور صفحہ ٣٧ پر پیرا اوسی زبان و قلم سے جس سے صفحہ ٥ رنگا تھا یہ لکھ ڈالا

جو فضائل امام نے بیان کیئے ہین وہ تمام مہاجرین وانصار پر خصوصاً
خلفاء ثلاثہ پر صادق ہین اب صفحہ ۵۷ اور ۳۷ کو کوئی منصف ملاحظہ کر کے
داد عدالت کی دیوے بھلا ممکن ہے کہ مولوی سید مہدی علیصاحب تقی
بعض صحابہ کو تحقیقات کر کے مرتد قرار دین اور قائل ہوجائین اور جناب
سید الساجدین امام زین العابدین ؑ کسیکو مرتد قرار ندے سکین اور بلا استثنا
سارے صحابہ اور مہاجرین اور انصار کے حق مین دعا کرین عام اس سے
کہ وہ مرتد ہون یا منافق کہ خدا اپنی رحمت اون پر بھیجے اور اونکی پیروی
کرنے والونکو جزائے خیر دی —— اے صاحبان انصاف جس دلیل اور
برہان سے حدیث اصحابی کالنجوم سے مولوی مہدی علیصاحب نے صحابہ
مرتد کو مستثنے کیا ہے اوسی دلیل سے ہم بھی کہتے ہین کہ جن پر اطلاق
مہاجر یا انصار کا عموماً ہوسکتا ہے اونمین سے جنہون نے اغراض دنیوی
کی وجہ سے اپنا خانہ عمل تباہ کیا وہ اس دعا سے خارج ہین اور اس دعا
مین وہ اصحاب شامل ہین جنکے حق مین جناب رسولخدا ص نے دعا فرمائی
اور ہم بڑے بڑے کتابون اہلسنت کا حوالہ دینا چھوڑ کے اسواسطے
ایسی کتابکا حوالہ دیتے ہین کہ جسکو ہر کوئی اردو خوان دیکھ سکتا ہے ——
دیکھو ترجمہ مرغوب جذب القلوب —— یہ کتاب شاہ عبدالحق دہلوی کی ہے
اور مولوی عبدالحق نے ترجمہ کیا اور مولوی عبدالواحد رئیس کلکتہ کی فرمائش
سے منشی نول کشور نے چھاپی ——

صفحہ ۱۶۳

اور بھی خبر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بقیع غرقد مین تشریف
لائے اور تین بار فرمایا السلام علیکم یا اہل القبور اور یہ بھی فرمایا کہ آرام سے رہو

اس جہان سے گذرے والو چھوٹ گئے تم اون بلاؤن سے اور فتنون سے
جو تمہارے بعد آنے والے ہین، بعد اسکے اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کیطرف
متوجہ ہوکر فرمایا کہ یہ لوگ یعنے اس جہان سے گذرے ہوئے تمسے بہتر ہین
صحابہ نے عرض کی کہ یارسول اللہ یہ ہمارے بھائی ہین جیسا یہ ایمان لائے
ہم بھی ایمان لائے ہین اور جیسا ان لوگون نے اللہ کی راہ مین اپنا مال صرف
کیا ہم بھی اللہ کی راہ مین اپنا مال خرچ کرتے ہین اور جیسا یہ لوگ اس جہان سے کوچ کر گئے ہم بھی
کوچ کر جائینگے پھر ان لوگون کو ہمپر زیادتی کیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ
اس جہان سے گذر گئے اور اپنے اعمال حسنہ کے اجر سے کچھ دنیا مین متمتع نہین
ہوئی اور نہین جانتا ہون کہ تم اسکے بعد کیا کام کروگے اور کیا فتنہ تمہارے
درمیان مین اوٹھے گا —

صفحہ ۳۹ الکتاب مذکور

اور خبر مین آیا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ نے مصعب بن عمیر کی لاش پر
کھڑے ہوکر آیہ کریمہ من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ الایہ اور دعا
اللہم ان عبدک و نبیک یشہد ان ہولاء شہداء پڑھ کر فرمایا کہ آؤ اور شہداء
احد پر سلام پڑھو کہ جبتک آسمان و زمین قایم ہے جو شخص ان پر سلام پڑھیگا
اوسکو یہ جواب سلام دینگے پھر اور جگہ دوسرے شہیدا پر کھڑے ہوکر فرمایا
یہ میرے اصحاب ہین ان پر قیامت کے دن گواہی دونگا حضرت ابوبکر صدیق
نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا ہم آپکے اصحاب نہین ہین فرمایا کیون نہین ہو
لیکن مین نہین جانتا کہ تم بعد میرے کیا کروگے اور یہ لوگ میرے سامنے
جیسی حالت پر دنیا سے گئے ہین — اب ارباب بصیرت و اصحاب خبرت غور
جنابت سید مہدی علیہما حسب بیان پر لحاظ فرماوین کہ ذرہ سا موقع دیکھکر کسقدر

جرأت کی ہے اور اپنے سمجھ مین زمین کو آسمان کر دیا ہے جناب سید الساجدین
علیہم السلام نے اونہین اصحاب کے واسطے دعا فرمائے کہ جن کے مزار مقدسہ
پر جناب رسولخدا نے سلام پڑہا نہ اون لوگون کے لئے دعا کہ جنہون نے
اون حضرت کو ستایا اور دکھ دیا اور ہتاک حرمت کی اور خانہ امامت کو
برباد کیا بلکہ اونکے حق مین صحیفہ کاملہ مین یہ فرمایا ہے اللھم العن اعدائھم من الاولین
والاخرین ومن رضی بفعالھم واشیاعھم واتباعھم ۔ دیکھیے دعا روز عید الضحی
اور جمعہ اور اگر کتاب جذب القلوب کے عبارت پر تسلی نہو تو اصل حدیث بھی
نذر ہین ۔ اخرج الشیخان عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انا فرطکم علی الحوض ولیرفعن الی رجال منکم حتی اذا اھویت الیھم لاناولھم اختلجوا
دونی فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول
سحقا سحقا لمن بدل بعدی وفی اخری لمسلم عن ابی ھریرۃ قال ترد امتی
علی الحوض وانا اذود الناس عنہ کما یذود الرجل ابل الرجل عن ابلہ قالوا یا رسول
اللہ تعرفنا قال نعم لکم سیما لیست لاحد غیرکم تردون علی غر المحجلین من آثار الوضوء
ولیصدن عنی طائفة منکم فلا یصلون لی فاقول یا رب اصحابی اصحابی فیجیبنی ملک
فیقول وہل تدری ما احدثوا بعدک وفی اخری لھما عن حذیفة قال قال
رسول اللہ صلعم لیردن علی حوضی اقوام فیختلجون فاقول اصحابی فیقال انک لا تدری
ما احدثوا بعدک اخرج مالک فی موطا عن ابی النضر قال مر النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لشہداء احد فقال ہولاء اشہد علیہم فقال ابوبکر السنا باخوانہم یا رسول
اسلمنا کما اسلموا وجاہدنا کما جاہدوا فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بلی ولکن لا ادری
ما تحدثون بعدی فبکی ابوبکر ثم بکی ثم قال وانا لکائنون بعدک اخرج البخاری
والترمذی عن عثمان بن عبد اللہ بن موہب قال جاء رجل من اہل مصر یرید الحج

jafri.abbas@yahoo.com

فراٰی قوماً جلوساً فقال من ہولاء قالوا قریش قال فمن الشیخ فیہم قالوا عبد اللہ
بن عمر فقال یا ابن عمر انی سائلک عن شیٔ فحدثنی ہل تعلم ان عثمان فر یوم احد
قال نعم ہل تعلم انہ تغیب عن بیعۃ الرضوان فلم یشہدہا قال نعم فقال الرجل اللہ
اکبر ثم ولے فقال ابن عمر تعال ابین لک اما فرارہ یوم احد فاشہد ان اللہ
عفا عنہ قال اللہ تعالے ولقد عفے اللہ عنہم واما تغیبہ عن بدر فانہ کان
تحتہ رقیۃ بنت رسول اللہ صلعم وکانت مریضۃ فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم ان لک اجر رجل ممن شہد بدراً وسہمہ واما تغیبہ عن بیعۃ الرضوان
فلو کان احد اعز ببطن مکہ من عثمان لبعثہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عثمان الی
مکہ وکانت بیعۃ الرضوان بعد ما ذہب عثمان فقال صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیدہ
الیمنے علی الیسرے قال ہذہ لعثمان وکانت یسرے رسول اللہ صلعم لعثمان
خیراً من ایمانہم لہم ثم قال ابن عمر للرجل اذہب بہا الان معک اخرج البخاری
عن المسیب بن رافع قال لقیت البراء بن عازب فقلت طوبیٰ لک صحبت
رسول اللہ صلعم وبایعتہ تحت الشجرۃ فقال یا ابن اخی انک لا تدری ما احدثنا بعدہ

تتمہ صفحہ ۵۷

ایضاً اشعار حملہ حیدری بعد اس فقرہ کے یہ قول باطل ہے چند دلیلوں سے
کیوں جناب والا کیا اب حملہ حیدری نہین سنبھل سکتا جو بھگدر پڑی اور حملہ سے
گریز ہی مولانا آپ اپنی قول مندرجہ صفحہ ۱۱۹ کے خلاف کرتے ہین اور جو کچھ صاحب حملہ نے
لکھا سب کو کیون نہین مانتے اور کیون ابطال پر توجہ ہے

ایضاً بعد ۲ سطر اس فقرہ کے ایمان لاتیو لا نہین کبھی

یہ تو آپ کہین شیعہ تو یہ نہین کہتی کہ بڑے خلیفہ نے چھوٹی عمر سے نبوت کے
تصدیق کی تھی مگر یہ البتہ کہتے ہین کہ اوسے تصدیق ہین نبی بھلائی دنیوی بھی

سوچ لی تھی اور با ایمان اور بے ایمان کے پرکھنے کی کسوٹی اوسوقت حاضر ہوئی جب اونکو خلافت پونہچی مصرع گر بدولت برسی سست نگردی بروسے +

تتمہ صفحہ ۷۷

پانچوین دلیل ساتوین سطر کے اس فقرہ کے بعد فرض کیا جاوے تو تمام مہاجرین وانصار اب تو مولانا ہارکے دوسرا گیت گانے لگے جسکو اصل بحث سے تعلق نہین ہے اور ابوبکر کے سات دوسرونکو بھی سانے لگے لہذا ہمکو ضرور نہین ہے کہ سواے اسکے کچھ اور کہین کہ خلیفہ جی اوس حدیث مین داخل ہین جسکو ہم صفحہ ۶۸ کے حاشیہ مین بیان کر چکے —

صفحہ ۸۱

بعد ان اشعار کے ہ اندان یارے کہ من میخواستم + راست شد کارے کہ من میخواستم + واس فقرہ کے مین اور بیوی کو خوب مار پیٹ کے — این آگئے تو یہ اشداء علی الکفار ہونے والے ہین مگر ابھی اشداء علی المسلمین واشداء علی القربی ہو رہے ہین پھر جب رتبہ تشدد کفار کے پایہ پر پونہچیگی تو منھ سے شدت ہوگی مگر جب تلوار چمکے گی تو ہر جگہ پیٹھ دکھلائینگے —

ذرہ تاریخ اثم کوفی سے ملاحظہ ہو کہ جب آپنے عہد خلافت مین ابولولو کو حکم سنایا اور عین ممبر پر ابولولو نے انکھین دکھائین تو سنبھلے خلیفہ صاحب کے شدت کیسی کافور ہوے اور کیسی حالت ہوئی تھی —

صفحہ ۸۵

بعد اسکے [illegible] کیفیت ایمان اور دل عمر بن خطاب — بھلا آپ چپ رہتے ہوتی اور تکرار ناحق سے فائدہ ہان صاحب ہان حملہ حیدری مین لکھا ہے اور منجملہ خلیفہ جی ہی مسلمان ہوے بہن کو مارا بہنوئی کو ٹھونکا

مگر مرے کیسے اسکی تو خبر لیجیئے اور جو باتین بنانا ہے وہان کے واسطہ رکھہ چھوڑئے ذرہ اسپر بھی تو لحاظ ہو کہ میان شیطان کیونکر معلم الملکوت ہوئے تھے اور پھر کیسے ملعون ٹھہرے آن ابتدا این انتہاء اہل جور —

تتمہ صفحہ ۴۹

کیا خوب کیا خوب عشاق صدیق اکبر اور فاروق اعظم کا غلغلہ اس سخن سازی اور چرب زبانی مصنف پر مجھے تو تعجب نہین مگر جو سمجھنے والے ہین وہ بخوبی سمجھ لینگے کہ دعا جناب سید الساجدین ع کو خواہ مخواہ بڑے اور منجھلے خلیفہ جی کے حق مین قرار دیکر اونکی سرگذشت بیان کر کے دل خوش کر لیا ہے مگر مجھکو سخت حیرت ہے کہ چھوٹے خلیفہ جی کیون اوس مناجات سے چھوڑ دی گئی کیا اونکے ایمان مین کچھہ کسر تھی جو خامۂ مصنف سے عثمان بن عفان کا نام نہ نکلا نہ موقع تو اچھا تھا معاویہ طلحہ زبیر اور جو جو باقی رہ گئے سب کو اسی جگہ گنا یا ہوتا مگر معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لم ضرور ہے ورنہ جب خصوصاً مناجات کو بحق خلفاء ثلاثہ عائد کے تھے تو بیچارے عثمان کا نام کیون چھوٹا — ہمکو کچھ ضرورت نہین ہے کہ ہم بڑے اور منجھلے خلیفہ کے ایمان لانے اور مسلمان ہونے مین بحث کرین اور مصنف کیطرح کاغذ اور قلم اور سیاہی کا خون کر کے اپنی اوقات کو ضایع کرین اور ز ابتدا ہی کو شادین ہمکو تو بحکم اول باخر نسبتے دارد گفتگو اونکی خاتمہ پر ہے سو ابتک مولوی مہدی علیخانصاحب نے دونو کے باایمان مرنے پر بحث نہین کی اور غور نہین فرمایا کہ حوض کوثر پر جناب رسولخدا انکو آنے دینگے یا نہین — مولویصاحب اچھی طرح مطمئن رہین کہ وہ اونہین اصحاب انکے تابع ہین کہ جنکے ارتداد کے وہ خود اور جنکے ہم قائل ہین اور یقین فرماوین کہ وہ ہرگز اون صحابہ کے تابعین مین نہین جنکے لئے امام برحق نے دعا فرمائی تھی

مولویصاحب کی غرض پر میری عرض ہے کہ جو شخص عقل ور ایمان رکھتا ہو اوسے لازم ہے کہ پہلے دیکھے کہ حضرت فاطمہ صلوۃ اللہ علیہا نے جسکو کوسا ہو جس سے نہ بولے ہون جسکو اپنے جنازہ پر آنے کو منع کیا ہو اونکے حق مین دعا دین حضرت کے پوتے جناب امام زین العابدین علیہ السلام فرماینگے اور پھر امام کے دعا کی الفاظ پر غور کرے اور بعدہ شیعون کے عقیدہ پر غور کرے اور بہ انصاف کرے کہ امام کے قول کے مطابق صحابہ برحق کو شیعہ کہانتک معزز رکھتے اور اونکی پیروی کرتے ہین اور دیکھ لے کہ سنی حق پر ہین یا شیعہ

تیسری شہادت — اگر جناب امام حسن عسکری علیہ السلام کا ارشاد ثابت بھی ہوتا ہم خود اون الفاظ کو صدق دل سے کہتے ہین جنکو مصنف نے لکھا ہے اور پھر بھی کچھ فائدہ اون اصحاب کو رسولخدا کے اون الفاظ سے نہین ہوتا جو بے ایمان ہو کر مرے اور جنھون نے فتنہ اور فساد امت رسول برحق مین اوٹھایا اور ایک راہ کے چلنے والون کو بہتر ٹکڑیون مین بھٹکایا۔

چوتھی شہادت

مصنف نے ناحق سر مغزن کی اور اپنی اوقات ضایع کی بے شک جسے رسولخدا کے اون اصحاب سے کہ جنھون نے فتنہ اور فساد پیدا نہین کیا دشمنی رکھی وہ مستوجب عذاب ہے اور جو دوستی رکھی وہ مستحق ثواب ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے اور عداوت ہمکو صرف اونسے ہے جو بوجہ بغض و عناد در فتنہ و فساد گروہ صحابہ سے خارج اور اعداء محمد صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم مین داخل ہوئے اور جنکی شان مین جناب رسولخدا نے وہ حدیث ارشاد کی ہین جو صفحہ ۶۸ کے متعلق ہم لکھ آئے ہین اگر کسیکو سیر اوس مقام کے پڑھنے سے نہوئی ہو تو پھر پڑھ لے جو حوض کوثر سے نکالے جاینگے اونسے ہم ابھی سی نافر ہین اور مستوجب

رحمت وغفران انیر دسنان ہونگے اور وہ تو ایسے بیجیا ہین کہ جبتک حوض کوثر سے نہ نکالے جائینگے اپنے کو صحابہ مین داخل ہی سمجھین گے حوض کوثر پر پہلے ہی پڑینگے ۔

صفحہ ۹۸ پانچوین شہادت

جھوٹھہ تہمت کذب و افترا ہے ہرگز ہرگز صحیح نہین ہے کہ کوئی شیعہ قائل ہو کہ رسولخدا نے ابوبکر اور عمر اور عثمان کو سمع اور بصر اور فواد فرمایا ہے ـــ رہا یہ کہ کتب مذہب حقہ مین یہ مضمون جو درج ہے سو یہ کوئی دلیل نہین ہے کہ صحیح سمجہکر اونکو اپنی کتابون مین نقل کیا ہے اگر ہم ایسے مقام پر لکھین کہ ہندو کہتے ہین کہ برہما بشن مہیس اور عیسائی کہتے ہین خدا اور مسیح اور روح القدس تینون خدا ہین اور پھر خدا خدا واحد ہے اور پھر ہم کہین کہ یہ صرف اونکا کہنا ہے کہنا ہے خود اونکی کتابون مین اسکا وجود نہین ہے بلکہ اصل اسکی یہ ہے کہ حضرت مسیح نے یہ فرمایا تھا کہ مین خدا سے ہون اور خدا مجہسے ہے اور روح القدس مجہہ مین ہے اور اسکا مطلب یہ تھا کہ خدا نے مجھے پیدا کیا اور جب اوسنے مجھے پیدا کیا تو وہ مجہسے جدا کیونکر ہے اور روح القدس نے اسرار الٰہی پر مجھے خبردار کیا ہے سو وہ مجہہ مین ہے تو اسپا لکھنے سے کوئی یہ معنے لگا سکیگا کہ مین قائل ہون تثلیث کا مسئلہ صحیح ہے کبھی نہین یہ ہی حال اس شہادت کا ہے کتب حقہ مین اگر اپنے مقام پر یہ بیان کیا گیا کہ فضیلت ابوبکر اور عمر اور عثمان مین کہا جاتا ہے کہ امام موسی رضا علیہ السلام نے ایسا ارشاد فرمایا کہ جناب رسولخدا نے ابوبکر کو سمع سے اور عمر کو بصر سے اور عثمان کو دل سے نسبت دی ہی اور پھر یہ بحث کی گئی کہ اگر ایسا کہا ہے ہوتا تو اوسکی مراد یہ ہوتی تو یہ [illegible] تاکہ شیعونکے مانے ہوئے یہ حدیث ہے اور امام موسی رضا ع نے اوسکی تصدیق فرمائی ہے اصل یہ ہے کہ جسطرح انا مدینۃ العلم وعلی بابہا جناب رسولخدا نے فرمایا تھا

سنیون نے فضائل خلفا ثابت کرنیکو بڑہا دیا کہ انا مدینۃ العلم وعلی بابہا وعمر جدار ہا وعثمان سقفہا اسیطرح یہ بھی حدیث گڑہی گئی ہے ۔ اب ایک خط مولوی صفدر علی کا اس مقام پر ہم پیش کرتے ہین ملاحظہ ہو ۔

نقل خط کہ وہ اصل ہے ۔ مخدومی مکرمی جناب منشی سید غلام حیدر صاحب سلمہ اللہ العالی بعد سلام نیاز والتیام واضح رائے سامی ہو کہ عنایت نامہ عزصد ہوا کہ پہونچکر موجب مشکوری ہوا ارسال جواب مین کچہ توقف ہوا بجہت کثرت مشاغل معاف فرمائیگا آپ نے ابنیت خداوند یسوع مسیح و ذات روح القدس کے نسبت استفسار فرمایا اور یہ بھی ارقام ہوا کہ یہ استفسار بنظر تحقیق ہے نہ بنظر بحث وتکرار پس اے مخدوم آپکو واضح ہو کہ مجھے بڑی خوشی ہوئی کہ آپ نے ایک استفسار کیا اور بہت ممنون ہونگا کہ جو کوئی امر آپ تحقیق کیا چاہین مذہب مسیحی مین اتمام کرنیکی ہم لوگونکو آرزو رہتی ہی اور خدا سے چاہتے ہین کہ لوگ متوجہ ہون اور دریافت فرماوین اظہار حق الامر ہر شخص پر ہمیشہ واجب و فرض ہے خصوصاً جو لوگ سلیم الطبع و حق جو ہین انکی خدمت مین التماس کرنا نہایت ضرور آپ کسی نوع کسی امر کے دریافت فرمانے مین تامل نکرین جسقدر مجھے معلوم ہوگا عرض کرونگا اب مین جواب استفسار عرض کرتا ہون بقدر حاجت اگر زیادہ صراحت اسنا مین مطلوب ہو عرض کرنیکو حاضر ہون واضح ہو کہ خدا واحد پر اعتقاد کلی رکہتے ہین اور وحدانیت ذات الہی اصول ایمانیہ مذہب مسیحی سی ہے یعنی جو شخص کہ خدا تعالی کو وحدہ لا شریک نہین جانتا ہے وہ مسیحی نہین تمام کتاب مقدس مین جابجا مرقوم ہے کہ خداوند ہمارا خدا خدائی واحد ہے مگر بموجب کتاب موصوف کے توحید ذات الہی تثلیث کے ساتھ بیان ہوئی اس مضمون سے کہ ذات واحد مین تین اقنوم ہین جو خدا ہین جو انجیل مین آب و ابن و روح القدس سے موسوم ہوئی اب سے مراد ذات مطلق

و مسبب جو سب چیزونکا باعث اور تمام مخلوقات کا علت اور سارے نعمتون اور رحمتون اور سعادتون کا قاسم ہے ۔ اس سے مراد علم ازلی اور کلمۃ اللہ جسکے وسیلہ ذات مسبب مستطر ظاہر و عیان و موجود ہوئی اور ساری نعمتیں اور رحمتیں اور سعادتیں اسیکی وسیلہ بندون کو پہنچتے ہین ایساکہ نہ فقط عالمہاے بیشمار اوسکے ذریعہ پیدا ہوے اور اوسیکے وسیلہ سے سبکی حفاظت و پرورش ہوتی ہے بلکہ اوسیکی وساطت سے بندونکی معصیت و نافرمانی معاف ہوتی اور عذاب جہنم سے رستگاری پاتی اور نجات ابدی و حیات سرمدی عطا ہوتی ہے روح القدس سے مراد روح اللہ ہے جو منور کنندہ و تسلی و اطمینان دہندہ اور ہدایت و رہنمائی کنندہ بندگان اور پاکی و نیکی بخشندہ و منور کنندہ قلوب مومنان ہے اوسیکے ذریعہ معرفت الٰہی و خداشناسی و طریق ہدایت آدمی حاصل کرتا ہے —

ہرچند ان تینون میں امتیاز حقیقی ہے پر نہ اس مضمون اور مطلب سے کہ گویا تین ذات یا تین خدا ہین ہرگز نہیں بلکہ خداے واحد لاشریک ہے اسطور کہ توحید الٰہی معدوم نہین ہوتی ہے — باقی رہا یہ کہ اسکا ثبوت کیا ہے کہ باوجودیکہ تین اقنوم ہین پھر بھی ذات کی توحید معدوم نہین ہوتی ہے بلکہ بدستور باقی رہتی ہے ۔ اسکا ادراک قوت اور طاقت بشری سے ناممکن ہے و خارج از حیز عقل محدود و قاصر ہے اسواسطے کہ تثلیث فی التوحید و توحید فے التثلیث متعلق ماہیت ذات الٰہی کے اسرار مین سے ہے اور عقل انسانی محدود و قاصر ہے اوس سے ناممکن ہے کہ ذات مطلق و مسبب ولاانتہا غیر محدود کو درک کر سکے اور اسرار و کنہ ماہیت الٰہی کو بیان کر سکے ہاں اوسکی ذات نہ مثل ذات موجودات ہے اور نہ اوسکی ہستی مثل ہماری

هستی کے ہے تمام انسانونکی عقل اسی مقام پر حیران پریشان ہے ہر چند اوسنے موثر کو اور سبب سے مسبب کو جانتے اور مانتے ہین مگر کوئی شخص نہین کہ جسنے دعوے ادراک ماہیت ذات الہی کا کیا ہو پس کسطور عقل کہہ سکتی ہے کہ تثلیث اوسکی ذات واحد مین ممکن ہے یا ناممکن ہے — الغرض ذات الہی کی توحید فے التثلیث و تثلیث فے التوحید نہ عقل سے ثابت ہوتی ہے اور نہ باطل ٹھہر سکتی ہے — البتہ جس حالت مین کہ کتاب مقدس کا من جانب اللہ اور کلام الہی ہونا بدلائل یقینیہ و براہین قطعیہ ثابت و تحقق ہے پس اوسمین ایسا ہی مذکور ہوا جیسا اوپر لکھا گیا لہذا جس باب مین عقل انسان عاجز ہے اور حکم اثبات و ابطال کا نہین دے سکتے ہے ہمکو اوسی پر ایمان لانا واجب و فرض جو کلام الہی ہے فے الواقع ہے جسکا کلام اللہ ہونا سب طرحسے یقینا معلوم و متیقن ہے — پس معلوم ہوا کہ اوسے اقنوم ثانی یعنے ابن نے اون وعدون کے بموجب اور اون بشارتون کے موافق جو ابتداء عالم سے متواتر و متوالی معرفت آدم و ابراہیم و یعقوب و اسحاق و داؤد و سلیمان و اشعیا و یرمیا و دانیال و زکریا وغیرہ انبیا کرام کے خدا تعالے نے بار بار بنی آدم سے کی تہین اور صدہا پیشین گوئیان اور پیشخبریان اسکے بابمین اونہین انبیا کی زبانے فرمائی تہین چنانچہ آجتک موافقین و مخالفین کے پاس موجود ہین وقت معین و مقام معین و حالت و طور مقرر و متعین مین جسم اطہر انسانی کو مشرف فرمایا جیسا وہ ازراہ روح ازلی و ابدی و بے ابتداء و انتہا و جامع جمیع صفات کاملہ تہا اور ہے اور رہیگا جسکا ثبوت کامل ہر نوع تحقیق سے ہے اسی طور ازراہ جسم انسان کامل بہی ہو کر بطن اطہر کوارے مریم سے پیدا ہوا اور تمام شرایع

jibrilabbas@yahoo.com

وہ احکامات مقدسہ کو جنکے تعمیل انسانون پر فرض تھے اور انہے تکمیل کو پہونچایا پینطوس پیلاطوس کی حکومت مین دُکھ اوٹھایا صلیب پر کھینچا گیا مر گیا اور دفن ہوا اور عالم ارواح مین جا اوترا تیسرے دن مردون مین سے جی اوٹھا اور آسمان پر عروج کیا خدا اب قادر مطلق کے دہنی بیٹھا ہے جہان سے بروز قیامت زندون اور مردون کا انصاف کرنے جلال و عظمت کے ساتھ پھر آوے گا۔ جیسا کہ یہ سب حالات خدا تعالےٰ نے انبیاء کرام کے معرفت بیان فرمائے تھے اور حواریون نے اسکی ایسی شہادت دی جسکے قبول کرے بغیر کسیکو چارہ نہین ہے۔ وہی خداوند نجات بخش یسوع مسیح ہے جسکا نام یسوع یعنے نجات دہندہ بحکم الٰہی بوقت پیدائش رکھا گیا تھا۔ ان سب باتون کی شہادت و دلیل جسقدر مطلوب ہو ممکن ہے پس واضح ہو کہ مسیحی جو خداوند یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہین نہ مجازی اور جسمانی سے مراد ہے بلکہ حقیقے اور روحانی معنے سے یعنے کہ وہ کاشف و مظہر ذات اور کلمۂ ازلی ہے۔ بیٹے سے مراد ہرگز یہ نہین جیسے انسان کا بیٹا ہوتا ہے اگر ایسا کوئی سمجھے وہ ایماندار نہین بلکہ کافر ہے۔ بلکہ جیسا ارشاد کلام مقدس سے مفہوم ہوتا ہے ازلی و ابدی روحانی بیٹا ہے جو ذات و صفات و جلال مین مساوی و برابر آب کے اور متحد ہے۔ اور یہ بھی واضح ہو کہ وہ اتحاد و یکتائی جو ذات خداوند مسیح کو ذات الٰہی کے ساتھ ہے اس دنیا مین کوئی شے نہین کہ جسکے ساتھ تشبیہ ہوتی یا کوئی خیال کر لیتا اوسکی مثال و نظیر اس عالم مین نہین ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا کہ باوجود امتیاز حقیقے کے پھر بھی ایک ہے ذات ہے۔ لیکن سب سے اعلی و عمدہ اتحاد و یکجہتی و یکتائی اس دنیا مین باپ اور بیٹے مین ہوتی ہے اوس سے بڑہ کر کسی دو شخصون مین

ایسا اتحاد و یگانگی نہین اسی غرض سے بطور مشابہت ابن و آب کے نام سے ملقب ہوئے تاکہ ہرچند اوس حقیقی اتحاد و یگانگی کو اس جہان مین کماہی نہین پہچانتے ہین مگر اس اتحاد و یگانگی آب و ابن کو خیال کرکے اوس حقیقے کو قیاس کرین۔ مسیح کے دنیا مین آنیکا مقصد اور مطلب عمدہ اور بڑا یہ تھا کہ جب آدم اور بنی آدم گنہگار ہوے اور خدا کے نافرمان اور اپنے مالک سے باغی ہوگئے جبکا کسی طور گناہ سے پرہیز کرنا اور خیر محض کی تعمیل کرنا محال ہوگیا پس خداے قدوس سبحان کی عدالت کامل کے روبرو ایک شخص بہی لایق بخشایش نہ تھا بلکہ عذاب ابدی کا مستحق ہوا اوسکی امرزش ناممکن و محال ہوے کہ اوسکی عدالت کامل ہے ناقص نہین۔ مگر جیسے اوسکی عدالت کامل ہے ویسی ہی اوسکی رحمت بےپایان و کامل ہے نہ اوسکی ایسی عدالت ہے جو خالی از رحمت ہو اسیطور اوسکی ایسی رحمت ہے کہ خالی از نصفت و عدالت ہے لہذا بمقتضاے تکمیل رحمت و عدالت خداوند مسیح نے جسم اطہر کو مشرف فرمایا اور انسانیت کو قبول کرکے ہم گنہگارونکی عیوض اطاعت و بندگی کرکے ہمارے واسطے راستبازی و ثواب حاصل کئے اور اپنے تئین ہم گنہگارونکے بدلے قربان اور فدیہ مین دیکر اسطرح سے تمام ایمان لانے والون کے لئے شافع و نجات دہندہ ہوا اس وجہ سے ظہور مسیح سے خدا کے تقدس و عدالت و محبت و رحمت نہایت درجہ تک بندون پر ظاہر عیان ہوے اگر جناب پر بار نہو تو میرے آرزو ہے کہ آپ کتاب مقدس کا مطالعہ فرماویں خصوصاً انجیل کا اگر وہان نہو احقر یہان سے روانہ کرے۔ اسکے بعد آپنے خلافت خلفا مین استفسار کیا ہے ہرچند بقول جناب اب مجھے ان امور سے سروکار نہین رہا۔ مگر حسب الارشاد جسقدر اسوقت فرصت پاتا ہون

اور خود جانتا ہون بلا رد و رعایت احدی مختصر عرض کرتا ہون ۔ اسمین کچھ شک نہین کہ علی بن ابیطالب کے روبرو کسی دوسرے شخص کا رتبہ نہ تھا کہ خلافت کا مستحق شمار کیا جاوے ۔ اسباب ہین اگر ہم دریافت اون روایات کی صحت اور اصلیت کے جانب ملتفت ہون جو اہل تشیع اثبات خلافت بلا واسطہ علیؑ مین پیش کرتے ہین بلکہ اونسے قطع نظر کرکے محض انہین احادیث اور روایات کو بانصاف دیکھین جو صحاح ستہ یا دیگر کتب سیر مین ابتک باقی ہین اور جو اہل السنن کے نزدیک معتبر ہین ۔ وہی ہمارے اس دعوے کی صداقت کے واسطے کافی شہادت دیتے ہین اول وہ احادیث جو فضائل مناقب علیؑ صاحب مین محمدؐ صاحب نے بکثرت بیان کین بمقامات و حالات و ازمنہ مختلفہ جنکا مطلب و مدعا ایک بچہ بھی جان سکتا ہے کہ بلاشبہ محمد صاحب کا ارادہ تھا کہ سب صحابی خود بخود قدر اور مرتبہ علی صاحب کا جان جاوین اور میرے مرضی جان لین کہ بعد میرے وہی خلیفہ ہون ۔ بھلا کون شخص ہے کہ جسکے حق مین یہ کہا کہ انت منے بمنزلۃ ہارون من موسے الا انہ لا نبی بعدے جیسا کہ صحیح بخاری اور مسلم دونون مین بالاتفاق لکھا ہے وہ تو خلیفہ ہو اور ابوبکر ہو ۔ مین جانتا ہون کہ یہ حدیث اس باب مین اتنی کامل ہے کہ اگر محمد صاحب ایسا کہتے کہ میرے بعد علی خلیفہ ہون) تو اوسکو بھی کچھ مناسبت ہوتے ۔ باقی رہا ہے یہ عذرات کہ ہارون تو موسی کے روبرو مر گئے تھے یہ محض بناوٹ کی بات ہے اور پردہ ڈالنا ہے حق پر ایسا تو دنیا مین کوئی تشبیہ نہین کہ مشبہ اور مشبہ بہ ہر باب مین متحد اور موافق ہون ۔ اگر کسیکی چہرہ کو کہین کہ چاند سا ہے تو اوس سے مراد یہ نہین ہوتی کہ ویسا ہی گول و تنا ہی بڑا اور ویسا ہی کلف دار

اور سب طرح بلکہ تشبیہ جس باب مین ہوتی ہے اوسی امر مین مناسبت دیکھی جاتی ہے پس اس حدیث مین صاف صاف تشبیہ نیابت کی ہے کہ جیسے موسی کے نائب اور قایم مقام ہارون تھے اوسیطرح علی صاحب محمد صاحب کے نائب ہونگے اور پھر لفظ بعدی سے کتنا یہ امر ثابت ہوتا ہے کہ بعد محمد صاحب کے علی نائب ہونگے الا یہ کہ وہ نبی نہونگے وگرنہ سب طرح امر خلافت کے مستحق ہین ۔ پھر اسکے سوا جو جو حدیثین دربارہ یکتائی ویکجہتی منقول ہین اونسے بھی صاف صاف ظاہر ہے کہ گویا محمد صاحب اور علی صاحب ایک روح دو قالب تھے اور کسیکو ایسا اتحاد اور محبت اور یگانگی نہتی ۔ اور منظور ایسے امور کے بیان سے کیا تھا یہ کہ لوگ ارادہ اور منشاء محمد صاحب سے واقف ہوجاوین مگر کون سنتا تہا ۔ دویم محمد صاحب کے وہ روایات جو حال مرض الموت مین مسطور ہین جبکہ ابوبکر کو نماز پڑہانے کو بلایا ۔ اوس حال کے پڑہنے سے بھی صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ بیشک محمد صاحب کا ارادہ علی صاحب کا نائب بنانا منظور تھا اور یہ بات لوگون کو معلوم بھی تھی مگر اسکے ساتھ یہ بھی ضرور دریافت ہوتا ہے کہ برعایت عایشہ صاحبہ اظہار الی الاعلان نکیا بلکہ ابوبکر کو امام بنایا ۔ اس سب حال سے یہ بھی دریافت ہوتا ہے کہ اسوقت تک امر دایر اسی مین تھا کہ علی صاحب خلیفہ ہون یا ابوبکر ۔ سیوم معاملہ قرطاس سے بھی دریافت ہوتا ہے کہ گو محدثین نے اس قصہ کو مختصر لکھا ہے اور چاہئے اوس تحریر کو جو محمد صاحب کرنا چاہتے تھے اخراج یہود اور نصارے کا مدینہ سے مراد بتلاوے مگر وہ کسیطور درست نہین ہوسکتی ہے کہ ایسی جزوی اور چھوٹی باتون کے واسطے تحریر ہو ۔ شرایع الاسلام اور احکام ضروری وغیرہ کے لئے تو ممانعت تحریر ہو ۔ اور ایسی جزوی باتون کے واسطے اس لفظ کے ساتھہ کہ کہین تم میرے بعد گمراہ ہوجاو ۔ حکم تحریر ہو ۔ اور پھر شور و شغب اور لوگونکو

جھگڑا اور فساد اس تحریر کے واسطے ہووے ۔ اور پھر یہ کہ صحابی کہین کہ بیماری کا
کرب زیادہ ہے اور ہذیان بکتا ہے ۔ اور یہ مرد تھوڑی دیر مین گذر جاوے گا
ہرگز وہم مین بھی نہین آسکتا ہے کہ مراد اوس تحریر سے ایسی چھوٹی باتین تھین
بلکہ جب وہ تحریر ناموافق طبع عمر و خیرخواہان ابوبکر و عمر کے تھے جنہون نے
روکا ۔ اور کلام نالایق اوس شخص کی نسبت کہا کہ جسکو وہ رسول جانتے تھے
اور اوس سے پہلے بھی امر خلافت ہے کے باب مین گفتگو و اصرار و طعن و کنایہ ہوا
ضرور وہی معاملہ خلافت علی صاحب کا تھا اور ضرور محمد صاحب کا ارادہ خلافت
علیؑ کا تھا اور عایشہ اور عمر وغیرہ بہت سے صحابی اس سے ناراض تھے ۔ پھر موت
محمد صاحب کے بعد کے حالات کے ملاحظہ سے بھی بخوبی تمام واضح ہے کہ ابوبکر اور
عمر اور بہت سے صحابیون نے جو کچھ کہا اور کیا ہرگز ہرگز کوئی ایماندار بلکہ بھلا مانس
جو ظاہرداری ہے کا ہو ایسا نکرے گا ۔ جو جو معاملات اور مشاجرات اور
دنگی اور فساد ان لوگون نے بطمع دنیا کے اوس سے کیا خیال کیا جاوے کہ ہرگز
ہرگز کبھی کوئی شخص جو محمد صاحب کو نہین چاہتا ہو ایسا نہین کرسکتا ہو مگر علی صاحب
نے اسوقت بہت کچھ صبر کیا اور تحمل اور برداشت کے تو اسوجہ سے بھی وہ لایق
خلافت تھے نہ کہ یہ لوگ ۔ چہارم اور صحابیون یعنی خلفا کے حالات اور علی صاحب
کے حالات کے ملاحظہ سے بھی جو محمد صاحب کے وقت یا اونکے بعد ہوے
عبادات مین یا معاملات مین انسے بھی واضح ہے کہ تقلید اور اتباع اسلام
و فرمانبرداری محمد صاحب کے اِن سب امورون مین کسی صحابی کو رتبہ نہین کہ علی صاحب
کے پاسنگ بھی شمار کیا جاوے اور اگر سچ سچ طور پر دیکھو تو ان سب مین ایک یہی
انسان تھے سو اسوجہ سے بھی خلافت اونکی شایان تھی ۔ پنجم اگر ایسے وجوہات
دیکھین علی ابی طالب کے سلوک پرورش و حفاظت اور ہر گونہ خاطرداری اد

محبت و رافت و خیر خواہی مین محمد صاحب کے ساتھہ بکثرت تمام ہوئے اور پھر علی صاحب کے جانفشانی اور محبت اسکی علاوہ بھائی اور پھر داماد رشید اسکے سوا فاطمہ صاحبہ کے حالات اور اونکے نسبت جو کچھ محمد صاحب نے فرمایا۔ جنکے یہ شوہر تھے۔ اسکے علاوہ حسنین کے باب مین جو کچھ فرمایا اور جیسا ان سب باتون کے غور کرنے سے مدعا اور مطلب نکلتا ہے اون سب سے بھی بخوبی ظاہر ہوتا ہے کہ بلا ریب علی صاحب مستحق خلافت تھے اور کوئی نہین۔ باقی رہا اہل سنن نے جو وجوہات خلافت بیان کے مین وہ بالکل سست بیہودہ تھی اور ایک طرفی معاملہ ہے تفصیل اوسکی اس جگہ دشوار ہے مگر اون وجوہات کو ان سب وجوہات کے ساتھہ ملا کر دیکھنا اور غور کرنا ضرور ہے۔ ہان البتہ دو بات ضرور قابل عرض ہین۔ اول یہ کہ انتظام سلطنت اور بندوبست اور جہاد و قتل غیر مذہبون کا جیسا دونون اول خلیفون نے کیا نہ عثمان صاحب سے ہوا نہ علی صاحب سے بلکہ علی صاحب کے وقت مین بہت کچھ بربادی اور تباہی ہو گئی اور امر خلافت انسے نہ سنبھلا اگرچہ بعض مجاری حالات ایسے بھی ضرور تھے کہ امر خلافت اسوقت بہ نسبت خلفاء اول کی مشکل بھی تھا۔ دویم یہ کہ یہی ابوبکر اور عمر اور عثمان اور معاویہ و عشرہ مبشرہ وغیرہ بہت سے صحابی تھے جنکے دلون کے حال اونکے چال چلن سے صاف ظاہر تھے خصوصاً بعد فوت ہونے محمد صاحب کے بخوبی تمام ظاہر ہو گئے کہ جو کوئی ذرہ بھی غور سے دیکھے معلوم کریگا کہ یہ لوگ مطلق ایماندار نہ تھے محض دنیا کا لالچ تھا ایسے ایسے کام کئے کہ اونکا ذکر فضول ہے مگر ایسے ہی لوگون کے مناقب اور تعریفات کثیر اگرچہ مثل علی صاحب کے نہین مگر بہت کچھ محمد صاحب نے الہام الہی کے دعوے سے اور خود سے فرمائین اسکا نتیجہ آپ بھی نکال سکتے ہین۔ والسلام ۶ جون ۱۸۶۵ء

مولوی صفدر علی صاحب جو کرشچین ہو گئے اور جنکا یہ خط ہے بڑے تہجد گذار اور صاحب پرہیز اور متعصب سنی تھے اور قریب تین برس کے مجسے اور اونسے مقابلہ خلفاء ثلاثہ مین گفتگو ہوئے اور کبھی اونکے زبان سے بجز فضائل خلفاء کے کچھ نہ سنا مگر جب وہ کرشچین ہوئے اور تعصب برطرف ہوا تو میرے استفسار پر یہ جواب اونھون نے دیا اب صاحبان انصاف غور فرماوین کہ فضائل خلفاء ثلاثہ مین جو اہتمام کیا جاتا ہے اور اونکے بزرگیون کے ثابت کرنیمین اہتمام مزید ہوتا ہے اوسکا نتیجہ کیا نکلتا ہے ـــ اور ملاحظہ ہو کہ مولوی صفدر علیصا نے کیا آخر کو نتیجہ نکالا ہے ـــ افسوس ہزار افسوس نبوت باطل ہوا اسکا غم نہین مگر خلفاء ثلاثہ کے بزرگی نجانے پائے اور نہ جانے پائے۔ مولوی صفدر علی صاحب نے جو بوجہ تعصب مذہب عیسوی جناب رسولخدا پر اعتراض کیا ہے کہ حضرت نے اکثر صحابہ ثلاثہ کے مناقب اور تعریفات کثیر بدعوے الہام الٰہی کین حالانکہ وہ قابل مناقب اور تعریف نہ تھے سو یہ کوئی اعتراض نہین ہے جناب رسولخدا نے جیسا ظاہر اصحاب ثلاثہ یا دیگر صحابہ کا پایا اوسی اعتبار پر اونکو سراہا الا جب اونھون نے اپنے انجام تک کے واسطے دریافت کرنا چاہا تو اوسکا بھی جواب دیدیا کہ اگر تم میرے بعد احداث دین مین کروگے یا فتنہ و فساد پیدا کروگے تو مجھسے علیحدہ ہو جاؤگے بجنسہ اون احادیث کو ہم اسکے پہلے نذر ناظرین کر چکے کسی عادل کا یہ کام نہین کہ اپنے علم سے بلا ظہور و صدور خطا کسیکی سعی ظاہرے کو مردود کرے ورنہ ایسا الزام تو معاذ اللہ خدا پر لگ سکتا ہے کہ شیطان کو جسکے نسبت حق تعالے کو علم تھا کہ سرکشی اور سرتابی اور نافرمانی کریگا اور بالاخر تمام بنی آدم کا بہکانے والا ہوگا کیون عزت دی اور اگر اسپربھی مولوی صفدر علی صاحب کے تسلی نہو تو اعمال

رسولون کے کتاب عہد جدید سے کھول کر باب ۴ نکالین اور آیت ۳۶ پڑہین اور
پھر باب ۱۱ - آیت ۲۲ - ۲۳ - ۲۴ - اور نیز باب ۱۳ اور ۱۴ کو پڑہین کہ
یوسیس جسکا رسولون نے برناباس یعنے نصیحت کا بیٹا نام رکھا تھا اور جن
رسولون نے یہ نام دیا تھا وہ سب روح القدس سے معمور تھے اور وہ
برناباس برابر نصیحت اور وعظ کرتا رہا اور سرآمد رسول تھا مگر اب عیسائی
اوس نصیحت کے فرزند کو کیا کہتے ہین اور کیسا ملزم ٹھہراتے ہین جو جواب
مولوی صاحب اپنے اون رسولون کے بچاؤ مین جنہون نے روح القدس سے
معمور ہوکر یوسیس کا نام برناباس رکھا تھا تجویز کرین وہ ہماری طرف سے
بھیجے جناب رسولخدا کے حفظ کے لئے سمجھین بعد ملاحظہ مرے اس تحریر کے جناب
عمو صاحب قبلہ وکعبہ جناب مولوی سید علی حسن صاحب نے جواہر قام فرمایا وہ بعینہ
یہین واسطے ملاحظہ ناظرین کے گذارش کرتا ہون وہو ہذا کنز العمال اور طبری
مین تو یہ لکھا ہے کہ ثانی آپکے جب خدمت اول مین واسطہ تجویز کسی امیر کے
بجاے طیاسہ کے حسب درخواست انصار کی گئی تو اول یعنے کانے رسولخدا
سے ریش کثیف یعنے گھنے ہوے ثانی کے جو آنکھ رسولخدا کی معروض ہوے
ہین پکڑے اور کہا تجھے موت آوے تیری مان ماتم داری کرے یہ
خیال نکیا کہ جب یہ مرینگے تو نقصان کس کے آنکھ کو پہونچیگا اور یہ روایت
کنز العمال حضرت عباس عم پیغمبر خدا نے غضب کیا اور براہ غضب آپ کے
ثانی کو بلفظ عض اللہ بظر انک کہا یعنے خدا تجھے ختنہ گاہ تیرے مان کا کر
واقع مین یہ فقرہ نے مناسبت آنکھ کے ساتھ کچھ کیا ہے مشہور ہے
کہ اول باخبر نسبی دار و اب ثالث کا حال سننے جو دل قرار دے جاتے
ہین کہ جبتک حد مین منجملہ قارین یہ بھی تھے ثانی تو آپ کے چونکہ آپ کے

نزدیک بمنزلہ بصر جناب پیغمبر تھے پہاڑ پر بہاگ کے چڑہ گئے اور ثالث جو آپ کے بھاگے تو تین دن تک اونکا پتا نہ تھا جب تیسرے دن آئے تو فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ الہ وسلم تم بہت دور چلے گئے یعنے گمراہی تمہاری بڑہ گئی کما فی التفسیر الکبیر للرازی اور کتاب شرح وقایہ مین بمقام خمس لکھا ہے کہ حضرت نے اولاد ہاشم و مطلب کو خمس دیا اور اولاد عبد الشمس برزگ یعنی امیہ کہ اوسمین عثمان ہین اور اولاد نوفل کہ اوسمین جبیر بن مطعم تہا خمس ندیا عثمان نے عرض کی کہ اولاد ہاشم کے بارہ مین تو ہم کلام نہین کرسکتے کہ آپ کی جہت سے اونکو شرف ہے لیکن اولاد مطلب سے تو ہم کم نہین آپ نے ہمین خمس مین کیون شریک نفرمایا حضرت نے ارشاد کیا اولاد ہاشم اور اولاد مطلب دونون نے میرا ساتھ دیا حال جاہلیت اور اسلام مین اور مجکو نہین چھوڑا اور آپنے انگلیونکو ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کے انگلیونکے درمیان مین داخل فرمایا اور اشارہ کیا کہ اسطرح یہ ہمارے ساتھ رہے فقط اب فرمایئے کہ اگر واقعی صدق قلبی سے کار قلب کرتے اور قلب نیکی نے چھوڑی تو رسولخدا سے کیونکر تین دن تک جدا رہتے تھے نہ تو کان کو نداے رسولخدا سنائی دے اور نہ آنکھ کو بینائی رسولخدا دکھائی دی اور نہ دل نے صاحب دل کا ساتھ دیا اسکی پرسش روز جزا ان تینونسے ضرور ہوگی اور اسی لئے آپنے اسکے معنے فرمادیے کہ کان سے اور آنکھ سے اور دل سے بروز حشر سوال کیا جائے گا۔

چھٹوین شہادت ۱۰۲

اتہام اور افترا ہے امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہرگز بما امانان الی اخرہ نہین فرمایا اور رسالہ اولہ تقیہ مین جو کچھ بیان ہوا وہ اس سے

نہ اگر امام جعفر صادق علیہ السلام کا فرمودہ ہمارا امامان کا صحیح سمجھ کر اہلسنت نے دلیل لی ہے تو پوری عبارت کو کام مین لائین یہ اقرار کسی کا نہین ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ابوبکر اور عمر کو امام اور عادل اور مصنف قبول کیا تھا ہر محل اور موقع کو پہلے دیکھنا چاہیئے کہ اصل اس مضمون کی کیا ہے اور اہل التشیع نے کس موقع پر اور کس لئے اس مضمون کو نقل کیا ہے اور غتر بود کرنا دوسرا امر ہی بھلا ہو سکتا ہے کہ صاف صاف اور صریح امام جعفر صادق علیہ السلام ابوبکر اور عمر کو عادل فرماتے پھر اہل التشیع جو پیرو اونحضرت کے ہین اور کہتے ہین ؎ جعفری باش گر خدا خواہی ورنہ در رہ طریق گمراہی ۔ وہ خلاف کہتے یہ صرف مصنف کی سمجھ کی خوبی ہے صاحبان انصاف اسکو غور کرین کہ اہل حق نے شاید بضرورت ثبوت تقیہ اس مضمون کو کتب اہل سنت مین پا کر نقل کیا اور جب اوسپر تعرض ہوا تو الجھن ہوئی مگر در اصل کوئی اصل اسکی نہین ہے علم کلام کی کتابونکو چھوڑ کے کسی کتاب حدیث مین یہ مضمون دکھلایا جائے تو البتہ جواب شافی دیا جا سکتا ہے انشاء اللہ تعالی کبھی کسی حدیث کی کتاب مین یہ مضمون نہین نکلے گا اور ہمکو جواب دینے کی تکلیف نہو گی —

صفحہ ۱۰۶ اتیسرے دلیل کی تحت

یاد رکھئے گا اور گریز نہ فرمائے گا کہ آپ نے یہ فرمایا ہے کہ کیا وجہ ہے کہ کسی عبارت حدیث کا ایک ٹکرہ لیا جائے اور دوسرا ٹکرہ غلط ٹھہرایا جائے جہان جہان آپ بھی پوری عبارت سے گریز کرینگے یہ ہی آپ کی نافی ہو دلیل آپ کے قائل کرنے کو پیش ہو گی —

صفحہ ۱۰۸ اساتوین شہادت

مین زیادہ گفتگو اس شہادت کی بابت مکرر کے صاحبان انصاف سے چاہتا ہون
کہ آخر فقرہ عبارت خطبہ کو وہ ملاحظہ کرین یعنے آدمیون کو شاخ در شاخ
راہونمین چھوڑ گیا کہ نہ گمراہ ہدایت پاتا ہے نہ راہ پانے والا یقین حاصل
کرسکتا ہے اور سمجھ لین کہ ایسا شخص قابل تحسین ہے یا نفرین اگر ایسا
شخص جو مسلمانون کا ہادی بنا اور اولجھی ہوئی راہون مین اونکو چھوڑ دی
تا کہ وہ نہ تو ہدایت ہے پا سکین کہ کون سے راہ بہشت مین پونہچنے کی ہے
اور جو بہکے جو کسی راستہ پر آجاے تو بھی اوسکو یقین نہو تا کہ اوس راستہ
پر بلا کھٹکے چلے قابل انعام بہشت کے ہو تو فبہا ابو بکر کے نسبت سمجھ لین
کہ جناب امیر نے انکو نیک سمجھا اور اوس گمراہ کرنے والے کے لیئے دعا کی
کہ وہ بہشت مین جائے اور جناب امیر ع کو جو مسلمان اور غیر مسلمانونمین
ابتدا سے آجتک ممدوح ہین ملزم ٹہرائین اور اگر جناب امیر علیہ السلام کو
عادل اور ممدوح فضائل بیحد و لا احصا سمجھتے ہین تو جب انعام پانے کا
حضرت نے ابو بکر کو مستحق سمجھا ہے خود تجویز فرماوین اور شروع سے آخر تک
جو مطلب نکال سکین نکال لین مین تو سمجھتا ہون کہ یہ صریح طعن ہے جیسا
مین ایک ظالم کے نسبت کہون کہ مثلاً اورنگ زیب کے حق مین کہ خدا
رحمت کرے اوسپر کہ اوسنے اپنے باپ کو قید کیا تھا بہائیون کو مروا ڈالا
بیٹون کے ساتھ بدسلوکی سے اپنے مذہب کے شیوع مین اہتمام
بہت کیا ہندون کے شوالہ توڑ وادے اور آخر کو دین اسلام پر جان دے
اور لوگون اور اپنے خاندان کو ایسے راہون پر چھوڑ گیا کہ سلطنت
تیموریہ برباد ہو جاوے تو سمجھنے والے کیا کہینگے اور کیا مطلب نکالینگے فقط

صفحہ ۱۰۰ سطر دویم متعلق بہ فقرہ اور بدعت کو دور کیا

جناب عموی ام مولوی سید علی حسن صاحب قبلہ نے فرمایا ہے کہ مخلفات متروکات کو کہتے ہین لہذا یہ معنے ہونگے کہ سنت پیغمبر کو قایم کیا اور چھوڑا بدعت کو

صفحہ ۱۱۵ - اٹھوین شہادت مین متعلق یہ فقرہ کتاب کشف الغمہ

یہ روایت کتاب کشف الغمہ مین کتب احادیث اہل تشیع سے منقول نہین ہے بلکہ صاحب کشف الغمہ نے ابن جوزی سے کہ مشاہیر علماے اہلسنت سے ہے اس روایت کو نقل فرمایا ہے پس اس روایت سے کہ جسکی اصل کتب احادیث امامیہ مین نہین ہے کشف الغمہ مین درج ہونے سے مسلمہ شیعہ نہین ہو سکتی اسلیئے کہ خود مصنف کشف الغمہ نے لکھدیا ہے کہ مین نے اس کتاب مین اکثر روایتین اہلسنت کی کتابون سے لکھی ہین علاوہ اسکے راوی بھی روایت مذکور کا عروہ ابن عبداللہ ہے اور کتب رجال سے ظاہر ہے کہ یہ شخص شیعون کے راویون مین سے نہین ہے

متعلق صفحہ ۱۱۹ سطر ۵.۲ فقرہ محض نادانی ہے

دیکھئے حاشیہ - صفحہ ۱۰۶ کیون مولانا یہی آپ کی دلیل بمقابلہ شیعون کے ہوئی ہے

صفحہ ۱۲۶ اٹھوین شہادت

عبث جناب مولوی سید مہدی علیخانصاحب نے اپنی اوقات کو ضایع فرمایا ہے اور اسقدر خامہ فرسائی کے ہے ہرگز ہرگز کتب احادیث مین یہ حدیث جسکو مولانا نے بڑی دہوم دہام سے ارقام کی ہی نہین ہی رہا یہ کہ جہان پر بحث اسکی ہوئی کہ چاندی تلوار پر لگانا جائز ہے یا نہین وہان ثبوت جواز مین یہ حدیث کتب اہلسنت سے لے گئے اور کتب حقہ مین درج ہوئے مراد صرف یہ تھی کہ تلوار پر چاندی لگانا جائز ہے اور خود سنیون سے یہان یہ حدیث موجود ہے اور قبول حدیث مین صرف وہان تک اقرار تھا کہ یہ

jafar.abbas@yahoo.com

تلوار پر چاندی لگانا جائز تھا نہ کہ ساری حدیث اور جبکہ سنیون نے یہ دیکھا کہ یہ حدیث مان لی گئی تو اس خیال کو تو دور کر دیا کہ کس مطلب کے واسطے مانی گئی تھی لگے ثبوت فضیلت ابو بکر مین پیش کرنے مین پوچھتا ہون کہ ایک ہنومان مدعی کھڑا ہو اور یہ دعوے کرے کہ جبل ہمالہ میری مملکت سے ہے اور اوسپر مہادیو نے بالجبر قبضہ کرلیا ہے لہذا بیدخل کیا جاوے؟ اور مہادیو مدعا علیہ جوابدہی کے وقت یہ کہے کہ جبل ہمالیہ ملکیت مدعی نہین ہے اور مدعی کے باپ کا ایک خط موسومہ عم مدعی پیش کرے اور اوسکی یہ عبارت ہو اپنے اجداد جب گجرات سے آئے ۔۔۔ تو مہادیو کے پردادا نے بڑی مہربانی کی اور ہمکو جبل ہمالیہ پر جگہ دی اور بڑی رعایت کرکے بہت تھوڑا محصول مقرر کیا مگر مہادیو کے باپ نے وہ رعایت چھوڑ دی ہے اور ہرگونہ محصول مانگتا ہے اور در صورت عدم قبول کہتا ہے کہ پہاڑ چھوڑ دو لہذا تم جلد آؤ ۔ مہادیو کا باپ معلوم نہین ہوتا کہ اپنے باپ کا اصلی بیٹا ہے اسواسطے اوسنے خلاف اپنے باپ کے عمل کیا ہے ۔۔ اور اس خط کے پیش ہونے پر مدعی مقدمہ ہار جاے اور قصہ رفع دفع ہو پھر درمیان مہادیو اور اوسکے ایک جدی بھائی کے یہ دعوی ہو کہ کوہ ہمالیہ ہمارے ملکیت موروثی ہے اور ہمارے مذہب کے موافق اولاد جائز قبضہ رکھنے کے مستحق ہے مگر اوسپر مہادیو قابض ہوگیا ہے جو غیر صحیح النسب ہے لہذا وہ بیدخل کیا جائے اور مہادیو کے باپکے غیر صحیح النسب ہونے کے ثبوت مین وہی خط پیش کرے جسکو ہنومان کے دعوے کی تردید مین مہادیو نے پیش کیا تھا اور یہ حجت کرے کہ اس خط کو مہادیو نے سچا اور صحیح سمجھ کے پیش کیا ہے اور اوسمین صریح لکھا ہے کہ مہادیو کا باپ حرامی تھا تو اہل انصاف مہادیو کے باپ کو حرامی قرار دے دینگے اگر نہین تو

پس اسیطرح اس حدیث کا معاملہ ہے جا نتک جواز لگانے چاندی کے متعلق حدیث
مذکور ہے وہان تک حجت الزامی دینے کے لیئے جیسا مہادیو نے خود خط ہنود
سے باد اُکا پیش کیا تھا یہ حدیث پیش کی گئی ورنہ دراصل حدیث مقبول نہین ہوئی ہے
چنانچہ ہم خود مصنف کتاب ہذا کے عبارت صفحہ ۱۰۶ سطر ۱۹ کو پیش کرتے ہین
کہ جناب مولوی مہدے علیصاحب نے صفحہ ۱۰۶ کے سطر ۱۹ مین کیا لکھا ہے
اور صفحہ ۵ ۷ کے آٹھوین سطر مین کیا ارقام فرمایا کبھی حملہ حیدری کو مستند قابل
استدلال قرار دیا کبھی اپنے مطلب کے مخالف پاکر گریز کیا کہ شیعہ کے لکھے ہے
حالانکہ گو مصنف شیعہ تھا الا عہد عالمگیر مین اوسنے حملہ حیدری کو لکھا تھا اور
ماخذ اوسکی کتاب کا تصانیف اہل سنت تھا اوسپر لحاظ نہین ہے اور شیعون سے
یہ شد و مد ساری حدیث کی عبارت منوانا چاہتے ہین ——— صاف صاف یہ ہے
کہ یہ ساری حدیث غلط ہے اور آپکے مقابلہ تیغ تلوار پر چاندی لگانیکی
بحث مین جو پیش ہوئی ہے اوسے ہمپر لازم نہین کہ تماری حدیث کو مان لیں
اور حدیث بھی کیسی کہ جسکی مصنوعیت اوسکے الفاظ سے ٹپک رہی ہے کہ سائل تو
حضرت امام صادق ع سے پوچھے اور حضرت امام ہو کر ابوبکر کا حوالہ دین بھلا
شیعہ اسکو کیونکر قبول کرینگے کہ یہ حدیث امام جعفر صادق ع کی ہے اسواسطے کہ
سائل جبکہ شیعہ تھا اور اوسنے امام برحق و بحق ناطق سمجھکر پوچھا تو اوسکے
جواب مین صرف اسقدر ارشاد بس تھا کہ ہان چاندی تلوار پر لگانا جائز ہے
یہ کسی سنی نے گڑہی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق ع نے ابوبکر کو صدیق کہا
اور طرہ یہ ہے کہ جب سائل نے رد کا تو آپ غضبناک بھی ہوے اسے
سبحان اللہ ور کہیئے یہان سبحان اللہ بیساختہ منھہ سے نکل گیا ہے جیسا لفظ
نہج البلاغت مین خدا انعام کرے فلان پر جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے

ورخود قران مین مولویصاحب یاد کرین کہ حقتعالی فرماتا ہے ذق انک انت العزیز الکریم کیا وہ جہنمی عزیز کریم ہوجاوے گا

صفحہ ۱۲۹ سطر ۷

کہین نام بھی حضرت کلثوم کا نہین ہے اور اسواسطہ یہ اعتراف اگر صحیح بھی ہوتا تو بیکار ہے

ایضاً سطر ۱۹

مذکور ام کلثوم بنت فاطمہؑ نہین ہے اور ابن ماجہ اور ابن داؤد وغیرہ لکہتے ہین کہ کلثوم دو تہین ایک کلثوم دختر ابوبکر دوسری ام کلثوم دختر علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ پس نکاح ہوا دختر علی کا ہمراہ محمد پسر جعفر طیار اور نکاح ہوا دختر ابوبکر کا ہمراہ عمر کے

صفحہ ۱۳۰

ثبوت نکاح حضرت ام کلثوم

یہان تک کوئی وجہ ثبوت بابت حضرت کلثوم بنت فاطمہ علیہ السلام نہین ہے

ایضاً فقرہ چوتھا

مجالس المومنین کو ملاحظہ فرماے —

صفحہ ۱۳۱ چھٹوان ثبوت

واسطہ نکاح حضرت ام کلثوم دختر حضرت فاطمہ یہ ثبوت نہین ہے —

صفحہ ۱۳۲ پہلی سند

یہ صرف ملمع ہے —

صفحہ ۱۳۳ تیسرے سند

یہ بک بک فضول ہے جبکہ متعلق بہ کلثوم دیگر ہے —

صفحہ ۱۳۴ دوسری دلیل

ابہی تک تو ثبوت پیش نہین ہوا —

صفحہ ۱۳۵ چوتھی دلیل

ابھی تک کہین ثابت نہین ہوا کہ دختر حضرت فاطمہ کا ذکر ہے البتہ چرب زبانی کی چاہیئے ہمسے بھی تعریف کرا لیجئے —

صفحہ ۱۳۶ بعد اشعار

اسکے یہ معنے اگر اپنے دل مین جناب مولوی سید مہدی علیخانصاحب بہادر نے ٹھہرائے ہون کہ اوصاف حضرت علی کے نہ تھے تو محبت عمر سے بعید نہین ہے مگر یاد رہے کہ درصورت عدم قبول اوصاف جناب امیرؑ تکذیب رسولخدا صلعم کی ہوتی ہے

ایضاً پانچوین دلیل

اس کاکت کو بحث نکاح دختر حضرت فاطمہؑ سے کیا واسطہ —

صفحہ ۱۶۴ نوین شہادت

کیا خوب شہادت پیش کے گئے ہے اور کیا کیا نشانی اور بناوت ہوئی ہے مگر مین کیون زیادہ اپنے اوقات عزیز رائگان کرون اسلئے کہ مولوی وحید الدین احمد خانصاحب سنی المذہب نے اپنی کتاب تحقیق مذہب سنی مین انکار کیا ہے کہ حضرت کلثوم بنت علی کا نکاح سنجلی خلیفہ سے نہین ہوا تھا اور اسنواسطہ اوسی کتاب کے عبارت نقل کرتا ہون — وہو ہذا — رائے ہماری اس بات پر قرار پکڑتی ہے کہ ہرگز شادی خلیفہ دویم کے ساتھ ام کلثوم دختر از بطن سیدہ فاطمہ علیہا السلام کی نہین ہوئی تھی جناب رسولخداؐ نے ۱۲ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری کو بروز دوشنبہ بروایت اہل سنت انتقال کیا اور مدت عمر حضرت فاطمہؑ بعد رسولخدا چھ مہینے سے زائد نہین ہے اور ابو بکر نے عمر ۶۳ سال آخر شہر جمادی الاول سنہ ۱۳ مین موت پائی تو سنہ ۱۳ مین بعمر ۵۲ سال عمر خلیفہ ہوئی اور اونہون نے بھی ۶۳ برس کی عمر مین ۲۶ ذی حجہ سنہ ۲۳ھ کو دنیا سے کوچ کیا اور سنی کہتے ہین کہ

عمر نے ۶۰ سال کی عمر مین خواستگاری حضرت کلثوم بنت حضرت فاطمہؑ کی تھی اور حضرت کلثوم اسقدر کم سن تھین کہ مجلس خلافت مین زانو عمر پر بیٹھین تو مقام غور ہے کہ حضرت فاطمہؑ جو سنہ ۱۱ ہجری کے رمضان یا شوال مین خلد برین کو سدہارین تھین ضرور ہوگا حضرت کلثوم بھلا قبول کیا جائے کہ اوس دن پیدا ہوئن تھین تو سنہ ۱۷ھ مین جب عمر عمر کے ۶۰ سال کو پہونچی تھی حضرت کلثوم کی عمر کیا نو برس کی نہ تھی اور ۹ برس کی لڑکیان عرب مین بالغہ ہوتی ہین چنانچہ تحقیق ہو سکتا ہی کہ حضرت فاطمہؑ کا نکاح کس عمر مین ہوا تھا حالانکہ سنہ ۱۷ مین حضرت کلثوم لا اقل گیارہ برس کے تھین اسواسطے کہ حضرت بروقت وفات جناب رسولخداؐ حاملہ تھین اور حضرت محسنؑ حمل مین تھی اور اس سے افترا پردازی جناب مولوی مہدی علی خان صاحب بہادر کے ثابت ہوتی ہے سوا اسکے منجملہ کتب معتمدہ اہل سنت کی کتاب ہمت السعدا مین بھی مرقوم ہے کہ ام کلثوم دختر ابوبکر بود و مادرش اسما بنت عمیس کہ اول زن جعفر طیار بود بعد از آن بنکاح ابوبکر در آمدہ از ابوبکر پسر زائید عبد الرحمن نام و یک دختر زائید بعد ازان بنکاح علی ابن ابیطالب در آمدہ ام کلثوم ہمراہ مادر آمدہ عمر بن الخطاب نام کلثوم دختر ابوبکر نکاح کرد — اس عبارت کو بھی جناب مولانا سید مہدی علی خان صاحب بہادر کے تحریر بلا دریغ سے اہل انصاف مقابلہ کرین فقط

خاتمہ

اسپر مجھے یقین نہین تھا کہ جو کچھ مین نے کتاب آیات بینات کی حاشیہ پر لکھدیا ہی وہ حدود محدودہ سے باہر جائیگا یا جنکے اصرار سے لکھا گیا تھا اونکے سوا کوئی اور بھی دیکھیگا مگر اپنے خیال کے خلاف اب دیکھتا ہون کہ مولوی سید حامد علی صاحب مالک مطبع اثنا عشری لکھنؤ اوسکو واسطے نفع اپنے ہم مذہبونکے چھاپتے ہین لہذا اغیار سے

طعن وطنز کی بوچھار تو ایک طرف خود اپنی ہی مذہب کے علماء دین دام اللہ فیوضہم کے اعتراض کا ڈر ہے اور جو میری تحریر پر اونکی گرفت ہو ہر آئینہ بجا ہو سکے اسلیئے کہ جسکو اخبار ائمہ پر کمال درجہ کے آگاہی نہو اوسکو میدان بحث وجدال مین نہ آنا چاہیئے سو اوسکو مین نے پہلے ہی سمجھ لیا تھا اور اون امور کو جو لایق رد و نفح علماء کرام اور فقہاء فخام ہین جہان کا تہان چھوڑکر اونمین دخل نہین دیا اور اپنی گفتگو کو وہین تک مقید رکھا جاتک جناب مکرمت ماب مولوی سید مہدی علیخان صاحب بہادر نے اپنی رای انصاف پیرا سے کو دخل دیا تھا تاہم مجھے افسوس ہے کہ ہرگاہ ہر قول کا جواب ہو سکتا ہے اور کلمہ حق سے بھی دنیا مین کسی منکر کا قائل ہونا اسلیئے نہین تو جو کچھ مین نے لکھا وہ بیکار ہے مگر خیر جو ہوا سو ہوا اب مین چھوٹی بات کہتا ہون کہ ہرگاہ حضرات اہل سنت وجماعت کا یہ اعتقاد ہے کہ جناب رسولخدا صلعم مثل حضرت داؤد وسلیمان علیہم السلام کے بادشاہ اور رسول دونون تھے اور امامت منجانب اللہ نہین ہے بلکہ بضرورت اپنے انتظام کے کافہ انام پر فرض ہے کہ جسکو لائق جانین اپنا خلیفہ اور رئیس گردانین اور وہ فرض ہے ایسا کہ اب اوسکی بجا آوری باقی ہین نہ یہی بمقتضائے وقت اپنے حفظ وسلامت کے لئے مسلمانونکی بڑی جماعت نے بعد جناب رسولخدا صلعم پہلے ابو بکر صدیق کو خلیفہ بنایا اور اونکی حکومت کے آگے سر نہوڑایا اور پھر صداقت ماب کی وصیت کے موافق عمر فاروق کو اور پھر اپنی رائے سے عثمان باحیا کو رئیس گردانا اور اونکی اطاعت مین اپنی گردنونکو خم کیا یونہی جناب امیر المومنین حضرت علی ابن ابیطالب کو جنہین ہم اپنے ایمان اور اعتقاد سے منجانب اللہ امام برحق جانتے اور سمجھتے ہین

ملاحظہ ہو سر الشہادتین
مولوی شاہ عبد العزیز
علاوہ برین کتاب
ملاحظہ ہو مشہور
اثنا عشری و باب
باب الامامت

ظاہری خلیفہ قرار دے لیا اور جب آخر کو اپنے ڈنڈا بجون سے معاویہ ابن ابی سفیان نے
بلا مرضی لوگونکے اپنے کو خلیفہ ظاہر کیا تو لوگونکو بوجہ غلبہ در اپنی رائے سے کسیکے خلیفہ کرنیکی
مجال نہیے ہو حلقہ بگوش ہو گئے اب چاہے معاویہ کو بادشاہ یا امیر اسلام کوئی کہے یا خلیفہ
جانے یا صدیق اکبر اور فاروق اعظم یا ذالنورین کو خلیفہ و نائب جناب رسول خدا صلعم
کہے مگر نتیجہ ایک ہے کہ وہ منصب بادشاہت جناب رسول خدا صلعم کی حامل تھی اور خلق اللہ
یا مسلمانونکی جان و مال کے محافظ اور اونکو ارکان اسلام پر بجبر و سختی قائم
رکھنے والے تھے اور جہان تک رسول خدا صلعم کو حق تعالے سے واسطہ تھا اوس سے
خلفاء کبار بیچ واسطے تھے سو شیعہ اسکے منکر نہین ہین ضرور خلفاء ثلاثہ اور معاویہ
کو فرمان روا قبول کرتے ہین اور اہل سنت نہ اونکو ولی اللہ کہتے نہ امام منجانب اللہ
نہ مخزن اسرار الٰہی نہ معدن علم رسالت پناہی مگر ہان اونکو عادل اعتقاد کرتے
ہین اور شیعہ عدل کے منکر ہین سو اونکو اختیار ہے کہ نہ مانین بہت سے
بادشاہ اونکے پہلے اور پیچھے دنیا مین ہو گذرے کوئی عادل تھا کوئی ظالم
اور اونکی مدح اور قدح مین کوئی جرم نہین سمجھا جاتا ایسا ہی اون تینون
اولی العزم بادشاہونکا بھی حال ہے جبکہ نہ خدا نے اپنے احکام پہونچانے کے
واسطہ یا جو احکام اپنی نبی برحق کی معرفت پہونچا چکا تھا اونکے اجرے بتلانیکی
واسطہ مامور فرمایا تھا اور اونکو معزول فرمایا ہان یہ کہ انہون نے جناب حضرت
صلعم کے حیات مین رسول خدا صلعم کے مددکی مصاحبت کی اور اونکے خدمات
اون امور کے سرانجام مین جو منجانب حق تعالے تھے مشکور ہوئین اور
حق تعالے نے خلاف اعتقاد اہل شیعہ چاہو یہ وعدہ کیا ہے کہ وہ اونسے تا قیام قیامت
راضی ہی تو بہی موافق گمان اہل سنت خدا نے اون بیچارونکو کہ جنکو اون
اولی العزم خلفا سے رنج یا دکھ پہونچا منع نہین کر دیا کہ اونکے جور و ظلم کی فریاد

نکریں اور جو افعال اونسے صادر ہوں اونکو مثل حق تعالی کے قدرتی کام نہ
عدل سے معمور اور انصاف سے بہرپور سمجھیں اور چون و چرا نکریں اور جب
اونکے شکایت سے کوئی ممنوع نہیں ہے تو شیعہ اگر اپنے کو ستم رسیدہ یا مظلوم
سمجھکر خدا کے حضور میں عرض کریں کہ بار الہا تو اونسے ناراض ہو تو کوئی
مقام انتقام اعتراض کا نہیں ہے مصرع ہر کرا دردے رسد ناچار گوید وائے را
اگر بقول حضرات اہل سنت اون خلفا سے حق تعالے تا قیامت راضی ہو چکا ہے
تو وہ اب کاہیکو ناراض ہونے لگا پہر کسی جھگڑے اور لڑائی کی کون بات ہے
کمال افسوس ہے کہ بحث وجدال کرکے ایک گروہ مسلمان دوسرے گروہ کو بیدین
قرار دیں ہر گاہ جناب رسالتمآب کے حق میں غیر مسلمان جو چاہتے ہیں
کہتے ہیں اور تمام مسلمان اسکا اعتقاد اور ایمان رکھکر کہ رسولخدا سچا نبی
خدا برحق تھے کہنے والونکی زبان نہیں روک سکتے تو پہر اونکے نسبت
جو خدا کے حضور میں ایسی ہی ہیں جیسے ہم اسکا اہتمام کہ اونکے شان میں
کوئی کچہ نہ کہے الزام نہ دے نہ کوسے یعنے جو گروہ پیش خدا اچھے ہیں اچھے ہیں
جو اچھا سمجھے علی ہذا جبکہ اہل سنت جناب رسولخدا کو برحق جانتے ہیں اور
امامت کو منجانب خدا نہیں سمجھتے تو ہم لوگوں کو بہی زبردستی سے منوانا ضرور
نہیں ہے اسکے سوا ہمارے خود ایمان میں ہے کہ اصول دین پر دلائل عقلی سے
ایمان لائیں نہ اخبار اور روایات سے اور اسی صورت میں ہم کو تمام تر اسکا
اہتمام کرنا چاہیئے کہ دلائل عقلیہ سے جیسے اصول دین کو ثابت کریں اور
جہانتک لکھا جائے لکھکر اہل سنت ہی نہیں غیر مسلمانوں کو منا دیں اور
حقیقت دین اسلام کے پیش مخالفین اسلام اور وجود حق تعالی کا دہریوں
پر ثابت کریں نہ کہ خانہ جنگی کرکے ایک ہاتھ کو دیندار اور دوسرے کو بیدین

ثابت کرنیکے فکر مین ایسے لڑائی لڑین کہ دین اسلام پر حرف آئے غرض کہ میرے چھوٹے سے منھہ سے بڑا التماس یہ ہے کہ آپکے نفاق کو تمام مسلمان چہ سنی اور چہ شیعہ جہان کا تہان چھوڑین آپس مین نہ لڑین اور جنکو حوصلہ کلام کا ہو مخالفین اسلام سے کرین شیعہ دیکہتے ہین کہ جنکو وہ امام منجانب خدا مانتے ہین سنیون کے نزدیک بھی اونکے بزرگی مسلّم ہے چاہو معصوم نہ کہین اور سنی شیعون کو معذور کرین اسلئے کہ جنکو وہ خود معصوم یا منجانب اللہ امام نہین کہتے اون پر کوئی الزام اگر قایم کیا جائے تو کیا نقصان ہے بہت سے بادشاہون پر الزام لگتے ہین فقط

خاتمة الطبع

الحمد للہ کہ یہ کتاب مستطاب مملو بدلایل ساطعہ و براہین قاطعہ و حجج قویہ بجواب کتاب آیات بیّنات مصنفہ جناب مولوی سید مہدیعلیخان بہادر الموسوم تعریض جعفری یکے از مصنفات فاضل کامل جناب مولوی سید غلام حیدر خانصاحب سب جج بہادر دام اقبالہ بتاریخ بستم ماہ جمادی الاول سنہ ۱۳۰۰ھ در مطبع اثنا عشری باہتمام کمترین سید عابد علی طبع شد

SALAR JUNG ESTATE